ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

اجلاس نہم ندوۃ العلما

منعقدہ

۶-۷-۸ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

بمقام امرتسر پنجاب

حسب ایمای

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

محمود المطابع کانپور میں باہتمام محمود علی چھاپی گئی

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

فہرست مضامین روداد اجلاس نہم ندوۃ العلما منعقدہ امرتسر پنجاب

138552

نمبر	مضمون	صفحہ
١	دیباچہ	١
٢	کیفیت انتظام اجلاس نہم۔	٨
٣	اجلاس اوّل	١۴
۴	تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر	"
۵	روداد ندوۃ العلما بابت سال ہشتم	٢١
٦	روداد سال ہشتم پر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور کی رائے	٢۵
٧	ایضاً شیخ عبدالقادر صاحب بی۔اے ایڈیٹر ابزرور لاہور کی رائے	٣٦
٨	ترکیب بند شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد	٢٨
٩	اجلاس دوم	۴٣
١٠	مضمون مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور	"
١١	تبریک تاجپوشی ملک معظم دام ملکہ	٦٨
١٢	جلسۂ عام	٦٩
١٣	اجلاس سوم	٧٠
١۴	قصیدۂ عربی مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی نزیل بھوپال	٧١
١۵	تجویز انسداد رسوم قبیحہ	٧۴
١٦	اجلاس چہارم	٨۴
١٧	کارروائی دارالعلوم ندوۃ العلما بابت سال ہشتم۔	"
١٨	خلاصۂ تقریر حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا شاہ پور	٩١
١٩	مضمون مولوی محمد شاہ صاحب وکیل امرتسر	٩٢
٢٠	اجلاس پنجم	١٠١
٢١	ندوۃ العلما کی ضرورت پر شمس العلما مولوی	

نمبر	مضمون	صفحہ
	محمد شبلی صاحب نعمانی کی تقریر	٠٢
٢٢	اجلاس ششم	١١
٢٣	تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی۔اے ایڈیٹر ابزرور لاہور "تاثیر فغان"	١٦
٢۴	تقریر ابوالوفا مولوی ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری	٢٨
٢۵	تجویز شکریہ ہز ہائنس نواب صاحب بہاول پور دام اقبالہ	۴۵
٢٦	جلسۂ خاص	۴٦
٢٧	محضر انسداد رسوم قبیحہ۔	۴٧
٢٨	گوشوارۂ آمد و صرف ندوۃ العلما بابت سال سنہ ١٣١٩و٢٠ ہجری	۵١
٢٩	گوشوارۂ آمد و صرف دارالعلوم بابت سال سنہ ١٣١٩و٢٠ ہجری	
٣٠	فہرست ارکان قسم اوّل	
٣١	فہرست ارکان قسم دوم	
٣٢	فہرست عطیات سال نہم	
٣٣	فہرست چندۂ اعانت جلسۂ نہم	
٣۴	فہرست چندۂ دارالعلوم	
٣۵	فہرستہای چندۂ وظائف و سالی و خزانۂ محمدیہ وغیرہ	
٣٦	فہرست کتب عطیہ برائے کتب خانہ	
٣٧	فہرست چندۂ میزبانی جلسۂ نہم	
٣٨	گوشوارۂ آمد و خرچ میزبانی جلسۂ نہم	
٣٩	فہرست چندۂ آمدۂ مابعد بابت سال نہم و رقوم چندہ جو بلا تفصیل آئے ہیں۔	
۴٠	فہرست اخبار و رسائل جو دفتر ندوہ میں آتے ہیں	
۴١	ضمیمۂ روداد جلسۂ نہم۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علے النبی الکریم

138552

وبہ نستعین

در منزل توحید کسی را راہ ست	کز منزلت ختم رسل آگاہ است
گنجینہ لا آلہ الا اللہ را	مفتاح محمد رسول اللہ است

صلے اللہ علے سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وسلم

سنہ ۱۳۱۲ ہجری کا وہ کیسا مبارک دن تھا جسمین ندوۃ العلما کی بنیاد قائم ہوئی اور دور دور کے علما مشائخ۔ رؤسا اور عامۂ مسلمین تقریبًا پانچ ہزار حضرات یکجا ہوئے اور اختلافات باہمی سے قطع نظر کرکے سب نے اپنی پست حالت پر نظر کرکے اپنی دینی و دنیوی بہبودی کے حاصل کرنے پر کمر ہمت چست باندھی اور بالاتفاق اس بات کو تسلیم کیا کہ جب تک ہمارے نصاب درس اور طریقہ تعلیم مین مفید تبدیلی نہ ہوگی اور فصیحت کن نزاعین دفع نہ ہونگی اس وقت تک دینی و دنیوی فلاح کے حاصل کرنے کی کوششین مسدود ہوتی رہین گی۔

یہی خیال ندوۃ العلما کی بنیاد کا پہلا پتھر تھا جسنے اب ایک بہت بڑی عمارت کیصورت اختیار کرلی ہے۔ یہ خیال ایک سال پہلے قائم ہوگیا تھا۔ مگر شوال ۱۳۱۱ھ مین ملک کے سامنے پیش کیا گیا اور ہر طرف اُسکا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا تاہم اب تک اسکا اطمینان نہین تھا کہ یہ تحریک مضبوطی کے ساتھ قائم ہوجائے گی لیکن خان بہادر منشی اطہر علی صاحب

Marfat.com

وکیل لکھنؤ کی عالی ہمتی سے دوسرے سال پہلے سال سے زیادہ پُرشوکت اجلاس شوال ۱۳۱۲ھ مین بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اور ہر جانب سے نامور علما و مشائخ شرکت کی غرض سے تشریف لائے اور دلاویزی کے ساتھ شریک ہوئے۔ خود فرنگی محل کے معزز علما نے حقوق مہمانداری ادا کیے۔ اُنکے صاحبزادون کا مہمانون کا استقبال کرنا اور جناب مولانا محمد نعیم صاحب مرحوم و مولوی شاہ عبدالوہاب صاحب کا مہمانون کو فرنگی محل مین دعوت دینا یہ ایسی کیفیتین تھین جو لوگون کو ہمیشہ یاد رہین گی اس اجلاس مین ندوۃ العلما کے مقاصد وسیع پیمانے پر ظاہر کیے گئے مگر جو اصول پہلے سال طے ہو چکے تھے اُسمین کچھ رد و بدل نہین ہوا اور اسکی اور بھی زیادہ وضاحت کر دی گئی کہ اس مجلس کو امور سیاست مدن (پالٹیکس) سے کسی قسم کی غرض نہ ہوگی

اسی اجلاس مین مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم اور مولانا محمد ابراہیم صاحب مغفور دو نامور عالمون مین صلح ہوئی جنمین ایک مدت دراز سے کشمکش تھی اور تقلید و عدم تقلید کے جھگڑے نے ایک مہیب صورت اختیار کر لی تھی۔ یہ صلح درحقیقت دو آدمیون مین نہین ہوئی تھی بلکہ بلا مبالغہ لاکھون مسلمانون مین ہوئی تھی جو ان دونون کے حلقہ بگوش تھے اور خدا کا شکر ہے کہ اس صلح کا اثر اب تک قائم ہے۔

تیسرا اجلاس شوال ۱۳۱۳ھ مین بمقام بانس بریلی منعقد ہوا اور باوجود چند در چند مزاحمتون کے ایسا پُرشوکت جلسہ ہوا جو سخت حیرت انگیز ہے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ شب کو وعظ کے جلسون مین آٹھ ہزار آدمیون سے کم نہین ہوتے تھے علاوہ اِسکے شہر مین ہمدردی کا ایسا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ جلسے کے بعد ہر طبقے کے مسلمان یکے بعد دیگرے دعوت کرنا چاہتے تھے اور کچھ ایسا سامان تھا کہ مہمانون کو ایک مہینہ تک فرصت نہین ہو سکتی تھی۔ جسوقت صدر انجمن جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما و دیگر علما و ارکان ندوۃ العلما رخصت ہوئے ہین تمام راہ پر لوگونکے ہجوم سے گذرنا دشوار تھا بھشتیون نے اپنی طرف سے دعوت دینے کی یہ راہ نکال لی کہ وہ گاڑیون کے آگے آگے چھڑکاؤ کرتے جاتے

Marfat.com

تھے۔ یہ کوئی فخر کی بات نہین ہی اسکے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ عام دلچسپی کا اس سے صحیح اندازہ کیا جا سکے۔

اِسی اجلاس مین دار العلوم کی مفید تجویز منظور ہوئی تھی جو چند سال سے قائم ہو گیا ہے اور فیاض مسلمانون کی سیرچشمی کا منتظر ہے۔

چوتھا اجلاس شوال ۱۳۱۴ھ مین بمقام میرٹھ منعقد ہوا اور اُسمین پنجاب کے علما و مشائخ خصوصیت کے ساتھ شریک ہوئے۔ اِس اجلاس مین دار العلوم پر مختلف عنوانون سے مباحثے ہوئے اور اسکی ضرورت ذہن نشین کی گئی علاوہ اِسکے تعلیم عربی و انگریزی کے متعلق چند مفید تجویزین منظور ہوئین۔

اِس سے کچھ پیشتر قحط و طاعون کے مصائب ملک پر نازل ہو چکے تھے اِس واسطے ارکان ندوۃ العلما نے پانچوان اجلاس اس پیمانے پر کرنا مناسب نہین سمجھا مگر انتظامی ضرورتون کے لحاظ سے شوال ۱۳۱۵ھ مین بمقام کانپور جہان اُسوقت تک ندوۃ العلما کا صدر دفتر تھا ایک جلسہ خاص کیا گیا اور اُسمین یہ طے کیا گیا کہ دار العلوم لکھنؤ مین قائم کیا جائے اور بالفعل اُسکا درجۂ ابتدائی کھولا جائے۔ اِسی سال موجب ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۰ء کے صاحب رجسٹرار بہادر جائنٹ اسٹاک کمپنی الہ آباد کے دفتر مین ندوۃ العلما کی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی اور ۲ جمادی الاخرے ۱۳۱۶ھ کو لکھنؤ مین دار العلوم کے افتتاح کا جلسہ کیا گیا۔ اس جلسے مین صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی مہربانی کرکے تشریف لائے تھے۔

چھٹا اجلاس ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مین بمقام شاہجہان پور منعقد ہوا۔ اس اجلاس مین علاوہ دوسری ضروری کارروائیون کے دار العلوم کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور اُسیوقت تقریبًا ساٹھ ہزار روپیہ کی نقد و جنس و جائداد وصول ہوئی۔ ندوۃ العلما کے رکن رکین مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن اور مولوی عبد الواجد خان صاحب رئیس شاہجہانپور نے بہت بلند حوصلگی سے امداد دی۔

Marfat.com

مگر اس بیش قرار امداد کی شہرت سے ملک مین ایک غلط خیال بھی پیدا ہو گیا ہے اور جو لوگ حقیقت کا تجسس نہین کرتے اور صرف خیالات پر راے قائم کرنے کے عادی ہین وہ یہ سمجھنے لگے ہین کہ ندوۃ العلما کو جو امداد شاہجہانپور سے حاصل ہوئی ہے اُسکو اُسنے بیجا طریقہ سے بغیر لحاظ اصول کفایت شعاری کے صرف کر ڈالا ہے۔ اِسی بنیاد پر ارکان ندوۃ العلما سے اُنکو ایک قسم کا سوء ظن ہو گیا ہے۔ اُنکے اطمینان کی غرض سے اس موقع پر اِسکی تصریح کرنا مناسب نہین ہے کہ یہ امداد نقد کیصورت مین بہت کم تھی۔ چالیس ہزار روپیہ ان جائداد ونکی قیمت کا تخمینہ تھا جو بحیثیت وقف ندوے کو دی گئین اور دس ہزار روپیہ اُس کتب خانے کی قیمت کا تخمینہ تھا جسکو مولوی عبدالرافع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دیا اور وہ بفضلہ تعالے محفوظ و مستعمل ہے اور تقریبًا دس ہزار روپیہ نقد کیصورت مین تھا مگر وہ مختلف مدون کا تھا چندۂ میزبانی۔ چندۂ رکنیت۔ امداد دار العلوم وغیرہ سب اُسمین شامل تھے اُسکی تفصیل روداد اجلاس ششم مین مع جمع خرچ کے موجود ہے۔

ساتوان اجلاس رجب ۱۳۱۸ھ ہجری مین بمقام پٹنہ منعقد ہوا اور بہت پر رونق جلسہ ہوا اِس جلسے مین نو تعلیم یافتہ گروہ نے علماے کرام کے خیالات پر واقفیت حاصل کی اور ارادتمندانہ طریقے سے اُنکے ارشاد و ہدایت پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی اور ایک مدت سے نئے اور پرانے خیال والون مین جو ایک حد فاصل قائم تھی اور مسلمانونکی جمعیت کا شیرازہ پراگندہ ہو رہا تھا اُسنے بہتری کی صورت اختیار کی۔

آٹھوان اجلاس شعبان ۱۳۱۹ھ ہجری مین بمقام کلکتہ منعقد ہوا۔ ہمیشہ تین دن تک اجلاس ہوتے تھے کلکتے مین چار دن تک جلسے ہوئے اور کسی جلسے مین چار ہزار مسلمانون سے کم نہین شریک ہوئے مگر افسوس ہے کہ کلکتہ ایسے شہر کی حیثیت پر نظر کرتے ہوئے ندوۃ العلما کو کامیابی بہت کم ہوئی۔

نوان اجلاس امرتسر مین منعقد ہوا جسکی روداد اب آپکی خدمت مین پیش کیجاتی ہے

Marfat.com

اِس رُوداد کو ملاحظہ کرنے کے بعد معزز ناظرین اِس بات کا اندازہ کرسکتے ہین کہ یہ جلسہ کسقدر کامیابی اور خوش اسلوبی سے ہوا۔ بہرحال اسوقت تک جسقدر جلسے ہوچکے ہین اونکے لحاظ سے کہا جاسکتا ہی کہ اِس خداساز تحریک نے بہت سرسبزی اور شادابی حاصل کرلی ہے اِسکی تدریجی رفتار دلون مین گھر کرتی جاتی ہے اور اب اسکا وقت آگیا ہے کہ اِسکی مفید اور کارآمد تجویزین عملی صورت اختیار کرین۔

اِس سال اِسکے نوین سالانہ جلسے مین دور دراز مقامون سے علما کا تشریف لانا اور جلسے کی کارروائیون مین دلچسپی سے حصہ لینا اور انسداد رسوم قبیحہ کی تجویز کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرنا اس بات کی کافی شہادت ہے کہ اِسکی تدریجی رفتار بہت مناسب اور مصالح وقت کے موافق تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ اِس جلسے مین ہرطرح کی کامیابی ہوئی اور معزز میزبانونکی نفشانی سے مہمانونکو بہت آسائش رہی کسی قسم کی شکایت پیدا نہین ہوئی باوجودیکہ ایک ہزار سے زیادہ مہمان امرتسر مین تشریف لائے تھے اور کلکتے سے لیکر پشاور تک کے معزز علما ورؤسا نے قدم رنجہ فرمایا تھا اِس قدر مختلف مقامات کے لوگونکی مہمانداری کرنا کچھ آسان نہین ہے۔ مگر ہمارے دوستون نے دل کھول کر مہمانداری کی اور ہرطرح کی آسایش پہونچانے مین اپنی تکلیف کا مطلقا خیال نہین کیا۔

سب سے زیادہ اِس بات کا اعتراف کرنا چاہیے کہ رؤساے پنجاب نے صرف جسمانی دعوت ہی نہین دی بلکہ اپنی زندہ دلی کے ثبوت مین روحانی دعوت سے ندوۃ العلما مین زیادہ اہمیت پیدا کردی ہے اور ہماری اخلاقی تحریک مین عملی طور پر سب سے آگے رہنے کی فکر کررہے ہین جو بہت زیادہ قابل قدر ہے ہمارے میزبانون کے طبایع پر یہ بھی شاق گذرتا تھا کہ ارکان و معاونین ندوۃ العلما بغیر معاوضہ جدیدکے مہمانداری سے کیون متمتع ہوا کرتے ہین یا جو لوگ جلسے کی شرکت کے واسطے تشریف لاتے ہین اور باوجودیکہ

Marfat.com

چندہ رکنیت و اعانت نہین دیتے پھر بھی مہمانون مین شامل ہونا چاہتے ہین وہ کیون ایسا کرتے ہین؟ اُنھون نے چاہا تھا کہ وہ امرت سر سے مہمانداری کے طریقے مین ایک نئی قسم کی تبدیلی پیدا کردین اور انکی اخلاقی جرأت سے یہ کچھ بعید نہین تھا مگر اُنھون نے ابتداءً اتنی بڑی تبدیلی کو مناسب نہین سمجھا اور اسی پر اکتفا کیا کہ مہمانداری کو چندہ دہندگان تک محدود کردیا۔

ایڈیٹر صاحبان اخبار نے بھی بہت دلاویزی ظاہر کی اور اسکی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرنے مین جادۂ اعتدال سے نہین ہٹے ہمکو ان حضرات کا زیادہ شکرگذار ہونا چاہیے جو ملک کے خیالات پر حکومت کررہے ہین اور انکی سلطنت بہت وسیع ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب مالک مخزن و ایڈیٹر ابزرور منشی محبوب عالم صاحب و منشی عبدالعزیز صاحب ایڈیٹر و منیجر پیسہ اخبار۔ مولوی انشاءاللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن لاہور منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک و ایڈیٹر وکیل امرتسر منشی سید ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مرادآباد منشی فیروزالدین صاحب ایڈیٹر مشیر ہند لاہور منشی محمد دین صاحب ایڈیٹر صدائے ہند اور شیخ گلزار علی صاحب ایڈیٹر گلزار ہند وغیرہ نامور ایڈیٹرون کا جو خود یا انکے قائم مقام ہر جلسے مین موجود تھے ہم زیادہ شکرگذار ہین۔

اس جلسے مین انجمنہائے اسلامیہ کے وکلا بھی حسب دستور موجود تھے بلکہ پنجاب کے نامور انجمنون کے ناظمان انجمن نے خود قدم رنجہ فرمایا تھا خصوصاً خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب۔ حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔ مولوی مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ اور شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ناظم مستشار العلما نے جلسے کی شرکت سے رونق دوبالا کردی تھی اور ہمارے دیرینہ معاون خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ مدارالمہام ٹیکم گڈھ نے بھی اپنی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسۂ ٹیکم گڑھ کو وکالتاً

Marfat.com

شریک جلسہ ہونے کے لیے روانہ فرمایا تھا جس سے جناب ممدوح کی توجہ اور مہربانی کا بین ثبوت ملتا ہے۔

علما ومشائخ مین دوسو سے زیادہ مقدس اور پاکباز بزرگ رونق افروز تھے اِنکے متبرک نامون کے دیکھنے سے جو فہرست نمبرا مین درج ہین اِنکے فضائل وکمالات کا اندازہ ہو سکتا ہے شرح وبیان کی حاجت نہین تاہم خصوصیت کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اس جلسے مین پشاور اور اسکے گرد وپیش کے علما ومشائخ کی تشریف آوری سے ندوۃ العلما کی وسعت کا دائرہ کسیقدر بڑھ گیا ہے اور اِن حضرات نے باوجودیکہ اس قسم کی مجلسون مین پہلی بار شریک ہوئے تھے ندوۃ العلما کے مقاصد اور اسکے طریق عمل سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

بھرحال یہ جلسہ کیا باعتبار کثرت شرکا کیا باعتبار مہانداری کیا باعتبار کارروائی کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوا جسکے لیے ہمکو زندہ دلان پنجاب کا شکرگزار ہونا چاہیے۔

امرتسر مین ندوۃ العلما کے اجلاس سالانہ کی تحریک

کلکتہ مین سالانہ جلسے کی تیاریان ہو رہی تھین اور ہمارے نوجوان دوست مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول شملہ نے جلسے کی شرکت کے لیے رخصت لینی چاہی رخصت کے ملنے مین چند دقتین پیش آئین مگر انکے جوش اور ہمت نے تمام دقتون کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور شملے سے روانہ ہوئے۔ اتفاق ناگہانی سے راستے مین تانگہ اُلٹ گیا اور ایک آنکھ مین ایسی شدید ضرب پہونچی جس سے تھوڑی دیر کے لیے انکے حواس مختل ہوگئے مگر پھر انکی ہمت ان مشکلات پر غالب ہوئی اور وہ آگے کو روانہ ہوئے اور کلکتہ آنے سے پہلے اُنھون نے کرنال۔ امرتسر اور لاہور کے مسلمانون مین تازہ سرگرمی پیدا کرکے اُنکے خیال سے پنجاب کیطرف رُخ کر دیا۔ امرتسر پہونچکر انکا خیال یہ تھا کہ ایک مختصر سا جلسہ

Marfat.com

انجمن کا کر کے ندوۃ العلما کی شرکت کے لیے ممبران انجمن مین سے کیسکو بطور وکالت کے شریک ہونے کے لیے منتخب کرائین لیکن اسکے ساتھ انکو یہ بھی کامیابی ہوئی کہ بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ امرتسر کے دل مین خود بخود ندوۃ العلما کو دعوت دینے کا ولولہ پیدا ہوا اور اُنکی تحریک سے شیخ محمد جمیل صاحب تاجر چرم امرتسر نے ایک ہزار روپے کے دینے کا وعدہ کیا بلکہ اُسکے ساتھ ہی ایک ہزار روپے کے نوٹ بابو صاحب کو بھیجدیے بابو صاحب ممدوح نے انجمن معین الندوہ کے نامور سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کی مرضی سے انجمن معین الندوہ کی منظوری حاصل کی اور انکی کوشش سے چار سو روپیہ کا چندہ اُسیوقت اور ہو گیا جسمین جناب شیخصاحب ممدوح کے دو سو روپے اور خود بابو صاحب کے پچاس روپیہ شامل تھے۔ یہ سب کارروائی دو روز مین ہوئی اور مولوی غلام محمد صاحب شادان وفرحان وہان سے روانہ ہوئے۔

۶- دسمبر ۱۹۰۲ء کو اجلاس کلکتے مین انجمن معین الندوہ کیطرف سے دعوت کا تار آیا اور اِسی کے ساتھ ساتھ ضابطے کی درخواست پہونچی جسکو ارکان ندوۃ العلما نے خوشی سے منظور کیا۔

طریق انتظام

جو حضرات جلسے مین شریک ہوئے ہین اُنھون نے دیکھا ہے کہ باوجود مہمانونکی کثرت کے کس خوش اسلوبی سے جلسے کا انتظام ہوا اور معمولاً جسطرح کی تکلیفین مہمانون کو ایسے انبوہ مین ہوا کرتی ہین اُنمین سے کسی قسم کی شکایت لوگون کو نہین پیدا ہوئی۔ سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ قرب دربار کی وجہ سے معمولی سی معمولی چیزین بدقت مہیا ہوتی تھین خصوصاً خیمے۔ کرسیان اور چارپائیون کی فراہمی بہت دشوار تھی مگران تمام مشکلون

Marfat.com

ارکان انجمن کی خوش تدبیری غالب آئی اور ہر قسم کا سامان مہیا کرلیا گیا۔ ارکان انجمن مین شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و بابو نظام الدین صاحب زیادہ تر شکریے کے مستحق ہین جنکی خوش نظمی اور جانفشانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود ایسی پر تکلف مہانداری کے سب کام کفایت شعاری کے ساتھ ہوئے اور چندہ میزبانی سے نہایت معقول رقم پس اندازکی جو ندوۃ العلما کو دی گئی۔

قیام گاہ

مہانون کے ٹھہرنے کے لیے بہت بڑے بڑے مکانات پہلے سے روسائے شہر نے خالی کر دیے تھے اور سب سے بڑی عمارت مدرسۃ المسلمین دراسکا دارالاقامہ تھا جسمین تقریبًا دو سو مہمان ٹھہرائے گئے۔ نیز مینونسپل بورڈ اسکول کی عالی شان عمارت بھی جسکو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرت سر نے اِسی غرض سے عنایت فرمائی تھی جسکے بابت صاحب ممدوح کا سبکو شکرگزار ہونا چاہیے نیز یونین اکیڈیمی کا ایک حصہ بھی اس کام مین لایا گیا۔ علاوہ اِسکے شیخ عبدالخالق صاحب دہلوی کا عالیشان مکان میان غلام نبی میان حبیب اللہ صاحب سوداگران پشمینہ کا مکان اور امرت سر کی عالیشان سرا کے عمدہ اور نفیس بالائی کمرے مہانونکی آسایش و آرام کے واسطے کافی سے زیادہ تھے اور جہان تک ہمکو معلوم ہوا ہے تنگی مکان کی شکایت مہانون کو مطلقا نہین ہوئی۔ شیخ رحیم بخش صاحب خلف شیخ خیرالدین صاحب مرحوم کی سیر چشمی خاص طور پر ذکر کے قابل ہے جنھون نے اپنے والد مرحوم کی بنا کردہ عالیشان مسجد مین جلسۂ عام کا خاص اہتمام کیا تھا اور اس مسجد کی مرمت کراکر شب کو روشنی کا ایسا انتظام کرتے تھے جس سے وہ بقعۂ نور معلوم ہوتی تھی۔

ہم ان تمام حضرات کے شکرگزار ہین جنھون نے مہانون کے واسطے مکانات اور ہر قسم کے سامان آسایش سے مدد دی اور بخوف طوالت صرف اُنکے اسماے گرامی درج کرنے پر اکتفا کرتے ہین۔

(۱) مسٹر برڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع امرت سر (۲) مسٹر اے ایم بکل صاحب بہادر قائم مقام

Marfat.com

سکرٹیری میونسپل کمیٹی امرت سر (۳) انجمن اسلامیہ امرت سر (۴) لالہ سندر داس صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ اسکول امرت سر (۵) خواجہ غلام صادق صاحب بیرسٹر ایٹ لا آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرت سر (۶) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر (۷) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر (۸) مولانا غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب مرحوم (۹) خان صاحب سندھی خان صاحب پنشنر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرت سر (۱۰) میان غلام نبی صاحب و میان حبیب اللہ صاحب سوداگران (۱۱) شیخ عبد الخالق صاحب سوداگر چرم (۱۲) مرزا محمد یوسف صاحب سوداگر (۱۳) مولوی فتح دین صاحب مالک مدرسۂ یونین اکیڈمی (۱۴) بابو نظام الدین صاحب آنریری اسسٹنٹ سکرٹیری انجمن اسلامیہ امرتسر (۱۵) بھائی گوردت سنگھ صاحب سوداگر (۱۶) منشی جنڈا صاحب ملازم والی ریاست پونچھ (۱۷) منشی الٰہی بخش صاحب خزانچی خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۸) منشی عبد الخالق صاحب ہیڈ منشی خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۹) میان رحمن خان صاحب (۲۰) چودھری رحیم شاہ صاحب۔

استقبال استقبال کا کام سب سے زیادہ مشکل اور نازک ہے کیونکہ مہمانون کی آسائش کا اسیر بہت کچھ دار مدار ہے مگر جن حضرات کو مقامی مجلس نے اس خدمت پر نامزد کیا تھا اُنھون نے بہت خوش اسلوبی سے اپنا فرض ادا کیا جس سے مہمانون کو آرام ملا اور انکا اسباب ضائع نہین ہونے پایا۔ استقبالی جماعت نے آخر روز تک اپنا کام کیا۔ اور باوجودیکہ جلسے کی شرکت کے وہ حضرات بھی خواہشمند تھے مگر اُنھون نے اپنے شوق کو دبا دیا اور مہمانون کی خدمت کو ترجیح دی۔ یہ سب حضرات قابل ستایش ہین جنکے اسماے گرامی حسب مندرجۂ ذیل ہین (۱) بابو محمد الیاس صاحب اسٹیشن ہاسپٹل کلرک امرت سر (۲) بابو فضل الرحمن صاحب اکونٹنٹ دسٹرکٹ بورڈ امرتسر (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملازم ریلی برادرز تجنبی امرتسر (۴) منشی فضل قادر صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر

Marfat.com

(۵) مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی ایم بی اسکول شملہ۔ علاوہ ان حضرات کے مدرسۃ المسلمین کے طلبا نے بھی اس خدمت کو اختیار کیا تھا اور مندرجہ ذیل طلبہ نے استقبال کے نازک فرائض کو بہت خوبی سے ادا کیا (۱) میان عبدالعزیز صاحب (۲) حیدر علی صاحب (۳) میان شریف محمد صاحب (۴) غلام حسن صاحب (۵) غلام محمد صاحب (۶) محمد عمر خانصاحب (۷) شیخ مراد علی صاحب طالب العلم سکنڈ ائر کلاس آگرہ اسکول۔

انتظام طعام کھانے کا اہتمام سب سے زیادہ نازک کام ہے جبکہ ہر حصۂ ملک کے لوگون کی مہمانداری کرنی پڑی ہو اور خصوصیات ملکی سے بے پروائی نہ کیجائے مگر امرتسر کی انتظامی مجلس ان مشکلات پر غالب ہوئی اور اسنے باعتبار عمدگی طعام اور باعتبار پابندی اوقات اور باعتبار کفایت شعاری اور خوش اسلوبی خورانید کے ایسا نمونہ قائم کیا جو تقلید کے قابل ہے۔

بخت طعام کے منتظم مندرجۂ ذیل حضرات قرار پائے تھے۔ ملک احمداللہ خانصاحب۔ سوداگر پشمینہ۔ سیٹھ عبدالاحد صاحب سوداگر۔ میان جلال شاہ صاحب دلال پشمینہ۔ مولوی احمد الدین صاحب و مولوی قدرت اللہ صاحب و خلیفہ رحم علی صاحب مدرسان مدرسۃ المسلمین امرتسر۔ منشی لعل الدین صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی۔ منشی میران بخش صاحب ملازم کوٹھی حاجی غلام حسین و خدابخش و شمس الدین صاحبان۔ اور خورانید کا اہتمام جن حضرات نے اپنے ذمے لیا تھا اُنکے اسماے گرامی یہ ہین (۱) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ (۲) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ (۳) میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۴) شیخ علی محمد صاحب سوداگر چرم (۵) بابو مولا بخش صاحب ملازم ریلی برادر تحصیلی قصور (۶) میان حسام الدین صاحب خلف میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۷) میر نعمۃ اللہ صاحب و شیخ صادق حسن صاحب و غلام مصطفی صاحب طالبعلمان خالصہ کالج امرتسر اور غلام رسول محمد رشید میر عبداللہ میر قاسم طالبعلمان اسلامیہ اسکول امرتسر

Marfat.com

منتظمان جلسہ نے اِس بات کا بھی اہتمام کیا تھا کہ کھانا سبکو ایک جگہ کھلایا جائے چنانچہ اس کام کے لیے اُنھون نے مدرستہ المسلمین کا شیخ غلام حسن ہال تجویز کیا تھا جسمین تقریبا دوسو آدمی ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھاسکتے تھے۔ جو حضرات علالت یا ندوۃ العلما کے کسی کام مین مصروف ہونے کی وجہ سے نہین آسکتے تھے تو اُنکا کھانا اُسی مقام پر بھیجدیا جاتا تھا جہان وہ ہوتے تھے اور خاص اس کام پر چند حضرات مقرر کیے گئے تھے کہ جو لوگ کھانا کھانے آتے ہین اُنکے ٹکٹ دیکھ لین تاکہ اُن لوگونکی وجہ سے جو اس کھانے کے مستحق نہین ہین مہمانونکو کھانے مین کوئی دقت پیش نہ آجائے ان حضرات کے اسماے گرامی یہ ہین۔ شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب سوداگر چرم۔ شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب سوداگر چرم۔ مولوی غلام محمد صاحب مدرس ایم بی اسکول شملہ۔ مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری

تقسیم ٹکٹ

ٹکٹ کے تقسیم کرنے کی خدمت مولوی احمد اللہ صاحب و مولوی تفخر احمد صاحب مدرسان مدرستہ المسلمین امرتسر و بابو عبد العزیز صاحب ملازم محکمۂ پبلک ورکس امرتسر کے سپرد کی گئی تھی اور معائنہ ٹکٹ کا کام ماسٹر مولا بخش صاحب سکنڈ ماسٹر مدرستہ المسلمین امرتسر و مولوی غلام محمد صاحب اختر مالک و اڈیٹر اخبار پنجاب امرتسر و شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب سوداگر مرحوم و شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب مرحوم و مولوی محمد عثمان صاحب طالب العلم دار العلوم کو دیا گیا تھا۔ اِس خدمت کو ان سب حضرات نے بہت محنت و جانفشانی سے ادا کیا اور کوئی شکایت نہین پیدا ہوئی خصوصًا ٹکٹ تقسیم کرنے والون نے بہت محنت کی اور یہی کام جلسے مین ایسا نازک ہوتا ہے جسمین باوجود توجہ او محنت کے شکایتین لوگون کو باقی رہتی ہین مگر الحمد للہ کہ انکی کارگزاری سے امرتسر مین باوجود کثرت شرکا و ارکان کے کوئی شکایت پیدا نہین ہوئی۔

صیغۂ واقفیت

ممبران صیغہ واقفیت کی ہوشیاری پر مہمانونکی راحت و آرام کا بہت کچھ دار و مدار ہے اور شب و روز انکو کام کرنا پڑتا ہے اِس صیغہ مین مدرستہ المسلمین امرتسر سے بابو

Marfat.com

حمید اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر اور مرزا قمر بیگ صاحب و مولوی محمد اکرام صاحب و مولوی سراج الدین
صاحب کا انتخاب کیا گیا تھا اور طالب العلمان مدرستہ المسلمین مین سے مندرجۂ ذیل طلبہ منتخب
ہوئے۔ محمد عمر خان۔ محمد طفیل۔ فیروز الدین۔ فتح الدین فضل الٰہی۔ فقیر اللہ۔ عبد العزیز غلام محی الدین
محمد رشید۔ غلام علی۔ غلام رسول۔ عبد الواحد۔ محمد عمر۔ رحمۃ اللہ۔ صادق حسین۔ ضیاء اللہ محمد امیر
حافظ غلام حسین۔ ان سب لوگون نے اس خدمت کو بہت حسن و خوبی سے پورا کیا۔ اور
حاضر باش رہکر مہمانون کو ہر طرح کا آرام پہونچایا۔

متفرقات

متفرق کامون کے انجام دینے کے لیے منشی شاہدین ملازم خان بہادر شیخ
غلام حسن اینڈ کمپنی منشی غلام قادر صاحب ہیڈ محرر انجمن اسلامیہ امرت سر پیر
عبد اللہ صاحب امام مسجد کوچہ قاصدان امرتسر اور بابو عبا داللہ صاحب ملازم کوٹھی حاجی
غلام حسین خدا بخش شمس الدین منتخب کیے گئے تھے۔ ان حضرات نے بھی شب و روز حاضر باش رہکر
بہت محنت و تندہی سے سب کام انجام دیے۔

حفظ صحت

ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جو ہرنے مہربانی کر کے علاج اور حفظ صحت کی
نگرانی اپنے ذمہ لی تھی۔ اگرچہ فضل الٰہی سے اُنکو اپنی خدمت کے انجام دینے کے
بہت کم ضرورت پیش آئی تاہم ڈاکٹر صاحب ایام جلسہ مین برابر موجود رہے اور مہمانونکی
فرودگاہ مین وقتاً فوقتاً جاکر اُنکو ڈاکٹری مدد دینے کو آمادہ رہے اسلیے وہ شکرگذاری کے مستحق مین

شکریہ حکام

ہمنے بیان کیا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقامی جلسے کو بیش بہا مدد
دی اور جناب ممدوح کی توجہ سے مینونسپل بورڈ اسکول کے عالیشان عمارت
مہمانون کے قیام کے لیے میسر آئی اور صاحب سکریٹری مینونسپل بورڈ کی مہربانی سے خیمجات
جھنڈیان اور روشنی کا سامان حاصل ہوا لھذا ہم سب خصوصیت کے ساتھ مسٹر برڈ صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر امرت سر اور مسٹر اے ایم نکل صاحب بہادر قائم مقام
سکریٹری مینونسپل کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے مین۔

Marfat.com

اجلاس اول

منعقدہ ۶- رجب ۱۳۲۰ھ روز پنجشنبہ وقت صبح
مطابق ۹- اکتوبر ۱۹۰۲ء

۱۰½ بجے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجوّد دارالعلوم نے کلام مجید کی چند آیتین خوش الحانی سے بآواز بلند تلاوت کین قاری صاحب کی باقاعدہ قرأت اور دلگداز لہجے سے حاضرین پر بیخودی سی چھاگئی اور باوجودیکہ اُسوقت ہزارہا آدمی موجود تھے سناٹا ہوگیا۔ امرتسر کے نامور رئیس اور انجمن معین الندوہ امرتسر کے سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے روساے امرتسر کیطرف سے ممبران ندوۃ العلما خصوصاً علماے کرام ومشائخ عظام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور انکا خیر مقدم کرتے ہوئے ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض پر ایک مفصل اور بسیط تقریر کی جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔

تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس وآنریری مجسٹریٹ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

حضرات علماے کرام ودیگر اراکین ندوۃ العلما! آج مجھے یہ عزت بخشی گئی ہے اور اسپر مامور کیا گیا ہون کہ مین آپ صاحبون کے روبرو حاضر ہوکر آپ کا خیر مقدم کہون پس مین مسلمانان امرتسر کیطرف سے آپ سب صاحبون کو خیر مقدم کہتا ہون اور جو اعزاز کہ ندوۃ العلما نے ہم لوگون کو اپنے نوین سالانہ جلسے کو امرتسر مین منعقد کرنے سے بخشا ہے اُسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ اگرچہ آپ صاحبان ندوۃ العلما کے جلسے مین شامل ہونے کی غرض سے

Marfat.com

تشریف لائے ہین مگر امرتسر کے جلسے مین ایک اچھی تعداد معظم و مکرم طبقۂ علما و رؤسا کے جمع ہونے سے ہم لوگ زیادہ تر مرہون منت ہوئے ہین۔ اگرچہ ہم لوگ اس لائق نہین ہین کہ ہم ایسے معزز مجلس کو اپنا مہمان بنا سکین مگر یہ صرف آپکا کرم ہے کہ آپنے دعوت قبول فرمائی۔ ہم لوگ امید کرتے ہین کہ اگر ہمارے انتظام مین کسی قسم کا نقص دیکھین گے تو اسکی اطلاع منتظمان کو فی الفور دیکر ہم لوگون کو گرویدۂ احسان بنا دین گے۔ یہ چار روز ہمارے لیے مبارک دن ہین اور یہ ایام بہت عرصے تک ہم لوگون کو بخوشی یاد رہین گے۔ اگرچہ مین اس لائق نہین ہون کہ ایسی بزرگ جماعت کے سامنے کچھ بیان کرون تاہم چند باتین ایسی ہین جنکی نسبت عرض کرنا ضروری ہی۔ یہ شکایت مدت مدید سے چلی آتی تھی کہ طبقۂ علماے کرام اور دیگر مسلمانون مین عموماً اور تعلیم یافتہ زمانۂ حال مین خصوصاً ایک علیحدگی کی صورت نظر آرہی تھی اور بجاے اسکے کہ یہ مغائرت دور ہو روز بروز بڑھتی چلی جاتی تھی دونون فرقے اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو اپنے برخلاف سمجھتے تھے مگر کسی کو یہ خیال نہ آتا تھا کہ ایک دوسرے کو پوچھین تو سہی کہ کیا ہوا اور یہ مغائرت کیون؟ جسطرح کہ دو حقیقی بھائیون مین کسی کے کہنے اور سننے سے نا رضگی ہو جاوے اور پھر جب وہ کسی جگہ اتفاق سے ملین تو ایک کی خفیف اور ادنٰے بات کو دوسرا بہت ہی بھاری قصور سمجھنے لگتا ہے اسی طرح دونون طبقون مین ادنٰے اور خفیف باتون سے نارضگی پھیلنی شروع ہو گئی تھی حتے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدانخواستہ ان دونون طبقون کے آپس مین کچھ تعلق ہی نہین مین آپ صاحبونکو یقین دلاتا ہون کہ ہم لوگ اپنے آپ کو بغیر کسی استثنا کے علماے کرام کی خاک پا سمجھتے ہین انکو اپنے دین کے پیشوا اور دین کے محافظ سمجھتے ہین اگر وہ نہ ہوتے تو مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب اسوقت کی حالت ہوئی ہوتی ایسی حالت مین پروردگار عالم نے بہتر سمجھا اور یک چند علماے کرام کے دلون مین یہ خیال ڈالا کہ اگرچہ مسلمانان ہند کی حالت ایسی ہو گئی ہے مگر کیا اس سے لازم آتا ہے کہ تم چپ رہو اور جس کام کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو پورا نہ کرو یہ بات انکے دلون مین پیدا ہوتی تھی اور انکا کہنا تھا کہ بالعموم بزرگ علما اسی فوج مین کمی ہونے لگے

یہان تک کہ آج ہم اِسی مقدس مجلس مین اسقدر تعداد اُن حضرات کی دیکھ کر باغ باغ ہوتے ہین اُس کارساز حقیقی کا شکر ہے کہ ادھر سے اُسنے علما کے دلون مین یہ بات ڈالی اور اُدھر سے جمہور مسلمانون کے عموماً اور طبقۂ تعلیم یافتہ زمانۂ حال کے دلون کے دروازے خصوصاً اسطرح سے کھولدیے کہ سب ایک امر پر متفق الراے ہوگئے قبل ازین کہ مین اس امر کی نسبت کچھ کہون یہ نہ کہنا بعید از انصاف ہوگا کہ اگرچہ ہم آج اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے سوچنے کے لیے یہان جمع ہوے ہین مگر ہمکو ذرا یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آیا یہ دن اور یہ موقع اور یہ خیالات کسطرح سے نصیب ہوے؟ امر واقعی تو یہ ہے کہ یہ سب باتین ہمکو حکومت انگریزی کے وسیلہ ناممکن سے ممکن ہوکر مل گئین اور نصیب ہوئین۔ کیا یہ آزادی جو گورنمنٹ برطانیہ نے ہمین دے رکھی ہے نہ ہوتی تو کسیکو جرأت ہوتی کہ ندوۃ العلما جیسی مجلس مقرر کرتا؟ کیا اگر ڈاک و تار وغیرہ کے سلسلے نہ ہوتے تو ہم یونہین ندوے کے متعلق اطراف ہند سے خط و کتابت کرسکتے؟ اگر مطابع نہ ہوتے تو ہم ایک کے خیالات دوسرے کے پاس پہونچا سکتے؟ اور سب سے زیادہ اگر ریل نہ ہوتی تو کیا ہم اطراف ہند سے جمع ہوکر یہان پر جلسہ منعقد کرسکتے؟ ہرگز نہین۔ گو کہ یہ سب چیزین اور بالخصوص آزادی اب ہماری نظر دن مین ایسی بےحقیقت اور معمولی ہوگئی ہین مگر پھر بھی جب اصلیت پر نظر ڈالو تو ہر انسان کو مشکور ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ مسلمانونکی وہ پرانی عظمت چلی گئی اور ہند سے اُنکی سلطنت رخصت ہوگئی مگر ہمین خداوند کریم کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمکو اگر اُسنے اسلامی سلطنت سے لیکر کسی دوسرے کے حوالے کیا تو اچھے ہی کے حوالے کیا۔ اسلام کی ترقی جسقدر ہم چاہین کرین۔ اذانین جس قدر بلند میناروں پر چڑھ کر ہم دیسکتے ہین دین۔ اسلام پر جو غیر مذہب والے حملے کرتے ہین اُنکے دندان شکن جواب جس قدر ہو سکین دین اور خود گورنمنٹ کے مذہب عیسوی کے برخلاف جس قدر ہم چاہین لکھین یہ سب برکتین گورنمنٹ انگریزی کی ہین اور انھین باتون نے ہم لوگونکو جان نثار اور وفادار رعایا سے گورنمنٹ برطانیہ بنا رکھا ہے۔ باوجودیکہ اسوقت بھی بفضل ایزدی چند بڑی

Marfat.com

مسلمانی سلطنتین دنیا مین پاتے ہین۔ مین پوچھتا ہون کہ کیا اُنمین سے کسی ملک مین ندوۃ العلما جیسی مجلس قائم ہوئی ہے؟ بہر حال ہمکو گورنمنٹ انگریزی کا از حد مشکور ہو چاہیے کہ جس کے زیر سایہ ہم لوگ امن و آسایش سے زندگی بسر کرتے ہین۔

مین نے ابھی عرض کی تھی کہ دونون فرقے یعنی طبقۂ علماے کرام اور جمہور مسلمانان ایک امر پر متفق الراے ہوگئے اِس امر کا ثبوت یہ ہے کہ خداوند کریم کے فضل اور کرم سے ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے ہر سال بڑی رونق سے صوبہ جات ہند مین ہوتے رہے ہین آجکا جلسہ بھی اُنمین سے ایک ہی۔ ہر ایک طبقے کو اب یہ معلوم ہوگیا کہ اُنمین مغائرت یا اختلاف نہین تھا بلکہ صرف غلط فہمی تھی اور ناحق ایک کو دوسرا اپنے برخلاف سمجھتا تھا۔

حضرات! مین اس بات کو پروردگار کیطرف سے سمجھتا ہون کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے ہمکو یہ مجلس عطا فرمائی مسلمانان ہند کو خداوند تعالے کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیے کہ علما کو مسلمانون کی دنیوی حالت درست کرنے کے ساتھ اُنکی دینی حالت مطابق زمانۂ حال کے درست کرنے کی طرف بھی توجہ ہوئی۔

مین اپنی کم لیاقتی کا مقر ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ میرا منصب اس بارے مین زیادہ کہنے کا نہین ہے مگر مین اپنی اور اپنے اور مسلمانون کی حالت موجودہ دیکھ کر رہ نہین سکتا اور اگر مین اپنے ٹوٹے پھوٹے خیالات اِس موقع پر جسے مین نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہون ظاہر نہ کرون گا تو یہ افسوس مجھے ہمیشہ رہے گا اِسلیے آپ سب صاحبون سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ میری چند باتین اور سُنیے۔ ہم مسلمانون کی حالت کبھی اور ہرگز بہتر نہ ہوگی جب تک کہ ہماری دینی اور دنیوی حالت نہ سنبھلے گی۔ ہماری زندگی بسر کرنے کے لیے دین اور دنیا ایسے ضروری ہین جیسے کھیتی کے لیے بادل سے مینھ اور سورج سے گرمی۔ دین کی نسبت کچھ کہنا فضول ہے وہ تو لازمی ہے اور اسکے لیے ہم پیدا کیے گئے ہین مگر ساتھ ہی دنیا بھی اس سے کم لازمی نہین ہو اگر ہماری حالت ع شب چو عقد نماز بر بندم ؛ چہ خورد بامداد فرزندم ۔ کی سی ہوئی تو ہم سے

خُدا کی عبادت کیا ہوسکتی ہے اور اُسکے احکام کی تابعداری کیا کرسکتے ہین۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم مسلمانان ہند مذہب سے دور پڑے ہوئے ہین تو مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ ہم دنیا سے بھی ہاتھ دہوئے بیٹھے ہوئے ہین۔ اگر ہماری مسجدین ویران پڑی ہین اور اُنکی دیوارین نمازیون کو رو رہی ہین تو گذشتہ ہماری عظمت بھی اُن سابقہ مسلمانون کو رو رہی ہے اگر ہم مین سے دو تین مقتدی نمازی ہین تو دو تین مقتدی ایسے بھی ہین جو بالکل بے فکری سے اوقات بسری کرتے ہین۔

نماز ہم نہین پڑھتے روزہ ہم نہین رکھتے۔ زکوۃ ہم کیا خاک دین جب ہمارے پاس کچھ بھی نہین تو اللہ میان کو کیا حصّہ دین۔ دنیاوی حالت دیکھو تو سوداگری ہم مین نہین۔ سرکاری عہدے ہمارے پاس نہین۔ وکالت ڈاکٹری۔ انجنیری بمقابلہ دیگر اقوام اہل ہند کے ہمارے پاس عشر عشیر نہین۔ ہان چپڑاسی گری۔ کوچوانی اور جسقدر رذیل کام خواہ ریل مین خواہ سرکاری دفاتر مین وہ ہمارے حصے مین رہگئے ہین۔ مگر اسکی وجہ کیا ہے؟ کیا سرکار نے حکم دیا ہے کہ مسلمان معزز عہدون پر ممتاز نہ کیے جائین؟ کیا ہمارے مذہب نے سوداگری حرام کر رکھی ہے ہرگز نہین۔ یہ سب ہمارا قصور ہے "از ماست کہ بر ماست"۔ دنیا کو اگر ہمنے چھوڑ دیا تھا تو کاش ہم سب پورے دیندار ہی ہوتے۔ اگر ہمنے دین چھوڑا تھا تو کاش ہم اعلی درجے کے دنیادار ہی ہوتے مگر افسوس کہ " نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے"

اسلام نے تو ہمکو سب کچھ سکھلا دیا تھا۔ دین کو قائم رکھنا اور دنیا کو حاصل کرنا دونون اکٹھے سکھلائے گئے تھے مگر بدقسمتی سے اب یہ دونون علحدہ اور ایک دوسرے کے نقیض سمجھی گئی ہین جب تک کہ اُنکو از سر نو نہ ملایا جاوے مسلمان ترقی نہین کرسکین گے ؀

چیست دنیا از خدا غافل بُدن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

مین دعا کرتا ہون کہ ایسے دین اور دنیا ہم مین اکٹھے ہوجائین کہ خدا یاد رہے۔ مرنا ہم نہ بھولین خدا اور اُسکے رسول کے احکام کے پابند رہین اور دولت مین مالا مال اور خدا کی دی ہوئی چیز دینے

متمتع رہین - دین کے حاصل کرنے کے لیے تو ہمارے علماے کرام ہین انکی ہدایات کی پابندی ہمپر عین فرض ہے اور دنیا کے حاصل کرنے کے لیے زمانۂ حال مین ہم مسلمانان ہند کے لیے تعلیم انگریزی ضروری ہے جسطرح سے کوئی شے بغیر آلے کے بن نہین سکتی اسی طرح سے ہم ہندوستان مین رہ کر بغیر حاصل کرنے تعلیم انگریزی کے کسی قسم کی دنیاوی ترقی حاصل نہین کر سکتے بدقسمتی سے زبان انگریزی کا سیکھنا برخلاف مذہب اسلام کے سمجھا گیا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان دیگر اقوام ہند سے دنیاوی دوڑ مین پیچھے رہگئے ہین - مین اسبات کو اپنے ذاتی تجربے سے کہہ سکتا ہون کہ یہ بالکل غلط ہے کہ زبان انگریزی مسلمانون کے مذہبی عقائد مین خلل ڈالتی ہے مین آپکو دکھلا سکتا ہون کہ ہمارے بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان - بی - اے - ایم - اے برابر پنجگانہ نماز پڑھتے ہین اور روزہ شدت گرما مین بھی اُسی خوش دلی سے رکھتے ہین جیسے کہ موسم سرما مین میرے خیال مین اگر شمار کیا جائے تو بمقابلہ ان پڑھ یا غیر انگریزی دان لوگون کے انگریزی دانون مین فیصدی زیادہ سے زیادہ ایسے نکلین گے جو صوم وصلوۃ کے پابند ہین مگر بدقسمتی سے اُن کو دہریا اپنے ٹھون اور لکھا اُردو فارسی تعلیم یافتون سے کوئی نہین پوچھتا مگر انگریزی دان خواہ مخواہ مطعون کیے جاتے ہین - اگر ابتداے زمانہ کے مسلمان غیر زبانین نہ سیکھتے تو جو علوم کہ اُنھون نے غیرون سے لیے تھے اور پھر اُنکو اپنی زبان مین اور جلا دیکر روشن کیا تھا کیا یہ سب ترقی علوم جو وہ کر گئے ہین کر سکتے تھے ؟ ہرگز نہین - ہماری خوش نصیبی سے ہمارے علماے کرام نے یہ مجلس قائم کی ہے اور اپنے دار العلوم مین زبان انگریزی بھی شامل کی ہے مگر جب تک کہ وہ مسلمانونکی دینی بہتری کے ساتھ اُنکی دنیوی بہتری کا خیال نہ رکھین گے یہ کام ادھورا رہے گا -

کوئی زمانہ تھا کہ مسلمان سوداگرون نے تبلیغ کا کام اپنے ذمے لیا تھا اور اُنکے طفیل سے اسوقت مختلف اطراف دنیا اسلام سے بھرپور ہین آج یہ زمانہ ہے کہ گویا جو لوگ ہم مین سے تھوڑی بہت تجارت کرتے ہین اُنھین اسلام سے کچھ تعلق نہین ہے - کوئی زمانہ تھا کہ علما نے مسلمانون کو ہدایت دینے اور رہبری کرنے کے ساتھ اپنے لیے مختلف پیشے اور کسب لازمی کیے ہوے تھے

Marfat.com

اگراب یہ زمانہ آگیا ہو کہ علما کو دنیا اور اُسکے کامونسے نفرت ہوگئی ہی۔ اسیطرح سے دنیا دارونکو دین سے نفرت۔ جہان کسی عالم نے خدا اور رسول کی بات شروع کی تو مُجھ جیسے گنہگار لوگ لگے گھبرانے اور جہان (گستاخی معاف) مجلس مین خلاف مزاج تھوڑی بات بھی ہوئی تو علما خفا ہوکر چلدیے ایک فریق یہ چاہتا ہے کہ تمام مسلمان یا تو زاہد بنین ورنہ دائرۂ اسلام سے باہر ہوجائین۔ اور دوسرے فرقہ کو ذرا اسلام کیطرف توجہ کرانا بھی بُرا معلوم ہوتا ہی۔ کوٹ وپتلون پہننے والونکی نسبت بعض دفعہ مین نے مردود اور کافر کہتے ہوے سُنا ہو مگر نماز نہ پڑھنے۔ روزہ نہ رکھنے کیوجہ سے کسی کی نسبت ایسے الفاظ نہین سُنے۔ بہرحال جبتک کہ ہم لوگ علماے کرام کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنے پچھلے قصورونکی معافی نہ مانگین اور آیندہ اُنکا ساتھ نہ دین اور جبتک کہ علماے کرام ہم لوگونکو گناہ کبیرہ سے نہ روکین اور برملا نہ روکین اور ہمارے ادنے قصورونکو حکیمانہ روش سے نرم اور ملائم الفاظ سے تنبیہ نہ کرین تب تک یہ نیا انتظام ٹھیک نہین چلے گا۔

ناکردہ گنا در جہان کیست بگو		وان کس کہ گناہ نکرد چون زیست بگو	

الحمدللہ کہ یہ مجلس ندوۃ العلما ایسی بنا پر قائم ہوئی ہی اور ہمارے علماے کرام نے اِسطرف توجہ مبذول فرمائی ہے انشاء اللہ تعالے ہم لوگ جو نام کے مسلمان رہگئے ہین ٹھیک مسلمان ہوجائین گے۔

مین اب دوبارہ آپ صاحبونکا شکریہ آپکی تشریف آوری پر ادا کرتا ہون۔ اخیر پر اس بات کا اظہار نہ کرنا بعید از انصاف ہوگا کہ امسال اِس مبارک جلسے کے امرتسر مین منعقد ہونیکے محرک سب سے اول منشی محمد جمیل صاحب ہوئے ہین اُنکی سب سے اول تحریک سے یہان چند صاحب جلسہ گذشتہ ندوۃ العلما مین آپکی دعوت دینے کیلیے آمادہ وتیار ہوئے تھے منشی صاحب نے نہ صرف تحریک ہی تحریک کی بلکہ سب سے بڑا حصہ مالی امداد کا واسطے اخراجات جلسے کے اُس تحریک کے ساتھ پیش کیا اِسلیے میری راے مین ہم امرتسریونکو اُنکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ اِس نیک کام کے محرک ہوئے۔

اب اخیر پر مین دعا کرتا ہون کہ وہ حافظ حقیقی ہماری اِس مجلس ندوۃ العلما کو روز بروز ترقی دے اور ہم سب عام مسلمانونکو توفیق دے کہ اپنے معظم ومکرم طبقہ علما کی جان ودل سے تابعداری کرین۔ آمین

Marfat.com

یہ تقریر آٹھ بجے ختم ہوئی اُسوقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور یہ تحریک کی کہ ندوۃ العلما کے اجلاس نہم کے لیے مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن قرار دیے جائین مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اسکی تائید کی اِس انتخاب کو تمام حاضرین نے گرمجوشی سے پسند کیا اور مولانا ممدوح رونق افروز صدارت ہوئے۔ آپ نے اپنے انتخاب پر چند کلمات مناسب حال فرمائے اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری سے اس بات کی خواہش کی کہ وہ مولانا ممدوح کیجانب سے افتتاحی تقریر فرمائین۔ چنانچہ شاہ صاحب ممدوح نے نہایت موثر اور دلچسپ پیرایے مین اس کام کو پورا کیا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی جو درج ذیل ہے

روداد ندوۃ العلما بابت سال ہشتم

جناب صدر انجمن، ارکان ندوۃ العلما، اعیان صوبہ پنجاب! ندوۃ العلما کا یہ نوان سالانہ جلسہ ہے جو پہلی بار اس صوبہ مین منعقد ہوا ہے۔ زندہ دلان پنجاب نے ندوۃ العلما کے ساتھ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر ہمدردی اپنی شرکت و اعانت سے کی ہے اُسپر ہر جلسے مین مسرت ظاہر کیگئی ہے اُسی ہمدردی کا یہ کرشمہ ہے کہ آج ہم سب اس مقام پر مجتمع ہوئے ہین اگرچہ اس ہمدردی کو دیکھتے ہوئے یہ اجتماع اس مقام پر بہت دیر مین ہوا ہے مگر کیا عجب ہے کہ آپکی حوصلہ مندی سے "دیر آید درست آید" کا مصداق ہو جائے۔

کچھ شک نہین کہ جسنے پنجاب والون کو زندہ دل کا خطاب دیا ہے اُسنے بہت موزون اور برجستہ تجویز کی ہے۔ اُس عام تحریک کو دیکھتے ہوئے جو پنجاب مین پیدا ہوگئی ہے اب کسیکو اس خطاب مین منازعت کا حق باقی نہین رہا۔ انجمن اسلامیہ پنجاب۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن اسلامیہ امرتسر اور صدہا مقامی انجمنین۔ مدرسے۔ اسکول۔ زنانہ تعلیم گاہین یتیم خانے۔ تجارت کی ایجنسیان۔ اخبارون اور میگزینون کی فراوانی اور انکے شگفتہ اسلوب اور پیرایے یہ سب اسی تحریک کے نتائج ہین اور ابتک اگرچہ اُس معیار تک

Marfat.com

نہین پہونچے جسکی آرزو ہے تاہم دوسرے صوبون کے حالات کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ غنیمت اور بہت غنیمت ہی۔

ارکان ندوۃ العلما کو زیادہ خوشی اس بات سے ہے کہ باوجودیکہ پنجاب والون نے تعلیم جدید سے فائدہ اُٹھایا ہے اور اب بھی اُس سے مستفید ہو رہے ہین مگر جہان تک مجھکو معلوم ہے اُنکی دینداری پر جدید تعلیم کا بہت کم اثر پڑا ہے بلکہ اُنمین اور بھی قوت پیدا ہو گئی ہے اور امید ہے کہ یہ جسقدر اِس پہلو کو مضبوط کرتے جائینگے اُسی قدر اُنکے دینی و دنیوی معاملات مین سُلجھاؤ اور اُنکے کاروبار مین ترقی و برکت نصیب ہو گی۔

مگر صاحبو! ممکن ہے کہ بعض لوگون کو اس بات کا خیال پیدا ہو کہ پنجاب مین ندوۃ العلما کے رسوخ و اقتدار سے مقامی انجمنون اور مدرسون کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اگرچہ مجھکو اُمید نہین کہ پنجاب کے فہمیدہ حضرات اِسکو باور کرینگے تاہم اس لحاظ سے کہ اچھے اور بُرے خیال کے لوگ ہر جگہ ہوتے ہین میرا فرض ہے کہ مین اس بات کو ظاہر کر دون کہ ندوۃ العلما سے کسی انجمن اور مدرسے کو نقصان نہین پہونچ سکتا جو عمدہ اُصول پر چل رہے ہون۔ وہ ہمیشہ ایسے نیک کامون کو مدد دینے کے لیے آمادہ رہتا ہے۔

جس زمانے مین ندوۃ العلما کا وفد بعض ضلاع مین دورہ کرتا ہوا فتح پور اور لاہور ہے بریلی پہونچا تھا اور اُسنے وہانکے مدرسونکی سقیم حالت دیکھی تو اسنے اُن مدرسون کو مدد دینے کے لیے جلسے کیے اور اُن ضلاع کے باشندون پر ان مدارس کی ضرورت ظاہر کی اور جسقدر چندہ فراہم ہوا وہ مہتممین مدارس کے حوالے کرکے واپس آیا۔

آپ اس بات کو جانتے ہین کہ ندوۃ العلما کی سرپرستی مین ایک یتیم خانہ کانپور مین موجود ہے مگر جب انجمن اسلامیہ بریلی نے درخواست کی کہ ندوۃ العلما اسکے سالانہ جلسے مین اپنے وکلا بھیجکر لوگون کو ہدایت کرے کہ اُسکے یتیم خانے مین مدد دین اس درخواست کو خوشی سے قبول کیا اور اپنے خاص خاص لوگون کو شرکت جلسہ کے لیے بھیجدیا جنھون نے علاوہ جلسے کے

13852

Marfat.com

متعدد مقامون پر وعظ کہے اور لوگون کو یتیم خانے کی امداد پر آمادہ کیا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ ندوۃ العلما کے وجود سے مقامی انجمنون اور مدرسون کو کس قدر فائدہ پہونچ سکتا ہی بشرطیکہ یہ انجمنین اور مدرسے اُس سے کام لینا چاہین اور بیخوف و خطر اُسکی مساعدت کرتی رہین مجکو اس بات کا اعتراف ہے کہ پنجاب کے دانشمند لوگون نے اس راز کو پالیا ہے اور وہ اس بات کو جانتے ہین کہ ندوۃ العلما اُنکے مقاصد مین خلل انداز نہین ہوگا یہی وجہ ہے کہ اکثر انجمنہاے اسلامیہ پنجاب کے وکلا عموماً اور انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن نعمانیہ کے وکلا خصوصاً ندوۃ العلما کے سالانہ جلسون مین ہمیشہ شریک ہوتے رہے ہین اور جبکہ امرتسر مین جلسے کی تجویز قرار پائی تو ان سب انجمنون نے کشادہ دلی کے ساتھ شرکت و اعانت مین بقدر اپنے رسوخ و اقتدار کے حصہ لیا۔ علاوہ اسکے ۱۳۱۲ھ مین ایک یادداشت میرے پاس پہونچی تھی جسپر ارکان و عہدہ داران انجمن اسلامیہ پنجاب۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن نعمانیہ اور سنٹرل محمدن ایسوسی ایشن کے دستخط تھے اُسمین اس بات کی درخواست کی گئی تھی کہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ لاہور مین منعقد کیا جائے مگر اُس زمانے مین مصلحت اسکی مقتضی نہین ہوئی لہذا ارکان انتظامیہ نے شکرگزاری کے ساتھ اُنکی درخواست قبول نہ کرنے کی معذرت کی حقیقت یہ ہے کہ ہر کام اپنے وقت ہی پر ہوتا ہے۔ اسمین شاید یہ مصلحت بھی مضمر ہوگی کہ پنجاب مین یہ سعادت سب سے پہلے روساے امرتسر کو حاصل ہونے والی تھی۔

حضرات! ندوۃ العلما کا یہ پہلا جلسہ ہے جو پنجاب مین منعقد ہوا ہے اس لحاظ سے مجھے چاہیے تھا کہ مین سالانہ کارروائی کے بیان کرنے سے پہلے اسکے مقاصد کی تشریح کرتا۔ مگر مجکو خوشی ہے کہ پنجاب کی زندہ دلی نے مجکو اس اہم فرض سے کسی قدر سبکدوش کر دیا ہی جہانتک مجکو علم ہے مین کہہ سکتا ہون کہ پنجاب کے باشندے زمانے کی ضروریات اور مقتضیات سے ایسے نابلد نہین ہین کہ اُنکے سامنے مجکو اسکے حل کرنے کی ضرورت پڑے جسکو یارون نے معما اور چیستان بنا رکھا ہے۔ البتہ نیک مزاج اور سادہ دل مسلمانونکی تسکین خاطر کی غرض سے مین بالکل خاموشی کو بھی

پسند نہین کرتا کیونکہ اُنکے دلون مین طرح طرح کے وسوسے پیدا کیے جاتے ہین جیسا کہ پچھلے سال کے تجربے سے معلوم ہوا ہے۔ کلکتہ مین جلسے سے پہلے دستور کے موافق ہمارے دوستون کے دعات اور واعظین پونہچ گئے تھے اور اُنھون نے بہت ہوشیاری سے کارروائی شروع کی تھی۔ سورتی تاجرون سے کہتے تھے کہ "ندوے کے ارکان وہابی ہین پیرون کو نہین مانتے" علما وارکان مدرسہ عالیہ سے کہتے تھے کہ "یہ سب نیچری ہین جلسہ صرف اس غرض سے کرتے ہین کہ عربی تعلیم کی بیخکنی کیجائے اور یہان بھی مدرسہ عالیہ پر حملہ کرنے کو آتے ہین" نئے خیال والون سے کہتے تھے کہ "ندوۃ العلما مسلمانون کو مغربی علوم وفنون سے ہٹاکر قال اقول مین پھنسانا چاہتا ہے" احناف سے کہتے تھے کہ ندوۃ العلما نے لوگون کو تقلید کی قید وبند سے آزاد کرنے کے لیے یہ سوانگ کھڑا کیا ہے" اور اہل حدیث سے کہتے تھے کہ "تمکو دھوکہ دیکر یہین بلایا جاتا ہے مقصود انکا یہ ہے کہ غیر مقلدون کا جوش سرد ہوجائے اور اس طریقے سے اس مذہب کی اشاعت مین کمی آجائے" غرضکہ ہر گروہ کے سامنے ایسی باتین پیش کرتے تھے جو اوسکے خیال مین بدتر سے بدتر قسم کا گناہ تھا۔ اور یہ تو اُنکا عام شیوہ ہے کہ لوگون مین یہ مشہور کرتے پھرتے ہین کہ "ارکان ندوۃ العلما اُس شخص کو بھی جو ضروریات دین کا منکر ہو محض کلمہ طیبہ کے پڑھ لینے سے مومن سمجھتے ہین اور اُنکا طریق عمل اپنے مقاصد کے اجرا مین خلافِ سنت ہے اور اسکے ثبوت مین روداد ونکی عبارتون کو ہیر پھیر کر خلاف مقصود معانی پیدا کرتے ہین جس سے مسلمانون مین ندوۃ العلما کے خلاف جنبش پیدا ہوجاتی ہے۔

ارکان ندوۃ العلما نے ابتک تکفیر وتضلیل کی پروا نہین کی اور نہایت بلند حوصلگی سے سب ستم کو برداشت کرتے رہے اور یقیناً وہ ہمیشہ اسکو برداشت کرتے کیونکہ عربی کی ایک مشہور مثل ہے بقدر العزائم تاتی المصائب۔

چنین بر جبین زجنبش نہ خس نہ نمند	دریا دلان چو آب گہر آرمیدہ اند

اگر اس بات کو وہ کیونکر برداشت کرسکتے ہین کہ جنکے فائدہ پہونچانے کے خیال سے یہ گالیان

سمجھتے ہین وہ بعض وقت اُن پریشان تقریرون سے متاثر ہوجاتے ہین اسواسطے مین اِس بات کو بآواز بلند کہنا چاہتا ہون کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور ہمارے اعتقادات وہی ہین جو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے اور ہماری رودادون مین کوئی امر اسکے خلاف نہین ہے۔ اگر بالفرض کسی تحریر یا تقریر مین لزوم کے طور پر کوئی غلط معنے پیدا ہوتے ہون تو اُس غلطی پر ہمکو اصرار نہین ہے نہ وہ ہمارا اعتقاد ہوسکتا ہے کیونکہ روداد کوئی فقہ کی کتاب ہے نہ عقائد کی جس سے کوئی مسئلہ یا عقیدہ مستنبط کیا جاسکے یا تمام علما و مشائخ کی جانب جو ندوۃ العلما کے ارکان اور عمائد ہین اسکا انتساب ہوسکے اُس غلطی کا وہی شخص ذمہ دار ہے جسکی تحریر یا تقریر مین وہ پائی جائے۔ ندوۃ العلما صرف اُن تجویزون کا ذمہ دار ہے جو جلسہ مین بالاتفاق یا بکثرت آرا منظور ہوتی ہین۔

رہا یہ اعتراض کہ ہم اپنی مجلسون مین مختلف خیال کے لوگون کو کیون جمع کرتے ہین؟ اِسکے مصالح بارہا بیان ہوچکے ہین اور مختصر طور پر اب بھی مین کہتا ہون کہ موجودہ زمانے مین ہماری حالت اس بات کو مقتضے نہین ہے کہ باہمی آویزش اُسی طور پر قائم رکھی جائے جیسی کہ تھی۔ اسوقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم اختلاف و اتفاق کے حدود قائم کرین اور مناظرے کو تحقیقات علمی و مذہبی پر محدود کرکے اُن چیزون کے استحکام کی کوشش کرین جو سبکے لیے یکسان اور مشترک طور پر مفید ہین اور جو بغیر متفقہ قوت کے حاصل نہین ہوسکتین اور جس طور پر مشرکین کے مقابلے مین اہل کتاب کو "تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم" کی دعوت دیگئی تھی اِسی طور پر ہم تمام مسلمانون کو لیکر اس تباہی کے سیلاب کے روکنے کی کوشش کرین جو ہمارے مذہب۔ ہمارے اخلاق۔ ہماری تہذیب۔ ہمارے علوم اور ہماری قدیم ناموری کو بہالیجانے کے لیے اُمڈا ہوا چلا آرہا ہے۔

علاوہ اِسکے یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم اُنھین حضرات کو دعوت دیتے ہین جنکو اپنے خیال مین نیک دیندار اور متقی سمجھتے ہین اور اُنھین کو وعظ و ہدایت سے مستفید کرین

تو یہ امر تحصیل حاصل سے کم نہین - وہ مسجدون مین آکر وعظ سے فائدہ اٹھاتے اور علما کی مجلسون مین شریک ہوکر ضروری مسائل حل کرتے رہتے ہین - ضرورت تو اس بات کی ہی کہ جو لوگ ہمسے جدا ہوگئے ہین اور ہماری مجلسون مین آنا اور جماعتون مین شریک ہونا کسر شان سمجھتے ہین انکو دعوت دیکر اس بات کا موقع دیا جاے کہ وہ علما کی صحبت سے مستفید ہون اور علما انکی ضرورتون سے واقفیت حاصل کرین تاکہ وہ حد فاصل ٹوٹ جاے جو ان دونون کے درمیان مین قائم ہوگئی ہے اور جسکی وجہ سے پراگندگی بڑھتی جاتی ہے -

ایک بات اور بھی سمجھنے کی ہے - دنیا مین جتنے کام ہوتے ہین وہ ایک شخص کے کرنے سے نہین ہوتے ایک مکان بنانا ہوتا ہے تو انجنیر کی معمارونکی - مزدورون کی اور مختلف قسم کے اسباب تعمیر کی ضرورت ہوتی ہے - مزدور معمارون کا اور معمار انجنیر کا کام نہین کرسکتے اور انجنیر روپیہ سے مستغنی نہین ہوسکتا - اور روپیہ بھی ہو لیکن سامان تعمیر نہ ملسکے تو کچھ بھی نہین ہوسکتا وہ مکان ہمیشہ عالم خیال کا ایک خواب رہے گا - یا یون خیال کیجیے کہ ایک مریض کے معالجے کے لیے طبیب کی ضرورت ہی جو مرض کو تشخیص کرکے اسکے واسطے دوا تجویز کرے پھر وہ دوا عطار کی دوکان سے خریدی جاے پھر تیماردار اسکو بناکر مریض پر استعمال کرے - طبیب عطار کی اور عطار تیماردار کی ضرورت کو رفع نہین کرسکتے جب دنیا کے چھوٹے چھوٹے کامون مین ایک خفیف ضرورت تعاون و تناصر کی محتاج ہے اور ہمین مختلف مذاق اور مختلف مشرب کے لوگونکی حاجت ہے تو اتنے بڑے کام مین کیونکر اسکی ضرورت نہ ہوگی ؟ -

بہرحال اس اعتراض کو ہم کبھی تسلیم نہین کرسکتے کیونکہ اس زمانے مین یہ امر قرین مصلحت ہے نہ اسلامی اخلاق و تہذیب کے رو سے جائز ہے جن لوگون کو خدا نے فہم و فراست عطا فرمائی ہو اور نفسانی اغراض نے انکی عقلون کو تاریک نہین کیا وہ ندوۃ العلما کی اس حکمت عملی کو بہت دوراندیشی کی حکمت عملی سمجھین گے اور جن سادہ مزاج لوگون کو اسپر غور کرنے کا موقع

Marfat.com

نہین ملا وہ آج نہین تو کل مقتضاے وقت کو سمجھین گے اور ہمارے قوت بازو بننے کی کوشش کرین گے۔

اگرچہ مین نے معزز حاضرین کا وقت ایسی باتون مین صرف کیا ہے جو خوشگوار نہین ہین مگر بدنصیبی سے جو اسوقت حالت ہوگئی ہے اس سے بالکل اغماض کرنا بھی مصلحت نہین

جناب صدر انجمن!

ندوۃ العلما کے اجلاس ہشتم مین دو تجویزین منظور ہوئی تھین۔ ایک تجویز یہ تھی کہ حسب دفعہ (۵۶) دستور العمل ندوۃ العلما کی ایک مجلس منتخب کیجائے جو ندوۃ العلما کے دستور العمل پر غور وفکر کرکے اسکی ترمیم کرے" مولانا عبدالحق صاحب دہلوی نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوے فرمایا تھا کہ "اسوقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدا مین ضرورت کے موافق بنالیا گیا تھا۔ اب وہ ضرورتین بدل گئی ہین اور اس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے" اس تجویز کے موافق اسی جلسے مین ارکان اس مجلس کے منتخب کیے گئے۔ مین نے بپابندی اس تجویز کے دستور العمل اور کل کاغذات متعلقہ ارکان کی خدمت مین بھیجدیے تھے اور اکثر حضرات نے مہربانی کرکے اپنی اپنی رائین قلمبند فرماکر بھیجدین اور مشورہ ارکان مجلس خاص مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کو وہ تمام رائین سپرد کی گیئن تاکہ وہ ان سبکو ترتیب دیکر آیندہ جلسے مین پیش کرین۔ چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب نے ان سب پر غور وفکر کرکے ایک دستور العمل مرتب فرماکر دفتر مین بھیجدیا۔ ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ کو اس مجلس نے نشست کی اور یہ طے ہوا کہ خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ معیت منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کے اسکو درست کرکے آیند جلسہ خاص مین منظوری کے واسطے پیش کرین چنانچہ خان بہادر نے اسکو درست کرلیا ہے اور غالبا آپ کے امرتسر مین اسکی نسبت مجلس خاص اخیر حکم نافذ کرے گی۔

دوسری تجویز یہ تھی کہ ندوۃ العلما کیجانب سے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ واودھ کی خدمت مین

Marfat.com

ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورمنٹ ندوۃ العلما کے مقاصد کی جانب نظر ہمدردی فرمائے اور ہمکو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیان اس طریقے سے کرین کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے مورد عنایت رہین :۔

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لانے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت برجستہ اور مؤثر تقریر کی تھی۔ لائق محرک نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانونکی بےمثل وفاداری کا نہایت پرشوکت الفاظ مین اظہار کیا پھر یہ فرمایا کہ مسلمانون کو زمانے کی ضروریات کا کیونکر علم ہو؟ کسطرح وہ زمانۂ حال کی تعلیم کے حصول کی کوشش مین مصروف ہوئے؟ اور کس طریقے پر وہ اپنی مذہبی تعلیم کے جانب سے غافل ہوگئے؟ اسکے بعد اس امر کو اپنے سامعین کے مرکوز خاطر کرنے کی کوشش کی کہ مذہبی تعلیم کی کسقدر ہمکو ضرورت ہے اور علما کی ہمکو جادۂ حق پر قائم رکھنے کیواسطے کس درجہ ہمارے لیے حاجت ہے۔ اُنھون نے یہ بھی اچھی طرح ثابت کیا کہ ندوۃ العلما گورنمنٹ اور قوم دونون کا ایک فرض ادا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ ایسے علما پیدا کرے گا جو اُن برکات سے ناواقف نہ ہونگے جو گورنمنٹ کے نیک ارادون کو عمدہ طور پر سمجھ کر ملک مین پھیلینگے اور مواعظ کے ذریعے سے اُنکی اشاعت کرینگے اور جو اس طریقے پر مسلمانون کو ایک وفادار قوم بنانے مین مدد دین گے۔ اُنھون نے اپنی دلی امید ظاہر کی کہ آیندہ گورمنٹ و ندوۃ العلما مین رابطہ قائم ہوگا اور گورنمنٹ کو یہ اطمینان دلاتے ہوئے اپنی فصیح و بلیغ تقریر کو ختم فرمایا کہ ندوۃ العلما روپیہ یا خطاب کا خواہشمند نہین ہے اُسے ایک پاک مقصد پورا کرنا ہے جسکے واسطے صرف اتنی التجا ہے کہ وہ اُسکے ساتھ ہمدردی اور عنایت فرماکر اُسکا دل بڑھائے۔ یہ نفیس اور پُرمعنے تحریک بہت کشادہ دلی کے ساتھ منظور کی گئی اور جلسے کے بعد اسکی تعمیل مین کوشش کیگئی۔

ہم نواب وقار الملک بہادر کے شکرگزار ہین جنھون نے سب سے پہلے اسکا موقع حاصل کیا اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے لکھنؤ کے مقام مین ملکر ندوۃ العلما کا

Marfat.com

تذکرہ کیا۔ ہز آنر نے اسکو بہت خوشی سے سُنا اور فرمایا کہ ۱۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو علی گڑھ پہونچکر اسکے بابت مفصل گفت گو فرمائین گے۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ کی ملاقات مین فرمایا کہ "مجکو کسی کیطرف سے کچھ شبہہ نہین ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "اگر نینی تال پر ندوۃ العلما کیطرف سے ڈیپوٹیشن آوے گا تو بخوشی اس سے ملاقات ہوگی"۔ انھین دنون مین خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ سے اس تقریر کا اعادہ فرمایا۔ اسکے بعد حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ کے حضور ممدوح کی خدمت مین ندوۃ العلما کے وفد کو پذیرا فرمانے کی عرضداشت کی گئی اور ۲۲۔ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۰ھ کو اسکا جواب پرائیوٹ سکریٹری کی طرف سے موصول ہوا جو مندرجہ ذیل ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس

نینی تال

۲۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

جناب من!

مجھے یہ ارشاد ہوا ہے کہ مین آپکی چٹھی مورخہ ۲۰۔ ماہ حال کی رسید بھیجون اور اطلاع دون کہ سب سے زیادہ سہولت اسی مین معلوم ہوتی ہے کہ ندوۃ العلما کے سالانہ عام جلسے کے بعد ہز آنر ڈیپوٹیشن کو بلائین۔ ہز آنر ابتداے نومبر مین الہ آباد تشریف لے آوین گے اور مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا آپکے لیے ایڈریس پیش کرنے کے واسطے ۸۔ تاریخ ماہ نومبر مناسب تاریخ ہوگی؟۔

ایچ۔ جے۔ سٹایلر

انڈین سول سروس پرائیوٹ سکریٹری۔

صاحبو! مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے گو کہ اس تجویز کو ندوۃ العلما کے آٹھوین سالانہ جلسے مین پیش کیا مگر شروع ہی سے ندوۃ العلما نے اپنے طرز و روش سے

Marfat.com

اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکی بنیاد وفاداری اور راستبازی پر ہے اور وہ گورنمنٹ کی مہربانی کا خواہشمند ہی- اسکے مقاصد واغراض کو باریک بین نگاہ سے دیکھنے کے بعد اس بات کی پوری تصدیق ہو سکتی ہے- وہ اگرچہ لفاظی کو ناپسند کرتا ہے اور فعل کو قول پر مرجح سمجھتا ہے تاہم مختلف موقعون پر تقریر اور تحریر کے ذریعے سے اسکا اظہار کیا ہے اور تہنیت وتعزیت کے موقعون پر دلی جوش اور سچی وفاداری کے ساتھ ہمدردی اور مبارکباد کا اظہار حکام وقت سے کرتا رہا ہے اور چونکہ اس اظہار سے نمایش اسکو منظور نہ تھی اسواسطے اخبارون مین اسکی اشاعت کی کوئی ضرورت نہین سمجھی-

سب سے زیادہ ارکان ندوۃ العلما نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ اسکی تمام کاروائیان علانیہ اور علی رؤس الاشہاد کیجائین اسیواسطے ہر جلسے مین اپنے حکام سے استدعا کی ہے کہ وہ شریک ہوکر تمام کارروائیون کو بچشم خود ملاحظہ فرمائین- لہذا انکی تجویز سے یہ سمجھنا نہ چاہیے کہ ندوۃ العلما کو آٹھ برس کے بعد ایسی ضروری تجویز کیطرف خیال پیدا ہوا ہے-

جناب صدر انجمن!

ندوۃ العلما نے سال زیر بیان مین صرف اسی قدر کارروائی نہین کی بلکہ اسنے اپنے تحت دار العلوم کی پوری نگرانی اور اوسکے نظم ونسق مین مفید صلاحین کی ہین اسکی مفصل رپورٹ کل آپکی خدمت مین مہتمم دار العلوم پیش کرین گے مگر اسکی صلاح اور ترقی کے لیے ندوۃ العلما نے اس سال جو کارروائی کی ہے اُسکو بالاجمال مین عرض کرتا ہون-

دار العلوم کے متعلق ندوۃ العلما نے سب سے پہلا کام سال زیر بیان مین یہ کیا کہ اوسنے درجۂ متوسط کے دوسرے سال کی خواندگی کھولنے کی منظوری دی اور اُسکا نصاب تجویز کیا اور مجلس دار العلوم کے ارکان کا از سر نو انتخاب کیا اور سب سے زیادہ مفید انتظام یہ کیا ہی کہ تقسیم خدمت کے اصول پر ارکان مجلس دار العلوم مین سے بعض بعض کو ایک ایک خدمت سپرد کردی ہی از انجملہ مولوی خلیل الرحمن صاحب ومولوی فتح محمد صاحب تائب کے ذمے تعلیم کی نگرانی کیگئی ہی

Marfat.com

اور میرے سپرد دارالاقامہ کے طلبا کی عام تہذیب اخلاق کی نگرانی کیگئی ہے۔ اور مصارف دارالاقامہ کی نگرانی اور جانچ پرتال منشی محمد احتشام علی صاحب کے سپرد کی گئی ہے جو مجلس مال کے معتمد (سکرٹری) بھی ہین اور حکیم خورشید علی صاحب کے ذمہ صفائی و نگرانی حفظان صحت کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ افتتاح مدرسہ سے اسوقت تک طلبہ کا معالجہ حکیم صاحب ممدوح کے ہی ذمے رہا ہے اور حکیم صاحب نے اس خدمت کو بہت محنت اور تندہی سے ادا کیا ہے جسپر ہم سب کو شکر گذار ہونا چاہیے۔ اب دارالاقامہ کی صفائی کی نگرانی خاص طور پر انکے اہم خدمت کا ضمیمہ کردی گئی ہے اور عام نگرانی ہر صیغے کی خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب و مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے متعلق کی گئی ہے۔

نصاب درس کی ترتیب و ترمیم کے واسطے اب تک کوئی خاص مجلس نہین تھی بلکہ جلسۂ انتظامیہ اس خدمت کو خود ہی اُن حضرات کے مشورے سے جنکو تعلیم کے متعلق پورا تجربہ حاصل ہے انجام دیتا تھا۔ سال زیر بیان مین اس کام کے واسطے ایک خاص مجلس قائم کی گئی ہے جسمین مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی اور مولوی محمد فاروق صاحب چریا کوٹی جیسے تجربہ کار حضرات منتخب کیے گئے ہین اور اس مجلس کے معتمد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور قرار پائے ہین امید ہے کہ پہلے سے زیادہ اب نصاب کی ترتیب و ترمیم کا کام خوش اسلوبی سے انجام پائے گا۔

کتب خانے کا بھی کوئی مستقل انتظام ابتک نہین تھا اب خدا کے فضل سے سات ہزار سے زیادہ کتابین اسمین موجود ہین اسوجہ سے اُسکا بھی حالت موجودہ کے لحاظ سے معقول انتظام کیا گیا ہے اور ایک علیحدہ مکان اسکے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے اور کچھ جدید الماریان خرید لی گئی ہین اور ایک ناظر اور ایک دفتری مقرر کیا گیا ہے تاکہ ان کتابون کو سلیقے سے مرتب رکھے اور جلد دنکی مرمت ہوتی رہے کیونکہ جو حضرات کتابین بھیجتے مین وہ نئی ہوتی ہین تو اُنکی جلد سازی کی اور پُرانی ہوتی ہین تو انکی مرمت کی ضرورت پڑتی ہے۔

Marfat.com

مگر صاحبو! جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت جزرسی اور کفایت سے ہو رہا ہے۔ چادر اسقدر تنگ ہو کہ ہاتھ پانون اچھی طرح نہین پھیل سکتے۔ اگر اہل اسلام ان کامون سے دلچسپی لین تو خاطر خواہ انتظام کا ہونا کچھ دشوار نہین۔ عیسائیون کے چرچ اور مشن ہندوستان کی چپہ چپہ زمین پر کام کر رہے ہین اور ایک قسم کے نہین بلکہ بیسیون طریقے کے اسکول ہین۔ کالج ہین۔ زنانہ تعلیم گاہین ہین۔ زچا خانے ہین۔ ہسپتال ہین۔ اور ہر ہر مقام پر انکے منادی وعظ کرتے پھرتے ہین۔ یہ سب جو کچھ کر رہے ہین قومی چندے سے کر رہے ہین جو کرورونکی مقدار کو پہونچ جاتا ہے اور شان وشوکت کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سلطنت کا کام ہے۔ آپ جانتے ہین کہ اس مقدار کو جو چندہ ہوتا ہے انہین بڑی رقمین بھی ہونگی مگر زیادہ تر تھوڑا تھوڑا کر کے اسقدر ہو جاتا ہے ع قطرہ قطرہ بہم شود دریا۔ مگر یہ جمع کیسے ہوتا ہے؟ یہ عجب مزے کی بات ہو کہ دیتے ہین اور دینے والون کو ناگوار نہین ہوتا۔ دینے والونکو کچھ معلوم نہین ہوتا۔ اور لینے والے کرورون روپے کے صرف سے ایسے حیرت انگیز کام کر رہے ہین!!۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ قومی کامون سے عام دلچسپی کس قدر ہو؟۔ اگر ہم لوگون مین بھی یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر ہمکو اور آپ کو دونون کو راحت ہو اور ہتیلی پر سرسون جمانے کی خواہشمند جو ہمپر اعتراض کر رہے ہین کہ "ندوۃ العلما نے ابتک کیا کیا؟ تعلیم اُسی ناقص حالت مین ہے۔ علما مین اتفاق نہین پیدا ہوا۔ عام مسلمانون کے اخلاق ویسے ہی خراب ہین۔ رسم و رواج کی پابندیان ویسے ہی تباہ کر رہی ہین۔ یہ اور ایسے ہی بیسیون اعتراض بالکل رفع نہ ہونگے تو کم ضرور ہو جائینگے۔

صاحبو! آپ خود ہی انصاف فرمائیے کہ جب تک ہمارے ہاتھ مین اس قدر روپیہ نہ ہو کہ ہم دارالعلوم اور دارالاقامہ کے مکانات اپنی مرضی کے موافق بنائین۔ مدرسین جیسے چاہین ویسے رکھین۔ اتالیق مقرر کرین اور جو کتابین چھپی نہین ہین اور انکا نصاب مین رکھنا ضروری ہے انکو چھپوائین اور اپنی ضرورت کے موافق تصنیف کرائین واعظین مقرر کرین

Marfat.com

اور جہان جہان ضرورت ہو اُنکو بھیجین اُسوقت تک ہمارے وعدے کیونکر پورے ہوسکتے ہین؟ صرف وعدہ کردینے اور تجویز پاس کرلینے سے کام نہین چل سکتا اِسکے ہم بیشک گنہگار ہین کہ ہمنے ایسے لمبے چوڑے وعدے کرلیے ہین مگر ہمنے خدا کے فضل کے بھروسے پر اور مسلمانونکی سیرچشمی کے لحاظ سے جو اُنکی طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے یہ وعدے کرلیے ہین اور ہمکو امید ہے کہ آج نہین تو کل ہماری یہ آرزو ضرور پوری ہوگی۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہٗ

مجلس مال کے انتظام مین گزشتہ برسون مین جو تبدلیان ہوچکین ہین اُنکو مین پچھلی رپورٹون مین بیان کرچکا ہون اور جہان تک مجکو معلوم ہوا ہے اِس انتظام مین نقص نہین نکالا گیا۔ سرمائے کی حفاظت کا جو طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے اُسکو ندوۃ العلما نے اختیار کیا ہے اور سال زیر بیان مین مجلس مال کا معتمد (سکریٹری) ایسا شخص منتخب کیا گیا ہے جو ایک بڑے کارخانے کا مالک اور ڈائرکٹر ہے وہ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری فرزند منشی محمد امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال ہین۔ صوبہ پنجاب کے حضرات اِنکے نام سے شاید واقف نہ ہون مگر ممالک متحدہ اگرہ واودھ کے اکثر لوگ اُنکو جانتے ہین اور اس انتخاب کو اُنھون نے پسندیدگی کی نگاہون سے دیکھا ہے منشی صاحب ممدوح اپنے فرائض کو بہت خوش اسلوبی سے ادا کررہے ہین۔

صاحبو! اب مجکو یہ بات عرض کرنا اور باقی ہے کہ سال زیر بیان مین ہمارے معزز رکن خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کی فیاضی سے صیغہ وظائف مین مستقل سرمائے کے اعتبار سے ایک مفید اضافہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ شیخ صاحب ممدوح نے اپنے مواضعات موقوفہ ضلع پرتاب گڑھ کا نصف منافع یعنی منجملہ آٹھ آنے کے چار آنے کا منافع علوم عربیہ کی تعلیم کے لیے مخصوص کردیا ہے اور تا بقائے دار العلوم اسکے طلبہ کو دیگر مدارس کے طلبہ پر ترجیح دی ہے اور اسی لحاظ سے منجملہ متولیان وقف کے ندوۃ العلما کے معزز رکن اور اُسکی مجلس مال کے معتمد منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کو اُس

جائداد کا متولی قرار دیا ہے۔ اِس جائداد کا منافع بعد وضع مالگزاری و اخراجات دیہی کے دو سو روپے سالانہ سے کم نہین ہے جس سے کم از کم چار غیر مستطیع طلبہ کو وظائف دیے جا سکتے ہین شیخصاحب کی یہ فیاضی سچے اعتراف اور دلی شکریے کی مستحق ہے اور اس قابل ہی کہ دولتمند مسلمان اسکی تقلید کرین۔

علاوہ اِسکے دو وظیفے ریاست جوناگڑھ کے نامور اور فیاض وزیر خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی آئی اے نے عنایت فرمائے ہین جو بہاء الدین وظیفے کے نام سے موسوم ہین۔ وزیر صاحب بہادر کی یہ فیاضی کچھ نئی نہین ہے آپنے ندوۃ العلما کو ایک عرصے تک سالانہ امداد عنایت فرمائی ہے اور سال گذشتہ مین ایک ہزار روپیہ تعمیر درسگاہ کے لیے عنایت فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ایسے فیاض اور مخیر بزرگ کی توجہ سے ندوۃ العلما کو آیندہ بہت کچھ مدد ملے گی اِسلیے ہم سبکو انکا شکرگذار ہونا چاہیے۔

آخر مین مجکو افسوس کے ساتھ ایک معزز رکن کا ذکر خیر کرنا ہے جو سال زیر بیان مین ہمیشہ کے لیے ہمسے جُدا ہو گیا ہے۔ آپ مولوی شیخ احمد صاحب جبیکر کے نام سے واقف ہونگے جو بمبئی کے رئیس اور خاندان کوکن کے مقتدر ممبر تھے اور عربیت مین بہت بلند مرتبہ عالم تھے انکو ندوۃ العلما سے خاص قسم کی دلاویزی تھی چونکہ خود علالت مزمنہ کیوجہ سے جلسے مین شریک نہین ہو سکتے تھے اسلیے ہر سال اس موقع پر عربی نظم کے ذریعے سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اِس سال جلسے سے پہلے انکا انتقال ہو گیا مگر اُنھون نے مرض الموت مین اپنے قابل اور لائق بھائی شیخ عبد اللہ صاحب جبیکر کو وصیت کی کہ وہ ندوۃ العلما کو ہمیشہ مدد دیتے رہین اور کچھ روپیہ بھیجنے کی بھی ہدایت کی جسکی تعمیل انکے بھائی نے کر دی ہے مین امید کرتا ہون کہ آپ مرحوم مغفور کے واسطے دعا فرمائین گے کہ اللہ تعالے اُنکی مغفرت فرماوے اور اپنے جوار رحمت مین اُنکو جگہ دے۔

(اسوقت کئی ہزار آدمیون کا مجمع تھا جنمین کئی سو علما و مشائخ تھے ان سب نے نہایت جوش سے د

خروش سے مرحوم کے واسطے دعاے مغفرت کی ۔

اِسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے کہا کہ مین نے ابھی رپورٹ مین مولوی عبداللہ صاحب جینکر کا ذکر کیا ہے اِس معزز فاضل نے اپنے بھائی کی تقلید کی ہے اور قصیدہ بھیجا ہے جسکو مین پیش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ شیخ عبداللہ جینکر اپنے بھائی کے قابل جانشین ثابت ہونگے اور ندوۃ العلما کو انسے ہر طرح کے فائدے پہونچین گے۔

اِسکے بعد ندوۃ العلما کا سالانہ جمع خرچ جو آٹھ مہینے کے بابت تیار کیا گیا تھا پیش کیا (یہ جمع خرچ اِسی روداد کے آخر مین درج ہے)

رپورٹ کے ختم ہونے پر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپنے گذشتہ سال کی کارروائی پر چند قیمتی اور قابل توجہ رائین اپنی پر مغز تقریر مین ظاہر فرمائین جو ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

خلاصۂ تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

ندوے کے مقاصد دیگر قومی انسٹی ٹیوشنون کے خلاف نہین ہین بلکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اُن سب کے ساتھ متحد الاغراض ہے اسلیے جیسا کہ مولوی عبدالحی صاحب نے اپنی رپورٹ مین بوضاحت جتا دیا ہے کسیکو ہرگز ہرگز یہ خدشہ نہونا چاہیے کہ وہ ان دوسری قومی انجمنون وغیرہ کے کام مین دراندازی کرے گا۔ کانفرنس۔ انجمن نعمانیہ۔ انجمن حمایت اسلام وغیرہ سب نے ابتک ندوہ کی تائید ہی کی ہے پس یہ کب ہو سکتا ہے کہ یہ اِنکے احسان کے عوض اُنکی مخالفت کا بیڑہ اُٹھائے اجلاس لکھنؤ مین خواجہ عزیز الدین صاحب نے یہ شعر پڑھا تھا ؎

آب این چشمۂ جاری برود تا بہ بخاب ... فیض این ابر بہاری برود تا بہ بہار

صد شکر کہ دونون صوبون کے اجلاس سے یہ آرزوے دیرینہ بتفاوت تقدیم و تاخیر ایک حد تک

پوری ہوئی اور اس سے زیادہ دائمی و پائدار فیوض و برکات کی انشاء اللہ آئندہ بہت کچھ توقع ہی ندوے کو چونکہ اپنی قوم کی اصلاح حال کے یہ قابل قدر موقع گورنمنٹ عالیہ کے سایہ عاطفت مین اور اسی کی نظر عنایت سے حاصل ہوئے ہین اسواسطے اسنے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری کو ہمیشہ مرعی رکھا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رکھے گا - اور یہی وجہ ہے کہ ندوہ کو پالٹیکس سے کچھ سروکار نہین ہے ہان اگر محض بطریق استصواب رائے سرکار شوکت مدار کیخدمت مین کچھ عرض معروض کرنا ہو تو اسکا مضائقہ نہین - ندوے کی اس ابتدائی حالت مین سرمائے کی جس قدر ضرورت تھی اور ہے اس سے زیادہ اہم تر اس سرمائے کی حفاظت تھی جسکے لیے کوئی بڑا ہوشیار و مدبر امین ہونا چاہیے تھا - اوّل اوّل بنیک مین رکھنے وغیرہ کی تجاویز پیش ہوئین مگر مقام مسرّت ہی کہ بالآخر ندوے کو اس ذمہ داری کے کام کے لیے ایک نہایت معتمد اور ہوشیار شخص مل گیا -

---

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبد القادر صاحب بی - اے ایڈیٹر ابزرور لاہور نے حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی جسکو معزز ارکان نے دل لگا کر سُنا -

خلاصہ تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور لاہور

ندوے کے فرائض و اغراض و مقاصد نہایت ذمہ داری کا اور مہتم بالشان کام ہے جتنا اہم ہے اُتنا ہی دشوار اور دیر طلب جیسا کہ تمام بڑے بڑے کام ہوا کرتے ہین برخلاف بھان متی کے سانگ یا مداری کے تماشے کے جو حیرتناک تو ضرور ہوتا ہے مگر بمصداق "ہر چہ زود بر آید دیر نپاید" اسکے کرشمے ہوتے بھی موہوم و ناپایدار ہین - مذہب کا لوگون کے طبائع پر بڑا زبردست اثر ہوتا ہے جسکی مثال سٹیم پاور (طاقت دخانی) کی سی ہی اور یہ طاقت ہمارے مقدس علماء دین کے ہاتھ ہی جدھر چاہین امت محمدیہ کی اس طاقت کو لگا سکتے ہین اور جو کام چاہین

Marfat.com

اُس سے لے سکتے ہین چنانچہ تعلیم انگریزی کی ترویج مین ابتدا ئی کیسی کیسی مشکلات پیش آئین تجب اُن حضرات نے اسکی ضرورت کو محسوس و تسلیم نہ کیا اور قوم کے لیے اسکو جائز نہ قرار دیا۔ اِنکے اشارے کی دیر تھی کہ جا بجا تعلیم تعلم کا چرچا پھیل گیا۔ اب بھی انھین حضرات کی اعانت درکار ہے کیونکہ کام لینے والے کے بغیر طاقت خود بخود کچھ نہین کر سکتی۔ ہم دنیا دار لوگ بخوشی انکے ساتھ مل کر بہبود قوم کے لیے سعی و جانفشانی پر آمادہ ہین اور اسے محض فضل ایزدی سمجھنا چاہیے کہ حُسن اتفاق سے ایسے خدا ساز سامان پیدا ہو گئے ہین۔ یہ بات بظاہر دل کو لگتی اور کھٹکتی سی ہو کہ گذشتہ آٹھ سال کے معقول عرصے مین ندوہ نے کیا کچھ کر کے دکھلایا ہے لیکن بامعان نظر دیکھین تو اس اعتراض کی ذرا بھی وقعت باقی نہین رہتی کیونکہ اصلاح قوم اور پھر اصلاح بھی کیسی؟ مذہبی و معاشری کچھ بچون کا کھیل یا منھ کا نوالہ نہین کہ دیکھتے دیکھتے ہپ کر جائین۔ جو لوگ ایسے اہم اور دشوار کام مین ہتیلی پر سرسون جمانا چاہین یہ اُنکی غلطی ہے۔ ابتدا مین ندوے کو جو جو مشکلات پیش آئین اور جن جن دقتون کا سامنا ہوا انکے نظر کرتے ہمسے پوچھو تو جو کچھ ندوے نے اب تک کیا بس غنیمت ہو اور اسے خاصی کامیابی کہہ سکتے ہین۔ ہان اسمین شک نہین کہ ابھی اسے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے جسوقت اپنی تقریر تمام کر چکے معزز حاضرین نے بیچینی سے شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کیطرف نگاہین دوڑائین۔ وفور شوق اور شدت انتظار کے جُھرمٹ مین مولوی صاحب ممدوح منصہ (اسٹیج) پر تشریف لائے اور اپنا ترکیب بند ایسے موثر اور درد انگیز لہجے مین پڑھا جسکو سُنتے وقت سامعین ہمہ تن گوش اور سراپا حیرت بنگئے تھے خصوصاً دو بند اوّل کے کچھ ایسے پڑھے گئے جنھون نے نملا پر ایک خاص کیفیت پیدا کر دی اور جہان تک دریافت ہوا ہے اسکا مزہ اب تک لوگ نہین بھولے۔ اس ترکیب بند کے پڑھنے سے پہلے مولوی صاحب نے ایک مختصہ تقریر

بھی کی تھی اور درمیان مین بھی جا بجا حالت اور موقع کے مناسب تقریر کرتے جاتے تھے جس سے سامعین کو زیادہ لطف آتا تھا۔ اِس ترکیب بند کو مولوی صاحب نے کانپور مین چھپوایا تھا جسکی سو کاپیان اسوقت موجود تھین انکو حاضرین نے ہاتھون ہاتھ خرید لیا۔

ترکیب بند شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

ایکہ پُرسی چہ کسانیم؟ وچہ سامان داریم؟
آنچہ ما ہیچ نیرزد بجہان آن داریم

ما نہ آنیم کہ دیہیم سکندر طلبیم
ما نہ آنیم کہ اورنگِ سلیمان داریم

ما نہ آنیم کہ بر شیوۂ اربابِ حشم
روی و راہے بدرِ دولتِ سلطان داریم

ما نہ آنیم کہ با حاجب و دربان باشیم
ما نہ آنیم کہ بام و در و ایوان داریم

ما نہ آنیم کہ با مسند و بالین نازیم
ما نہ آنیم کہ سرداب و شبستان داریم

ما نہ زانیم کہ بدان پایہ کہ چون محتشمان
جامہ از قاقم و استبرق و کتّان داریم

ما نہ آنیم کہ یک شیوہ بآئین گیریم
ما نہ آنیم کہ یک کار بہ سامان داریم

خاکساران جہانیم و از اسبابِ جہان
بوریائے ست کہ در کلبۂ احزان داریم

جز نئے خامۂ و اوراق پریشان نبود
بیش و کم آنچہ بہ پیدا و بہ پنہان داریم

گاہ گاہے بسوے کلبۂ ما بار خرام
تا بہ بینی کہ چہ برگ و سر و سامان داریم

تو کبابِ برہ و شہد و شکر می جوئے
ما ہمان پارۂ نانے بسرِ خوان داریم

تو غلامان کمربستہ بفرمان خواہی
ما غلام خود و خود۔ گوش بفرمان داریم

ہم بیک حال بود بے سروسامانی ما
کہنہ ہرگز نشود جامۂ عریانی ما

عجز و افتادگی و طوع و رضا خواہی ہست
گر ز ما شیوۂ دیرینۂ ما خواہی ہست

افسر و تاج و کمربند و کلہ جائی نیست
جامۂ کہنۂ و دیرینہ ردا خواہی ہست

Marfat.com

قصر و بام و حرم و گنبد اگر خواهی نیست　　مسجد و منبر و محراب دعا خواهی هست

آن مے کوزہ فرنگ ست ندارم بجام　　بادۂ خمکدۂ صدق و صفا خواهی هست

شرح افسانۂ رومن نتوان جست ز ما　　ور دلاویز حدیث خلفا خواهی هست

ما مداواے تپ و درد ندانیم ولے　　گر ز رنجورے الحاد شفا خواهی هست

ما خرافات کهن یاد نداریم ولے　　گر ز ما سلسلۂ حدثنا خواهی هست

گفتۂ بیکن و دیکارٹ نداریم بیاد　　ور حدیثے ز رسول دوسرا خواهی هست

بے نوائیم ز ما فرۂ دنیا مطلب
آنچه در کیسه نداریم تو از ما مطلب

ما که با آن همه فرزانگی این چرخ حرون　　هیچگه پاے ز خلوت نه نهادیم برون

ما که از جاے نرفتیم بصد جور و جفا　　که بیکبار رفت ز دست فلک سفلۂ دون

تا چه پیش آمده باشد که بیکبار ز ما　　رفت تمکین و قرار و خرد و صبر و سکون

تا چه پیش آمده باشد که ز هر گوشۂ ملک　　برسیدیم سراسیمه با این حال زبون

درد ز اندازه گذشت و بلغ السیل زباه　　رفت سررشتۂ صبر از کف و للدهر فنون

بار این غم که ز ما تاب شکیبائی برد　　خود به بینید که چند است و مپرسید که چون؟

چند در سینه توان داشت نهان شعلۂ غم　　خوش بود صبر ولے خود نتوانیم کنون

شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کے

جمع اسلام که صیتش بدیار افتادست　　حالیا با غم و دردش سر و کار افتادست

آن که در معرکه تاج از سر قیصر بربود　　دست و بازوش بیکبار ز کار افتادست

آن که چون مهر جهانتاب بعالم می تاخت　　خاک رہ گشته و در راهگذار افتادست

آن که صد قلعۂ روئین به یکے حمله کشود　　حالیا از همه سو خوار و نزار افتادست

Marfat.com

دست و سرِ پنجۂ آن شیر ژیان رفت ز کار
تهمتن در تنگ چه آمد و خوار افتاد است

آن که در پیکر صد مرده همی جان بدمید
هست بر بستر بیماری و زار افتاد است

آن عزیزی که جهانیش همی داشت عزیز
حالیا خستۂ و آوارہ و خوار افتاد است

مرغ خوش زمزمه را کار بصیاد افتاد
دامن شاهد گل در کفِ خار افتاد است

می نه بینی که نژاد عرب و آل لوی
خوار و سرگشته بهر شهر و دیار افتاد است

دست هر سفله بغارتگریش گشته دراز
همچو بغداد که در دست تتار افتاد است

ورق دفتر عباس بتاراج برفت
اختر فاطمیان خود ز مدار افتاد است

کاروان رفتۂ و اندازۂ جاهش پیداست
زان نشانها که بهر راه گذار افتاد است

آسمان از حرکت ماندۂ و اختر ز مدار
مهر گم گشت و جهان تیره و تار افتاد است

وین عجب بین که باین فتنۂ و آشوب بلا
هر کس از ما بهمان خواب و خمار افتاد است

سنگ میبارد و در خواب خوش اند اهل حصار
رخنها در کمر و پایۂ حصار افتاد است

علما را همه پیکار و نزاع ست گزو
آتش فتنه بهر شهر و دیار افتاد است

امرا را که بود نیروی ما از دم شان
کار با بربط و رود و دف و تار افتاد است

بلکه نالیم؟ و به پیش که بفریاد رویم؟
کار ما با فلکِ عربده کار افتاد است

ننگ باشد که به پیش شه و درویش شویم
همت آنست که خود چاره گر خویش شویم

در چنین حادثۂ صعب که بر ما افتاد
چاره آن نیست که از عهد کهن داری یاد

چاره آن نیست که بر رسم کهن طرح نهی
مکتب و مدرسه ها در همه اطراف و بلاد

تا چه سودت دهد آن فلسفۂ عهدِ قدیم
تا چه سودت دهد آن هیئتِ پارینه نهاد

از عناصر سه و شصت آمده اینک بشمار
تو همان در گروِ آتش و آبستی و باد

تا چه سودت دهد آن شیوۂ تعلیم قدیم
که برویت درِ رزقے نتوانست گشاد

این نه خواری بود آخر که پس از کسب علوم | از ره وعظ بدریوزه برآئی ناشاد
عامیان را بفریبی و بصد حیله و فن | آش و نانے بکف آری که شود توشه و زاد
یا که با همچو خودی بحث و جدل سازدهی | وان نزاع تو شود مایۂ هرگونه فساد
یا که چون خلوتیان پاے بدامن بکشی | تا بدانند کز اقطاب شدی یا اوتاد
دستِ بالاست هر آئینه ز زیرین بهتر | این حدیث نبوی هست ترا رفته زیاد
نبود جز بکفافِ تو نگر هدیه و نذر | نبود حاصلِ بحثِ تو مگر کبر و عناد
نتوانی که خود از گوشه برآئی وانگه | عرض اسلام کنی در همه امصار و بلاد

خود بفرماے، کزین مشغله مقصود چه بود
گر وجود تو زیان نیست بگو سود چه بود

اے که بر مائدۂ یورپ مهمان باشے | حیف باشد اگر از جملۂ ایشان باشی
حیف اگر از اثرِ فلسفۂ مغربیان | منکر فلسفۂ سنت و قرآن باشی
مسمر از شعبدۂ جلوه دهِ سحر بنهی | منکر معجزۂ موسی عمران باشی
گفتۂ سولن و آئین جهانبانے او | بر زبان داری و بیگانه ز نعمان باشی
از هنیبال صد افسانه و دستان گوئی | جاهل از معرکۂ فاتحِ ایران باشی
قیصران را همه یک یک بشماری ز آنها | بیخبر از عمر و حیدر و عثمان باشی
از خداوند جهان، یاد نیاری گاهے | روز و شب خود بپرستاری سلطان باشی

ور بپرسی که درین کار چه تدبیر بود
دین و دنیا بهم آمیز که اکسیر بود

گرچه این مرحله دشوار گذار افتادست | پاے رفتار درین راه به خار افتادست
دین و دنیا بهم آمیختن آسان نبود | گوئیا کشتی گرداب، دو چار افتادست
نسبت فلسفه و شرع بدان مے ماند | که خزان در عقبِ بادِ بهار افتادست

Marfat.com

حل این مشکل اگر خواہی - از ندوہ بخواہ — او کشاید گرہے را کہ بکار افتادست

حکمت و شرع درین جا بہم آمیختہ اند — نمک و بادہ درین میکدہ یار افتادست

عقل را نیست سر عربدہ اینجا باطل — پنبہ را آتشی این جا بہ شرار افتادست

شبلی آہنگ دعا کن کہ سخن گشت دراز — گرچہ دانم کہ قلم سحر نگار افتادست

ہان بدرگاہ خدائے دوجہان روی بنہ — کہ نم رحمت او برگل و خار افتادست

مے تواند اثر قدرت او داد - امان — خرمنے را کہ بہر گوشہ شرار افتادست

صدرہ افتاد کہ طوفان زدۂ از کرمش — رستہ از لطمۂ موج و بہ کنار افتادست

صدرہ افتاد کہ فیض کرمش جان بدمید — مردۂ را کہ در آغوش مزار افتادست

اے خداوند جہان رحم بفرما برما — کہ چو ما بر در فیض تو ہزار افتادست

طرح انجام مرا نیز چو آغاز انداز

اے خدا۔ ہان نگہ لطف بما باز انداز

اس ترکیب بند کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور پہلے بطور تمہید کے مختصر سی تقریر کی جو باوجود اختصار کے پر معنے اور نتیجہ خیز تھی اثنای تقریر مین حال کے مصنفین اسلام کی کمزوریون کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ یہ لوگ اپنے شوق تصنیف مین اکثر جادۂ مستقیم سے دور جا پڑتے ہین جن اُمور کی قابل وثوق سند سلف صالحین کی مہتم بالشان مصنفات سے بآسانی مل سکتی ہو۔ انمین بھی مصنفین مغرب سے استفادہ کرتے اور سیل صاحب کا ترجمۂ قرآن کھول بیٹھتے ہین۔ جو بڑی خطرناک لغزشون کا موجب ہوتا ہے ایسے ہی عام مسلمانونکی یہ فاش غلطی بھی قابل مواخذہ اور اصلاح طلب ہے کہ اُنھون نے قرآن شریف جیسے حادی اور مکمل دستور العمل سے اسکا مدعاے اصلی حاصل کرنے کے بجاے اسی جھاڑ پھونک تک محدود کر رکھا ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے اپنے تذکرۂ سفر کے ضمن مین آجکل کے تعلیم یافتہ نوجوانونکی

Marfat.com

افسوسناک حالت اُنکے مذہبی معلومات اور دینداری وغیرہ مین بالکل تہی دست اور
کورے ہونے کا نقشہ کچھ اس انداز سے کھینچا کہ بے اختیار رونا آتھا تھا اور لطف یہ تھا
کہ واقعات کی تلخی نے تعلیم یافتہ نوجوانون پر کوئی بُرا اثر نہین پیدا کیا۔
پھر فرمایا" ہماری کیا پوچھتے ہو؟ یہان تو وہ نشۂ عشق ہے جسکو زمانے بھر کی ترشیان دور
نہین کرسکتین اور اب اِس گئے گذرے وقت مین جسکے سرور کی یہ کیفیت ہو اسکے زبردست
ہونے مین کسکو کلام ہو سکتا ہے" اسکے بعد آپنے موثر الفاظ مین دعا مانگی اور ۱ہی پر ۱۱ بجے
کے قریب اجلاس اول کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس دوم

۲½ بجے سے ۴½ بجے تک روز پنجشنبہ ۶۔ رجب ۱۳۲۰ھ

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور

معمول کے موافق سب سے پہلے قاری میران شاہ صاحب نے قرآن مجید کی چند آیتین
تبرکاً تلاوت کین۔ اِسکے بعد مولوی عبد الرحمن صاحب مدرس عربی اسلامیہ سکول راولپنڈی
نے اپنا قصیدہ عربیہ پڑھا۔ اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور
نے مسلمانان ہند کی ضرورتون پر اپنا مفید اور قابل دید مضمون پڑھا جو توجہ کے قابل ہی

مضمون مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

سران امرتسر و اعیان پنجاب! میری آجکی گزارش کا موضوع مسلمانان ہند کی ضرورتین ہین

اور مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ آجکل مسلمانان ہند بحیثیت قوم کیا کیا ضرورتین رکھتے ہین - ندوۃ العلما کے تعلقات اگرچہ پنجاب کے ساتھ ابتدا سے ہین تاہم اُسکا اجلاس اِس صوبے مین اول مرتبہ ہوا ہے اور کثرت سے ایسے لوگ ہونگے جنھون نے اوّل مرتبہ اسکا ذکر سنا ہوگا - محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے کئی اجلاس لاہور مین ہو چُکے ہین انجمن حمایت اسلام کا غلغلہ بلند ہے - محمدن کالج علی گڑھ کی صدائین گونجتی رہتی ہین ایسی حالت مین ذہنون مین ایک گونہ تشویش کا ظہور اور دلون مین یہ سوال پیدا ہونا حق بجانب ہی کہ آخر ہم کس کس کیطرف توجہ کرین ؟ کس کس کو پکڑین ؟ کیسکو چھوڑین ؟ آیا یہ سب ضروری ہین یا بعض فضول اور بعض ضروری ؟ آیا اِنکے مقاصد (جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے ایک دوسرے کے متضاد ہین یا یہ ہے کہ بعض کسی قومی خدمت کو ادا کر رہے ہین اور بعض کسیکو ؟ - اِسی تشویش کو رفع کرنے کے واسطے مین نے مذکورہ بالا موضوع اختیار کیا ہے

انسان کی ضرورت بلحاظ اُسکے حالات کے مختلف ہوتی رہتی ہے - موسم سرما ایک قسم کی ضرورتین ساتھ لاتا ہے - گرمیون مین دوسرے قسم کی پیش آتی ہین صحت کی ضرورتین اور ہین مرض کی اور - علی ہذا القیاس اس اصول کے مطابق اول مسلمانان ہند کی حالت پر ایک نظر ڈالنی چاہیے اُسکے بعد ضرورتین منقح کرنی چاہئین - اس زمانے مین ہماری حالت خصوصی یہ ہے کہ ہم ایک شایستہ طاقتور - امن وانصاف دوست اور آزادی پسند گورنمنٹ کے زیر سایہ ایک ایسے ملک مین آباد ہین جسمین مختلف مذاہب کی پابند مختلف قومین سکونت پذیر ہین - اُن قومون مین سے اکثر قومین (جو مسلمانون سے تعداد و ثروت مین زیادہ ہین) نہایت کوشش کے ساتھ اپنی ترقی مین سرگرم ہین اور جوش ترقی مین دوسری قومون کے کچل جانے یا پس جانے کی اُنکو پروا نہین مسلمان مغربی تعلیم مین اور قومون سے پیچھے رہ چکے ہین - ہندوستان کی وسعت نے ایک صوبے کے مسلمانون کو دوسرے صوبے کے مسلمانون سے بہت دور کر دیا ہے اور جن لوگون نے مختلف صوبون کے

Marfat.com

مسلمانونکی حالت بنظر غور دیکھی ہے وہ اِس امر کو خوب جانتے ہین کہ بلحاظ خیالات کے پستی و بلندی اور وسعت و تنگی کے اُنمین صاف و صریح فرق پایا جاتا ہے مسلمانون کی اخلاقی - تمدنی اور مذہبی حالت پست ہے اور روز بروز گرتی جاتی ہے - عموماً قوم کے خیالات پر افسردگی چھائی ہوئی ہے اور پست ہمتی اور غفلت اُنکی رگ و پے مین سرایت کرگئی ہے - مجکو یقین ہے کہ اِن حالتون کے واقعی تسلیم کرنے مین کسی صحیح دماغ شخص کو تامل نہ ہوگا - حالات بالا مین سے ہر ایک حالت نے جداگانہ ضرورت مسلمانون کے واسطے پیدا کی ہے اور جبتک وہ کل ضرورتین پوری نہ ہون قومی حالت درست نہین ہوسکتی - اِن ضرورتونکی دو بڑی قسمین ہوسکتی ہین دینی اور دنیوی -

دنیوی ضرورتون کو لیجیے - گورنمنٹ کے جواوصاف مین نے اوپر عرض کیے اُنمین ہر ایک کا ایک مقتضا ہے اُسکی شایستگی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رعایا کے طبقون مین سے وہی طبقے ترقی و عروج پائین جو شایستہ بنین اور جس قدر اُنکی شایستگی ترقی کرے اُسی قدر اُنکی عزت اور عروج مین ترقی ہو - اُسکی انصاف پسندی مضبوطی سے کہہ رہی ہے کہ میری نظر مین رعایا کے سب افراد مساوی ہین جو اپنے آپ کو مستحق بنائے وہ اپنا حق لے ایک کا حق دوسرون کو دینا (جسکا دوسرا نام رعایت ہی) ممکن نہین - اُسکے امن دوست ہونیکا یہ حکم ہے کہ سب لوگ امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرین اور رعایا کے کل افراد اُس قانون کا اپنے آپ کو پابند کرلین جو امن خلائق کے واسطے موضوع ہے اور بالآخر اُسکے قوی اور زبردست ہونے کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنے ان اصولون کو (جو انصاف پر مبنی ہی) منواکر چھوڑینگے اور جو روک اُنکی راہ مین پیدا ہوگی وہ صاف کردی جائے گی

دوسری قومون کی سرگرم کوشش ترقی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اگر اُنکے قدمون کے نیچے پسنا نہین چاہتے تو خود بھی میدان ترقی مین مردانہ آئین اور دلیرانہ اُنکا مقابلہ کرین اگر یہ نہ ہوگا تو ہمارا کچل جانا لازم ہے کیونکہ نہ ہم مین اتنی قوت ہو کہ ہم اُنکی ترقی کو روکین نہ گورنمنٹ

Marfat.com

کی انصاف پسندی ایک قوم کا دوسری قوم کی ترقی مین بارج ہونا گوارا کر سکتی ہی مغربی شایستگی حاصل کرنے دنیوی مناصب و سربلندی کا اہل بننے اور ہمسایہ قومون کا ترقی مین مقابلہ کرنے کے واسطے مغربی تعلیم و تربیت کا حاصل کرنا لازم ہے اور بدون اسکے ہمکو یہ باتین نصیب نہین ہوسکتین اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی تعلیم و تربیت ہماری قومی ضرورتون مین داخل ہی۔ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد زیادہ تر اسی ضرورت پر ہے انجمن حمایت اسلام لاہور کے مقاصد کا بھی ایک حصہ یہی ضرورت ہی۔ محمدن کالج علی گرڑھ بھی ٹھیک اُنھین اصول پر قائم کیا گیا ہے جو اس ضرورت کو پورا کرنے والے ہین۔ جو لوگ تعلیم کے نبض شناس ہین وہ کالج مذکور کے تعلیم و تربیت مغربی کی خوبی تسلیم کر چکے ہین۔

بزرگان من! "مغربی شایستگی اور انگریزی تعلیم" یہ الفاظ اسقدر زبان زد ہین کہ بظاہر اُنکے مفہوم مین کسی تشریح کی گنجایش نہین معلوم ہوئی لیکن افسوس ہے کہ واقعات اور حالات اِسکے خلاف شہادت دے رہے ہین اور میرے ناچیز خیال مین ابھی اصلی مغربی شایستگی اور تعلیم کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کہنے اور سننے کی حاجت ہے۔

اہل یورپ کی شایستگی پر غور کرنے سے ہمین صاف دو پہلو نظر آتے ہین ایک اخلاقی اور کاروباری پہلو اور یہی اُنکی ترقی کا اصلی سبب ہی۔ دوسرا پہلو آرایش و آسایش کا ہی اور یہ فروعی ہے اُنکے اخلاق کو دیکھیے تو اُنمین وہ اخلاقی جرأت اور جوانمردی پائی جاتی ہے جسکے ذریعے سے وہ حسد و کینہ وغیرہ خوفناک اور زبردست دشمنون کو مغلوب رکھتے ہین اُسکی وجہ سے اُنکو اپنے نفسون پر قابو ہے اور کبھی قوت انتقام اور غصہ کو اپنے اوپر غالب نہین آنے دیتے۔ اخلاقی صفات کی ممارست اور پابندی سے اُنکے نفوس مین وہ بلندی اور دلون مین ایسی وسعت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ذاتی نفع اور ذاتی دولت کو قومی مقاصد پر قربان کر دینے کے لیے ہمہ وقت تلے ہوے ہین وہ دنیا کے تمام حصون بکھرے ہوے ہین۔ پہاڑونکی چوٹیون پر۔ زمین کی تہ مین۔ مواج سمندرون مین گنجان جنگلون

Marfat.com

ہین اور دور دراز جزیرون مین پھیل رہے ہین تاہم یہان ہین حب وطن مین چور ہین
اور محبت قومی مین سرشار اور جس حال مین ہین ملک و ملت کی خدمت اُنکے دل سے لگی
ہوئی ہے۔ اُخوت و ہمدردی دلون مین جوش زن ہے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتا ہے
اور جسپر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بھروسے کا اہل ثابت کرتا ہے اُمین جتنے
ضعیف ہین اُنکا ضعف اُنکی قوت کا باعث ہے۔ جتنے قوی ہین وہ اپنی قوت کا شکریہ
ضعیفونکی رضا جوئی اور مدد کو سمجھتے ہین۔ اُنکی غیرت وحمیت اُنکو اپنے بل پر بھروسہ کرنا
سکھاتی ہے اپنی عزت کی حفاظت کرنے کا سبق دیتی ہے۔ اُنکے کاروبار کی عادت
اُنکو ڈیوٹی اور فرض منصبی کے ادا کرنے پر مضبوط کرتی ہے۔ جب فرض منصبی کا تقاضا ہو تو
کھڑے کھڑے جان دیدینا اُنکے نزدیک ادنیٰ بات ہے۔ کام کے خاطر وہ کسی مصیبت سے
منھ نہین موڑتے کسی وقت سے نہین ڈرتے۔ اُنکو ذاتی آسایش اور ذاتی نفع کا خیال کبھی
ڈیوٹی کے بجالانے اور فرض منصبی کے ادا کرنے سے نہین روک سکتا۔ وہ جس کام مین
ہاتھ ڈالتے ہین پوری تندہی۔ زندہ دلی اور کوشش سے اُسکو انجام دیتے ہین۔ دقتون سے
گھبراتے نہین مشکلات سے بد دل نہین ہوتے۔

اب دوسرے پہلو پر لحاظ کیجیے یعنی آرایش و آسایش پر۔ آرایش کا یہ عالم ہے کہ
اُنکے مکان پری خانے بنے ہوئے ہین۔ ہر ایک باغ اور باغیچہ رشک عروس ہے لباس
مین نئی نئی دلکش تراش وخراش روزانہ ہوتی رہتی ہین۔ سواریان کیسی کیسی دلفریب ہین۔
غرض اُنکے استعمال کی جس چیز کو دیکھیے دلکش اور دلربا نظر آئے گی۔ آسایش کے سامان
بھی انتہا کے راحت رسان اور آرام بخش ہین جہان تک انسان اس دارمحن کو اپنے
کوشش سے آرامگاہ بنا سکتا ہے وہان تک اہل یورپ نے اُسکو بنا لیا ہے انتہا یہ ہے
کہ علم وحکمت کی بڑی غایت یہ قرار پاگئی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی آسایش اور راحت کے
سامان بہم پہونچائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمنے مغربی شایستگی کا کونسا پہلو سیکھا اور

آیا اُنکی اخلاقی شائستگی حاصل کی ہے؟ کیا ہمنے اخلاقی جرأت اور جوانمردی اُنسے سیکھی ہے؟ جسکی وجہ سے کینہ حسد اور خود غرضی ہمارے سینون مین مضمحل اور پست ہوگئی ہو۔ کیا صفائے اخلاق کی قوت سے اپنے نفسون پر ہم حاکم ہوگئے ہین کیا ہمنے قوت انتقام اور قوت غضب کو قابو مین کر لیا ہے؟ کیا عمدہ اخلاق کے نشو و نما سے ہمارے دلون مین وسعت ارادون مین بلندی اور سینون مین اولوالعزمی پیدا ہوگئی ہے جسکے مبارک اثر سے ہم ذاتی نفع ذاتی عزت۔ ذاتی آسایش اور ذاتی مال و دولت کو قوم اور ملک پر فدا کر دینے پر قادر ہون کیا ہمارے امیرون کو شبستان عیش مین۔ اہل حرفہ کو کاروبار مین۔ ملازمین کو اپنی مصروفیت مین۔ نوجوانون کو جوانی کی اُمنگ مین۔ بڈھون کو بڑھاپے کے سکون مین۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک کو ہر ایک حالت مین قوم کا درد۔ قوم کی مصیبت۔ قوم کی تباہی بے چین اور بیتاب کر رہی ہے؟ کیا ہمارے دلون مین اُخوت اور یگانگت کی گرمی ہے؟ کیا ہم ابنائے وطن کی محبت مین چور ہین؟ کیا ہم قوم کی الفت مین سرشار ہین؟ کیا ہم آپسمین ایک دوسرے پر اعتماد رکھتے ہین؟ کیا جسپر اعتماد کیا جائے وہ اُس اعتماد مین پورا اُترتا ہے؟ کیا اخلاقی قوت نے ضعیفون کے ستانے کو اور اُنکے مال و دولت سے متمتع ہونے کو ہماری نظر مین ایسا گندہ اور ذلیل کر دیا ہے کہ ہم اُس سے بیزار ہون اور اُسکو مردانگی کے خلاف جانتے ہون؟ کیا ہماری غیرت و حمیت ہمکو اپنی قومی عزت کی حفاظت پر اُبھارتی اور قومی ذلت کے دیکھنے پر بیتاب کر دیتی ہے؟ کیا ہم مین سلیف ہیلپ ہے؟ کیا ہم مین سلف ریسپکٹ ہے؟ عام حالت اور اکثر کی کیفیت دیکھتے ہوئے ضرور ان تمام سوالون کا جواب نفی کے پیرایے مین دیا جائے گا۔

کاروبار کے متعلق ہمنے اہل یورپ سے کیا سیکھا ہے؟ کیا ہمنے جفاکشی اور چستی سیکھی؟۔ کیا ڈیوٹی کا حق جوانمردانہ ادا کرنا سیکھا؟ کیا کام کی خاطر مصیبت کے دریا مین مردانہ در آنا سیکھا؟ کیا کام پر ذاتی آسایش اور ذاتی نفع کو قربان کر دینے کا سبق حاصل کیا؟ کیا دشمنون سے

Marfat.com

نہ گھبرانے اور مشکلات سے نہ جھجکنے کا گر اخذ کیا؟ کیا کام کو محض کام کے خاطر زندہ دلی اور پوری تن دہی سے کرنا ہمکو آگیا جسکی وجہ سے ہم کام کے روکھے پھیکے پن سے گھبرا کر اُسکو چھوڑ نہ بیٹھا کرتے؟ کیا ہمنے یہ اصُول اُنسے لیا کہ جتنا کام مشکل ہو اُس سے اُسی قدر حوصلے سے لپٹو اور جس قدر کام بے لطف اور بدمزہ ہو اُسی قدر اُسکو ہمت و استقلال سے برتنے سے پُر لطف اور بامزہ بنالو؟ کیا ہمنے اصُول پسندی اور قاعدے کی پابندی مین اُنکی تقلید کی؟ کیا ہم مین کفایت شعاری کی عادت پیدا ہوئی؟ کیا ہمنے وقت کی قدر و قیمت پہچاننے مین اُنکی پیروی کی ہے۔ کیا ہم بیکاری سے کانپتے ہین؟ کیا کام کی تشنگی ہم اپنے دلون مین پاتے ہین؟ غالباً کوئی انصاف پسند بزرگ مجکو ملامت نہ کرینگے اگر مین مستثنیات کو نظر انداز کرکے اِن سوالون کے جواب مین بھی نہین کہدون۔

کیا ہمنے اُنسے الگ تھلگ آراستہ کوٹھیون مین رہنا سیکھا ہے؟ آرایش مکان مین قدم قدم پر اُنکی تقلید کی ہے؟ اور اُسکو ضروریات زندگی مین داخل مانا ہے؟ لباس مین نیکٹائی سے بوٹ کے فیتے تک اُنکا فیشن اختیار کیا ہے؟ گفتار و رفتار مین اُنکے قدم بر قدم رکھا ہے؟ کھانے پینے. سونے جاگنے مین اُنکی روش سیکھی ہے؟ آسایش کا ہلکا سا خاکہ اُتارا ہے؟ خلاصہ یہ کہ جہان تک ہمسے ہوسکا ہے ہمنے آرایش و آسایش مین اُنکی پیروی کی ہے۔ مجکو امید ہے کہ ان سب سوالون کا جواب اثبات کے پیرایے مین دیا جاے گا۔

اِس تمام بحث مین حاشا مین عموماً الزام دہی پر آمادہ نہین ہون لیکن افسوس ہے کہ اکثر کی حالت یہی ہے اور حکم اکثر کے لحاظ سے ہوتا ہے شاذ کا وجود عدم کے ہم پہلو مانا گیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اہل یورپ کی آرایش دولتمندی و فارغ البالی کے اثر سے اور آسایش محنت کی وجہ سے جو شایستگی دولتمندی کے ساتھ ہو اُسکا لازمی ہے کہ انسان اپنے کھانے پینے پہننے غرض اپنی کل ضروریات مین صفائی او رستھرائی کو

Marfat.com

ملحوظ رکھے اُسکے برتنے کی کل چیزین نفیس و بیش بہا ہون محنت کے بعد آدمی کو آرام مرغوب ہوتا ہے۔ محنت کے تکان دور کرنے اور مزید کام کے واسطے تازہ دم ہونے کے لیے آرام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل یورپ کام کر کے آرام کرتے ہین اور آرام کر کے کام کے واسطے مستعد ہو جاتے ہین۔ ہماری حالت اِسکے بالکل برعکس ہی ہمکو اوج موج کی ہوا بھی نہین لگی۔ دولتمندی خواب مین نہین دیکھی لیکن آرایش مین یورپ کا مقابلہ کرنے پر مٹے ہوئے ہین۔ محنت کا نام بھی نہین لیا۔ میدان ترقی کے طے کرنے مین پسینہ کا ایک قطرہ بھی ہماری پیشانی سے نہین ٹپکا تاہم آغاز منزل ہی مین کم کھو کر اور حوصلہ پست کر کے آرام کے لیے بیٹھ رہے۔ اہل یورپ اپنی تمام ضرورتین مہیا کر چکے ہین۔ اپنی ضرورت سے بہت زیادہ روپیہ کما لیا ہے تب آرایش و زیبایش کیجانب مائل ہوئے ہین۔ یہان یہ عالم ہے کہ قوم کی ساری ضرورتین ادھوری پڑی ہین ملک کے کل کام ناقص ہین۔ ہمنے اپنی ذاتی ضرورت کے مطابق بھی دولت نہین پیدا کی تاہم آرایش آسایش کا خیال ہمارے دماغون مین راسخ ہو گیا۔ کیا تماشا ہے کہ باپ اپنی عزت اور اپنی جائداد پر قرض لیکر صاحبزادے کو دے اور وہ اُس سے ولایتی رنگ رلیان منائین۔

بیان بالا سے یہ ثابت ہو گا کہ مغربی شایستگی مین جو اصلی چیز تھی وہ ابھی ہمنے نہین لی فروعی باتین لے لی ہین اور اُسکی وجہ شاید یہ ہے کہ اُسکا حاصل کرنا مسلسل جانکاہی اور لگاتار جانفشانی پر موقوف ہی اور ہم مین ابھی پچھلی آرام طلبی اور سہل پسندی کا اثر باقی ہے جو ہمکو محنت کی راہون سے بچا کر تن آسانی کی ترغیب دیتا ہے مغربی شایستگی کے دلفریب اور ہوش رُبا جلوون مین ثابت قدم رہکر اصل مقصود تک پہونچ جانا صبر و استقلال اور دلیری پر منحصر ہے اور یہ اوصاف اُس وقت تک ہم مین نہین آسکتے جب تک کہ ہماری اخلاقی حالت مضبوط اور استوار نہ ہو۔ اگر ہم اُس زمانے کی حالت کو جبکہ مغربی شایستگی کے آفتاب کی کرنین اوّل اوّل ہمارے دماغون مین پڑین اور نئی روشنی کی صبح

Marfat.com

طالع ہوئی اِس زمانے کی حالت سے جبکہ آفتاب مذکور اپنی آب و تاب سے نگاہون کو خیرہ کر رہا ہے مقابلہ کرین تو واضح ہو جائے گا کہ جو علمی فائدے اپنی ذات اور اپنے ملک کو اس تعلیم سے اُن لوگون نے پہونچایا جو اپنے یہانکی تعلیم (جو طبیعت مین سکون و وقار پیدا کرتی ہے) کے اثر سے مستقل مزاج اور ثابت قدم تھے وہ فائدہ وہ لوگ نہین اُٹھا سکتے جنکے دل و دماغ کو اس موج خیز سمندر مین قائم رکھنے کے لیے کوئی لنگر نہین ہے۔ مثال کے لیے سر سید احمد خان اور سالار جنگ اوّل کا نام کافی ہے۔

مین نے جس مغربی شائستگی کو داخل ضروریات قومی قرار دیا ہے وہ اصلی ہی نہ فروعی اب دینی ضرورتون کو لیجیے۔ ضرورت کی تنقیح کے واسطے اول ایک نظر اپنی مذہبی و اخلاقی حالت پر ڈالنی چاہیے۔ مین نے مذہبی اور اخلاقی حالت کو ایک سلسلے مین لیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسلام اخلاق سے جُدا نہین۔ سورہ جمعہ کے ابتدا مین خداوند تعالےٰ فرماتا ہے "اللہ وہ ہے جسنے ان پڑھون مین ایک رسول منجملہ اُنھین کے بھیجا جو اُنکے سامنے اللہ کی آیتین پڑھتا ہے اور اُنکو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے" مفسرین لکھتے ہین کہ اس آیت مین پاک کرنے سے مراد اخلاق رذیلہ سے پاک کرنا ہے اور حکمت کے معنے طریقہ سنت کے ہین جو عین اخلاق تھا۔ آنحضرت نے اپنے مبعوث ہونے کی غرض و غایت اخلاق نیک کی تکمیل مین منحصر فرمادی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ "مین صرف اسلیے بھیجا گیا ہون کہ برگزیدہ اخلاق کی تکمیل کرون" جو احادیث پاکیزگی اخلاق کے بارے مین آئی ہین وہ صاف کہہ رہی ہین کہ ایمان و اخلاق اسطرح باہم وابستہ ہین کہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرنا ممکن نہین۔ چنانچہ ارشاد ہی " اسلام خلق نیک ہی۔ کمال ایمان حُسن خلق ہے دین کی خوبی اخلاق کی خوبی سے ہی۔ عبادت سے حسن خلق افضل ہے۔ ایک بندہ آخرت مین حسن خلق کی بدولت بڑے بڑے درجے پائے گا جو لحاظ عبادت کمزور ہو گا اور ایک بندہ خلق کی برائی کی وجہ سے جہنم کے سب سے نیچے طبقے مین پہونچے گا حالانکہ وہ بڑا عابد

Marfat.com

ہو گا۔ اعمال مین سب سے بہتر عمل نیک خُلق ہے بد خُلق کی برائی عمل کو اسطرح فاسد کر دیتی ہے جسطرح سرکہ شہد کو۔ اخلاق کا اچھا ہونا محبت آلہی کی دلیل ہے اور بداخلاقی بغض آلہی کی حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ "آپنے جب کبھی خطبہ پڑھا یہ ضرور فرمایا جسمین امانت نہین اُسکا ایمان نہین اور جسمین عہد کی پابندی نہین اُسکا دین نہین" حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ "تم کسیکی نماز پرمت جاؤ کسیکے روزے پرمت جاؤ مگر یہ دیکھو کہ وہ جب بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہو اور جب امین بنایا جاتا ہے تو امانت ادا کرتا ہے اور جب دنیا مین مبتلا ہوتا ہے تو پرہیز گار رہتا ہے" جب ایمان و اخلاق مین اسطرح چولی دامن کا ساتھ ہے تو اُن دونون کے ایک ہی سلسلے مین گفتگو کرنا ضروری ہے۔

اوّل عبادات کو لیجیے۔ مقام تاسف ہے کہ کثرت سے مسلمان ایسے ہین جو ہر قسم کی عبادت کے تارک ہین سنت اور نفل ایکطرف فرض و واجب بھی کبھی ادا نہین کرتے اکثر جدید تعلیم یافتہ لوگون مین یہ خیال رائج ہے کہ عبادت مین ارکان ظاہری کی پابندی کی کوئی ضرورت نہین صرف دل کا خیال کافی ہے" لیکن ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے خدا اور اُسکے رسول کے کلام مین اس درجہ نماز اور روزے وغیرہ کو بہیئت کذائی ادا کرنیکی تاکید ہے کہ ہرگز ذہن مین یہ نہین آسکتا کہ اسلام محض خیال دلی کو عبادت کے دامن کافی سمجھتا ہے اور ارکان ظاہری سے بے پروا ہے۔

جو مسلمان پابندی سے عبادت کو ادا کرتے ہین اُنکی حالت (بلحاظ اکثر) یہ ہے کہ وہ محض شکل اور ہیئت کذائی پر قانع ہین جو چیز اُن عبادات کی جان ہے اُسکی طرف سے اُنکے دلون مین بے پروائی اور کم توجہی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ظاہری عبادت اُنکی اخلاقی حالت اور نفس کی پاکیزگی پر کچھ اثر نہین ڈالتی۔ ہدایت اسلام کا یہ منشا ہے کہ عبادت مین ظاہری ارکان کی پابندی کے ساتھ اُنکے روحانی پہلو کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً نماز کی نسبت کلام مجید مین ارشاد ہے "یقینی فائز المرام ہوئے وہی اہل ایمان

Marfat.com

جو نماز دلی عاجزی کے ساتھ ادا کرتے ہین" حدیث مین ہے "جو شخص دلی عاجزی سے نماز ادا نہ کرے اُسکی نماز ادا نہین ہوتی۔ جس شخص کی نماز اُسکو بیحیائی کے کامون سے اور بُری باتون سے نہ روکے اُس نماز سے سوائے خدا سے دوری کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا" یہی مطلب کلام مجید مین یون ادا فرمایا ہے "نماز بیحیائی اور بُری باتون سے ضرور روکتی ہے" ہم نماز پڑھتے ہین مگر وہ نماز بُری باتون سے نہین روکتی تو معلوم ہوا کہ نماز اللہ پاک کے حکم کے مطابق ادا نہین ہوتی۔ امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ حضور قلب نماز کی جان ہے اگر پہلے تکبیر کہنے کے وقت حضور قلب ہوگا تو کہا جائیگا کہ جان کی رمق باقی ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ نماز مردہ ہے۔ جسقدر حضور قلب سے نماز ادا کروگے اُسقدر ارکان نماز مین روحانی تازگی پیدا ہوگی" روزے کا حال سُنیے۔ روزہ دار کو جہان کھانے پینے کی ممانعت ہے وہان یہ بھی ارشاد ہے کہ "جھوٹ چغلی غیبت اور نظر بد سے اور جھوٹی قسم سے بچین" اسیوجہ سے ارشاد ہے کہ "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہین کہ جنکو روزے سے سوائے پیاس کے کچھ ہاتھ نہین لگتا اور بہت سے رات رات بھر جاگنے والے ایسے ہین جنکو شب بیداری سے سوائے جاگنے کے کچھ نصیب نہین ہوتا" امام غزالی نے لکھا ہے کہ اُس سے (یعنی روزے سے) مقصود اصلی یہ ہے کہ نگاہ کو زبان کو کان کو غرض جملہ اعضائے ظاہری و باطنی کو گناہ سے روکا جائے۔ روزہ کھولنے کے وقت اناب شناپ نہ کھایا جائے۔ افطار کے بعد یہ قلق رہے کہ آیا روزہ قبول ہوا یا نہین" حج کی نسبت کلام مجید مین فرمایا ہے "پس نہین چاہیے بے پردگی اور گناہ اور جھگڑا حج مین اور جو کچھ تم نیکی کروگے اللہ اُسکو جان لے گا اور توشہ ساتھ لو اور اچھا توشہ پرہیزگاری ہے اور اے اہل عقل مجھسے ڈرو" قربانی کے بارے مین یہ ارشاد ہے "خدا کے پاس اُنکے (یعنی قربانیون کے) گوشت نہین پہونچتے اور نہ خون پہونچتے ہین البتہ تمہاری پرہیزگاری اُس (خدا) تک پہونچتی ہے" اسی پر آپ تمام عبادات کو قیاس کر سکتے ہین۔ جو لوگ پابند

Marfat.com

عبادت ہین انمین اپنی طاعت گزاری اور بے گناہی کی پندار اس درجہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی حالانکہ حضرت سرور عالم نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو مین ایک اس سے بھی زیادہ بری بات کا اندیشہ تمہارے لیے کرتا یعنی خود پسندی

اب ایک نظر اخلاقی حالت پر ڈالیے۔ ہماری اخلاقی حالت جس درجہ زبون ہے اسکی بیان کے واسطے ایک دفتر درکار ہے۔ ابتدائے عہد مین مسلمان جیسے پاکیزہ اخلاق اور پاک باطن تھے ویسے ہی افسوس ہے کہ اب ہم برے اخلاق مین بدنام ہین۔ حضرت سرور عالم نے جتا جتا کر جن اخلاقی برائیون سے آگاہ کیا تھا انھین مین ہم مبتلا ہو گیے۔ اور تاکید کر کے جن بداخلاقیون سے احتراز کرنے کی ہدایت فرمائی تھی حیف کہ ہم انھین مین پھنس گئے۔ آپنے فرمایا تھا کہ "مجھکو اپنی امت سے کسی بات کا اندیشہ سوائے ضعف یقین کے نہین بچو باہمی فساد ڈالنے سے اسوجہ سے کہ وہ صفائی کرنے والا ہے۔ بچو تکبر سے اور بچو حرص سے اور بچو حسد سے اسلیے کہ یہ سارے گناہونکی جڑ ہین۔ کوئی قوم ہدایت یافتہ ہو کر اسوقت تک گمراہ نہین ہوتی جب تک کہ اسمین جھگڑا نہ پیدا ہو جائے۔ بحث اور جدال کو چھوڑ دو اسوجہ سے کہ اوسمین نفع بہت کم ہے اسلیے کہ ایک فریق کاذب ہو بس دونون فریق گنہگار ہوتے ہین (یعنی ایک جھوٹ بولنے سے دوسرا جھوٹ بلوانے سے) اپنے بھائی کی لغزش پر خوش مت ہو ورنہ خدا اسپر رحم کرے گا اور تمکو مبتلا کر دے گا۔ میری امت مین ان خدا پر حکم چلانے والونکے لیے تباہی ہے جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنتی ہے اور فلان دوزخی۔ مین جس بات کا اپنی امت کے لیے سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہون وہ پیٹ کا بڑا ہونا۔ نیند کی کثرت اور کاہلی اور یقین کا ضعیف ہو جانا ہے۔ تنگ دلی سے بچو تم سے پہلے امتین تنگ دلی کے سبب سے ہلاک ہوئی ہین۔ تنگدلی نے انہنے بخل کی ہدایت کی تو بخیل بنگئے۔ عزیزون کو چھڑایا تو چھوڑ دیا اور بدکاری کی ترغیب دی تو بدکار بن گئے۔ دو خصلتین مسلمان مین جمع نہین ہو سکتین بخل اور بدخلقی"

کلام مجید مین خداوند تعالے فرماتا ہے "اے اہل ایمان بہت سی بدگمانیون سے بچو

Marfat.com

اسلیے کہ بعض بدگمانیان گناہ ہین۔" ان ہدایتون کو سُنکر ہمکو اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔ ہر طبقہ
کو دیکھیے اور ہر حلقے کو جانچیے یقین کی قوت رکھنے والے اور مضبوطی سے اپنے اللہ کو پکڑنیوالے
(جو طمع و حرص کی ترغیبون سے مغلوب نہ ہون اور خواہشون کے کرشمون کے شکار نہون)
بہت کم نظر آئین گے۔ جھگڑونکا طوفان موجزن ہے جو بہت سی اخلاقی برائیون کا پیدا کرنے
والا اور بہت سے صفات نیک کا ڈبونے والا ہے۔ بھائیونکی رسوائی پر خوشیان منائی
جاتی ہین۔ موافقون کے لیے جنت کے دروازے مخالفون کے واسطے دوزخ کے پھاٹک
کھولدیے گئے ہین۔ پیٹ بڑھ گئے ہین۔ کاہلی نے جکڑ لیا ہے۔ تنگدلی نے حواس کو ایسا
مختل کر دیا ہے کہ نہ اپنی ہستی جنچتی ہے نہ دوسرونکی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاملات کی داستان سُنیے۔ اگر آزادی سے گفتگو کیجائے اور حق کو چھپایا نہ جائے
تو کہا جاسکتا ہے کہ معاملے کی صفائی اور مضبوطی ہمسے رخصت ہو چکی۔ ہم وعدہ کرتے ہین
خلاف کرنے کو۔ ہم عہد کرتے ہین توڑنے کو۔ ہمارے سارے حرکات و سکنات پر خودغرضی
فرمانروا ہے۔ قوم کو۔ ملک کو۔ وضع کو۔ غرض جو کچھ ہمکو مل سکے اُسکو اپنی غرض پر قربان کرنیکو
ہم آمادہ ہین۔ اخلاص عنقا ہو چکا۔ نفاق نے دلون پر سکہ جما لیا۔ قیامت یہ ہوئی کہ نئے
رنگ نے نفاق کو پالیسی کا لباس پہنا کر اور زیادہ خوشنما و دل آویز بنا لیا۔ آزادی و انصاف سے
غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ جدید رنگ مین معاملات کی صفائی اور خوبی کے لحاظ سے
باعتبار اکثر بہت کم تغیر ہوا ہے۔ ہیرایے البتہ بدل گئے ہین۔ پیرایون کے بدلنے سے غضب
یہ ہوا کہ وہ زمانے کی ہمرنگی کی سند لیکر اور زیادہ قوت کے ساتھ دلون کو مسخر کر رہے ہین
اخلاقی کمزوری نے راے اور قوت فیصلہ مین اتنا ضعف پیدا کر دیا ہے کہ راستبازی
اور صفائی معاملہ کے لیے جو تھوڑی بہت تکلیف اور دقت لازم ہے اُسکے متحمل ہونے
کی جرأت ہم نہین کر سکتے۔ نتیجہ یہ کہ ہم ہمیشہ ادہر ادہر پہلوون سے کام نکالنے کا فیصلہ کرتے
ہین۔ کاہلی کی عادت نے ہمسے ہمت و استقلال کو یک لخت سلب کر لیا ہے اور اسیوجہ سے

Marfat.com

ہمارے ارادون کو بقا نہین ہمارے کامون مین جان نہین۔ قصہ مختصر ہماری مذہبی اور اخلاقی حالت ایسی افسوسناک ہے کہ اُسنے دل اور دماغ کو عبادات و معاملات سبھی کو جادۂ راست سے منحرف کر دیا ہے اور یہ ایک قومی ضرورت ہے کہ اُسکی اصلاح مین کوشش کیجائے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس سے پیشتر بھی ہماری حالت ایسی ہی خراب تھی؟ واقعات یہ جواب دیتے ہین کہ ایسی نہ تھی۔ ۱۸۵۷ء سے پیشتر جو دور ہماری سوسیٹی کا تھا اُسمین انصاف دلی محبت۔ وضع کی پابندی۔ راستبازی۔ قول کا پاس و لحاظ۔ ادب اور حیا۔ متانت و وقار اس زمانے سے بہت زیادہ پائے جاتے تھے۔ جن لوگون نے وہ زمانہ دیکھا ہے اُنکے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہین جنھون نے نہین دیکھا اُنکے واسطے امید ہے کہ حسب ذیل شہادتین کافی ثابت ہون۔ سرسید مرحوم نے اپنے ایک لکچر* مین بیان کیا تھا "گذشتہ زمانے مین ہمارے بزرگون کی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی گذشتہ زمانے کی سویلزیشن جسکو یاد کر کے ہمکو رونا چاہیے ہمارے بزرگون کو نصیب تھے۔ اخلاق محبت مروت۔ دوستی۔ دوستی کا برتاؤ۔ دوستی کا پاس۔ دلی نیکی۔ فیاضی۔ متانت۔ چھوٹون کے ساتھ اُلفت۔ بڑون کا ادب غریبون کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت سب اُنمین جمع تھے" ایک بار مین نے شمس العلما مولوی ذکاءاللہ صاحب سے دلی کی موجودہ اور گذشتہ اخلاقی حالت کا فرق دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ "پہلے سوسیٹی مین راستبازی زیادہ تھی بازار مین بہت کم اب حالت برعکس ہے کاروبار کے فروغ کے اثر سے بازار مین راستبازی زیادہ ہے اور سوسیٹی مین بہت کم۔ پہلے جن دو شخصون مین دوستی ہو جاتی تھی تو اُسکا نباہ اُنکی ذات تک ختم نہین ہو جاتا تھا بلکہ اُنکی اولاد اور عزیزون تک پہونچتا تھا۔ ایک دوست کا بیٹا اپنے باپ کے دوست کو مثل چچا کے سمجھتا تھا اُسکے بیٹے کو اپنا بھائی خیال کرتا تھا اسیطرح اُنکے گھر کی بیویون مین باہم ارتباط پیدا ہو جاتا تھا" جو بیان

* دیکھو سرسید کا لکچر جو اُنھون نے اجلاس کانفرنس مین بمقام علی گڑھ ۱۸۹۴ عیسوی مین دیا تھا"

Marfat.com

دوستی کی نسبت شمس العلماے ممدوح کا ہے اُسکی تائید حیات جاوید سے بھی ہوتی ہے اب یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ فرق کیون پیدا ہوگیا ؟ ہم اسکا جواب بھی سرسید کے حوالے سے دینا چاہتے ہین۔ اُسی لکچر مین وہ بیان کرتے ہین " قومی تعلیم دینی و دنیوی کا ایسا مستحکم اور قابل ادب سلسلہ تھا جسکی نظیر تمام دنیا مین کسی قوم مین نہین پائی جاتی۔ ایک بزرگ مقدس عالم رات دن بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضامندی اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لوگون کی تعلیم کے لیے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا اپنے مکان کی کوٹھری مین بیٹھا پڑھاتا تھا۔ پھر غریب سے غریب آدمی پڑھنے کو آئے یا بادشاہ شہنشاہ کا بیٹا سب سے تعلیم مین مساوی برتاؤ کرتا تھا اخیر زمانے مین بھی۔ مگر اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قصبے و شہر مین پائے جاتے تھے جنہون اُنکو دیکھا ہے آدمی نہین فرشتہ پایا ہے۔ اُنکی صحبت کی برکت سے طالبعلمونکے خلاق درست ہوتے تھے نیکی اُنکے دل مین پیدا ہوتی تھی۔ شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے ہون مگر وہ ایسے شاذ و نادر ہین جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانے کو ناکافی ہین۔ سب سے بڑا مقصد تعلیم و تربیت سے انسان مین نیکی و اخلاق و انسانیت اور ادب پیدا کرنا ہے وہ ہمکو اپنے بزرگونکی صحبت سے حاصل ہوتا تھا۔ پشت در پشت بطور ورثہ کے ہمارے بزرگون کو پہونچتا تھا اور اُنسے ہمکو۔ ہمارا ملک جو خاص ہندوستان کہلاتا ہی ہر ایک امر مین کیا علم مین کیا معاشرت و تہذیب مین کیا زبان مین دوسرے ملکون کے لیے نظیر تھا۔ انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہے نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت پاتے تھے۔ غدر ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانون پر لگایا گیا رہا سہا جو کچھ تھا سب برباد کر دیا۔ ہمارا ملک ہی نہین برباد ہوا بلکہ جیسا کہ اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچا تھا اُسی طرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان مین پہونچا"

جہان تک غور کیا جاتا ہے سرسید کی یہ راے بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہے

Marfat.com

مسلمانونکی دینی اور اخلاقی حالت کے تنزل کا اصل باعث علماے ربانی کے اُس فیض کا کم ہوجانا ہے جو مسلمانونکی روح کو تازہ اور دلونکو زندہ رکھتا تھا۔ اِس فیض کے کم ہوجانیکے متعدد اسباب ہین۔ علماے بافیض کی نایابی وہ خانہ برانداز نزاع مذہبی جو اِس چالیس پچاس برس کے عرصے مین علما مین قائم رہے ہین۔ یہ مشاہدہ ہے کہ ایک عالم کی ہدایت اور عظمت سے مسلمانون کے ایک گروہ کو فیض پہونچ رہا ہے وہی بزرگ جب میدان مباحثہ مین درآئے اور رسالون کے لکھنے مین دماغ سوزی فرمانے لگے تو اُنکی ہدایت و عظمت کا خاتمہ ہوگیا اور مسلمانون کا ایک گروہ کا گروہ تباہی مین پڑگیا۔ جدید تعلیم یافتہ فرقے کے ذہنون مین علما کی وقعت ہی قائم نہین ہوئی اور اسکا بڑا سبب یہ ہوا کہ اُنکے خیالات جس رنگ کے تھے اُنسے واقف ہونے اور اُنکی اصلاح کرنے کی بہت کم فکر کی گئی۔ اُنکے دلون مین جو شبہات پیدا ہوئے اُنکا دفعیہ موثر طریقے مین نہین کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکے اور علما کے درمیان مین مغائرت کی سد سکندری کھنچگئی۔ پٹنہ کا اجلاس ندوۃ العلما اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ اگر علما اپنی شفقت کا ہاتھ اُنکی طرف بڑھائین تو اب بھی وہ اُسکے آگے سر جھکانا اپنی سعادت سمجھتے ہین۔ ہمارا مروجہ نصاب عربی اس نقص کا بہت کچھ ذمہ دار ہے وہ علما کی اُن ضرورتون کو پورا نہین کرسکتا جو تغیر زمانہ سے پیدا ہوگئی ہین۔ وہ اُنکی اُن خدمات کے پورا کرنے مین معین نہین ہوسکتا جو زمانہ حال مین اُنکے ذمہ ہین۔

مسلمانونکی دینی و اخلاقی حالت کا سنبھلنا قطعاً تعلیم مذہبی پر موقوف ہے۔ یہ خیال کرنا کہ "مذہبی تعلیم ایک پُرانے فیشن کی چیز تھی جو پُرانے زمانے کے ساتھ گئی" غلطی ہے اسکا ثبوت اِس سے بڑھکر کیا ہوسکتا ہے کہ مادّی مذہب اور فلسفے کے پیشوا ہُربرٹ اسپنسر کو آخرکار اپنے مستحکم خیالون مین ترمیم کرکے اِس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ "انسان کی بہبودی کے لیے صرف عقلی تعلیم کافی نہین بلکہ ایک ایسی تعلیم بھی ضروری ہے جو اُسکے اخلاق کو پاک کرسکے"۔ ہندوستان مین حکام اعلی نے ہمیشہ اپنی پبلک اسپیچون مین مذہبی تعلیم پر زور دیا ہے

Marfat.com

لارڈ کرزن نے محمدن کالج علیگڑھ مین اپنی اسپیچ مین کہا تھا کہ جو تعلیم مذہبی تعلیم سے خالی ہو وہ مثل اُس مکان کے ہے جسکی بنیاد نہ ہو۔ اگر ہم معاملون کے پہلو پر محض معاملہ کی حیثیت سے غور کرین تو ثابت ہو سکتا ہے کہ اخلاق کی وہ پاکیزگی جو زبردست ترغیب بن اخلاق انسان کے باطنی اوصاف کا نام ہے اور اُس پاکیزگی کا اصلی سرچشمہ دل ہی اسی پاکیزگی کے اثر سے انسان سے عفت صداقت وغیرہ افعال بے تکلف اور بے تصنع صادر ہوتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تمام اعمال کی بنا نیت پر رکھی ہے اور ارادہ دل کو اس حیثیت سے کہ وہ سارے افعال کا محرک ہے کل کامونکی مقبولیت وغیر مقبولیت کا معیار قرار دیا ہے۔ اب بحث یہ ہے کہ کھری اور کھوٹی نیت کا پرکھنے والا کون ہے؟ انسان کی قوت ممیزہ

کما حقہ ادا نہین کر سکتی۔ لہذا ضرور ہے کہ اسکے سوا ایک ایسا حاکم ہو جو ہمیشہ پاک اور بے لاگ فیصلہ دے سکے۔ وہ حاکم وہی ہے جسکی نسبت ہمارا مذہب ہمکو یہ بتاتا ہے کہ وہ عالم غیب وشہادت اور ظاہر و باطن کا یکسان جاننے والا ہے نیکی اور صرف نیکی سے راضی ہوتا ہے اور بُرائی کو ہمیشہ ناپسند فرماتا ہے۔ اخلاق برگزیدہ وہی ہین جنکو وہ پسند فرمائے اور اُنکی مقبولیت جبھی حاصل ہوگی کہ دل کے کسی گوشے اور پردے مین نیت کا فساد اور ارادہ کی کھوٹ پوشیدہ نہ ہو۔ اُس ذات پاک کی جس قدر عظمت محبت انسان کے دل مین راسخ ہوگی اُسی قدر انسان اپنی ذمہ داریونکو سمجھے گا اور احتیاط سے قدم اُٹھائے گا۔ خداوند تعالے کی عظمت ومحبت کا انسان کے دل مین پیدا کرنا صرف مذہب کا کام ہے۔

میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا بیان اس بات کو ثابت کرنے مین غالبًا کامیاب ہوگا کہ ایسے متبحر عُلما قوم مین موجود رہنا جو وسیع خیال اور اپنے علم پر قادر اور اپنی دینی خوبی ایمان کا نمونہ ہون ضروریات قومی مین داخل ہے اور اسوقت تک نہین ہو سکتا

جب تک کہ علما باہمی نزاعون کو دور کرکے متفقہ کوشش سے نصاب مروجہ کی ترمیم اور موجودہ عربی طلبا کی تعلیم و تربیت کے طریقے کی اصلاح نہ فرمائین۔ ندوۃ العلمانے اس ضرورت کا احساس کرکے رفع نزاع باہمی اور اصلاح نصاب تعلیم کو اپنے مقاصد مین شامل کیا ہے۔

حضرات! آپ مجکو اجازت دین کہ اس موقع پر ندوۃ العلما کی نسبت ذرا تفصیل سے بحث کرون۔ یہ مجلس علما کی ہے اور اُسکے مقاصد وہ ہین جو ہمیشہ سے علما کے فرائض رہے ہین۔ اُسکا پہلا اجلاس کانپور مین جس شان سے ہوا تھا اُسکی نظیر شاید مشکل سے ملے۔ اہل سنت و جماعت کے کل فرقون کے سربرآوردہ اور مستند علما اُسمین شریک تھے ایک شیعی عالم بھی تھے۔ علماے اہل سنت نے کشادہ دلی سے باہم مشورہ کیا اور مشورے کے بعد اس مجلس کو قائم کرکے مقاصد قرار دیے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ بعض وہ محترم علما جو بنیاد کے قائم کرنے اور مقاصد قرار دینے مین شریک تھے کنارہ کش ہوگئے ہین تاہم ندوہ مضبوطی سے اُن مقاصد کو پکڑے ہوئے ہے جنپر قائم ہوا تھا۔

ندوۃ العلما کے اہم مقاصد مین عربی مدارس کے نصاب مروج کی اصلاح کرنا ہے نصاب ہذا کے نقص مع دلائل ندوۃ العلما کی رودادون مین مفصل مذکور ہین یہان زیادہ تفصیل کی حاجت نہین مجمل یہ ہی کہ ندوۃ العلما کے خیال مین نصاب حال مین حسب ذیل نقص پائے جاتے ہین۔ دینیات کی جانب اُسقدر اعتنا اور توجہ نہین ہے جسقدر ہونا چاہیے کلام مجید کی (جو اصل دین ہے) خدمت بہت کم ہے معقول کا بار ضرورت سے زیادہ ہے باوجود ادب کے بڑی بڑی کتابین پڑھ لینے کی طلبا کو ادب سے لگاو پیدا نہین ہوتا عام نقص یہ ہے کہ باوجود عمر کا ایک حصۂ کثیر صرف کرنے کے کسی فن پر بحیثیت فن طلبا حاوی نہین ہوتے۔ نیز یہ کہ ضروریات زندگی سے قریبًا بے خبر رہتے ہین۔ ندوۃ العلمانے یہ ضرورت بھی محسوس کی ہے کہ نصاب کا ابتدائی حصہ ایسا ہونا چاہیے کہ جو طلبہ انگریزی

Marfat.com

پڑھنا چاہین وہ اُسکو پڑھ کر بقدر ضرورت دینیات اور آدب عربی سے واقف ہوکر
انگریزی تعلیم مین چلے جائین۔ یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ تاریخ۔جغرافیہ۔حساب وغیرہ
فنون مفیدہ اہتمام کے ساتھ پڑھائے جائین۔ طلبا کی اخلاقی زندگی درست کرنے اور
اُنمین علم کا اصلی ذوق اور تحقیقات کا شوق اور اُمنگ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہی
جب کسی امر کی اصلاح کا مذکور ہوتا ہے تو خواہ مخواہ دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا
پہلے ایسا نہ تھا؟ لہٰذا میرے بیان کو سُنکر ضرور دلون مین یہ سوال پیدا ہونگے کہ کیا پہلے
طلبا کے اخلاق درست نہ ہوتے تھے؟ کیا پہلے جید الاستعداد اور شائق علم علما نہین
ہوتے تھے؟ ان سوالون کا جواب بے تامل یہ دینا چاہیے کہ ضرور ہوتے تھے اور اسکے
ساتھ یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو سامان تعلیم و تربیت پچھلے زمانے مین تھے کیا وہ اب بھی
ہین؟ اخلاق کی بہت بڑی تعلیم گاہین وہ خانقاہین تھین جو شہرون سے لیکر قصبات اور
دیہات تک پھیلی ہوئی اپنا فیض عالم کو پہونچا رہی تھین۔ دہلی لکھنؤ اور بڑے بڑے شہرون
کی گذشتہ حالتون کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ہر حلقۂ درس کے قریب ہی خانقاہ لگی ہوئی تھی۔
علما اور طلبا علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی اور تزکیۂ نفس کے حاصل کرنے کے
کوشش کرتے تھے۔ بظاہر علم معقول کو اخلاق و دینداری سے کم لگاؤ معلوم ہوتا ہے
لیکن یہ واقعہ ہے کہ بہت سے نامور علما جو معقول کے مربی تھے شیخ وقت بھی تھے مثلاً
ملا نظام الدین و شیخ احمد عبد الحق رحمۃ اللہ علیہما ان بزرگون کی صحبت کے اثر سے دلونکا تصفیہ
ہوتا تھا۔ راستبازی و خدا ترسی پیدا ہوتی تھی۔ دیانت و صداقت دل مین گھر کر جاتی تھی
اونکے طرز زندگی سے انسان ہر کام مین خدا کی مرضی کا خیال رکھنا۔ ظاہر و باطن علانیہ
و پوشیدہ غرض ہر حالت مین صداقت پر کاربند رہنا سیکھتا تھا۔ جب اُنکے مرید
خانقاہین چھوڑ کر دنیا مین آتے تھے تو یہی صفتین اُنکے کاروبار مین رہنما ہوتی تھین
سے بیشتر علیگڈھ مین ایک مسلمان صدر الصدور تھے جنکا یہ مشہور واقعہ ہے

آخر مین جب اُنکو تنخواہ ملتی تو وہ ایام تعطیل کی تنخواہ اس عذر کے ساتھ واپس کر دیتے کہ "جن ایام مین مین نے کام نہین کیا اُنکا معاوضہ لینا درست نہین"۔ ایک اور صاحب کا ذکر ہی کہ اُنھون نے پنشن کے لینے سے اِسی بنا پر انکار کر دیا تھا۔ جن لوگونکی یہ احتیاط تھی کیا وہ رشوت لے سکتے تھے ؟۔

سر سالار جنگ مرحوم کے عہد سے پیشتر جو ابتری ریاست حیدر آباد کے محکمون مین تھی اُسکی کیفیت کسی قدر تفصیل سے سر رچرڈ ٹمپل کے روزنامچے مین درج ہے اِس بدنظمی مین بھی جو محکمہ علما کے ہاتھ مین تھا وہ اپنا کام خوبی سے کر رہا تھا۔ روزنامچۂ مذکور مین یہ فقرہ اِن الفاظ مین مذکور ہے "جج اکثر مولوی تھے جو بلحاظ اکثر عمدہ تربیت یافتہ اور سب کے سب اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ اُنمین سے بعض نے اپنے استقلال اور راستبازی سے اپنے کام کو موقر کر دیا تھا۔ انھین ججون مین کرامت علی اور نصر اللہ محکمۂ فوجداری مین اور محی الدین اور اُنکے بیٹے امین الدین محکمۂ دیوانی مین تھے"۔ کیا اب بھی وہ خانقاہین آباد ہین ؟ کیا وہ باطن کے پاک صاف کرنے والے چشمے اب بھی جاری ہین ؟ حیف ہی کہ اِن سوالون کے جواب مین نفی زبان پر آتی ہے ؎

حریفان بادہا خوردند و رفتند		تہی خمخانہا کردند و رفتند	

استعداد کے جید اور زبردست ہونے کا اصلی سبب گذشتہ علما کا وہ طرز تعلیم تھا جو اُنکے تبحر اور خاندانی تجربے سے پیدا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مختلف خاندان مختلف علوم کی تعلیم کے لیے مشہور تھے مثلاً لکھنؤ، خیر آباد وغیرہ کے معقولی مشہور تھے۔ دلی کی تفسیر و حدیث وغیرہ کا شہرہ تھا۔ اب وہ خاندان مٹ گئے طلبا کی خودسریون نے رہا سہا طریقۂ تعلیم خاک مین ملا دیا۔

نصاب تعلیم کا تبدیل کر دینا بظاہر آسان معلوم ہوتا ہے لیکن دس برس کا تجربہ شاہد ہی کہ نہایت ہی مشکل اور دقت طلب ہی جسکو صرف علما اور علما مین بھی وہ علما کر سکتے ہین جو تعلیم کا تجربہ اور خیالات کی وسعت رکھتے ہون۔ طریقۂ تعلیم کا بدلنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔

Marfat.com

ندوۃ العلما نے دار العلوم انھین مصالح کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جہان اور صدہا مدارس عربی ملک مین قائم ہین وہان ایک ندوے کا دار العلوم بھی ہے لیکن غور سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورتِ معاملہ اور ہی ہے۔ اگرچہ ابھی اِس دار العلوم کو کچھ بھی کامیابی نہین ہوئی ہے تاہم اُسکی تعلیم وتربیت کا انداز اُسکو اور مدارس سے صاف ممتاز کررہا ہے۔ یہ دار العلوم ہی کی جرأت تھی کہ اُسنے انگریزی کا (بطور سکنڈ لنگویج) ایک کلاس عربی خوان طلبہ کے واسطے کھول دیا۔ بعض لوگون نے یہ خیال دار العلوم کیطرف منسوب کیا ہے کہ "وہ اِس امر کا مدعی ہے کہ صرف وہی مسلمانون کو دینی و دنیاوی تعلیم دے سکتا ہے اور مدارس غیر ضروری ہین" جہان تک مجکو علم ہے وہ اسکا ہرگز مدعی نہین البتہ وہ اِس اصول پر قائم کیا گیا ہے کہ وہ ایسے علما پیدا کرے گا جو مذہبی و اخلاقی اصلاح کرنے پر قادر ہونگے اور اپنی جدید استعداد اخلاقی قوت اور وسعت خیال کی بدولت ہر طبقہ اور ہر گوشے مین اپنی ہدایت کا عمدہ اثر پہونچا سکین گے اور ایسے علما چونکہ مفید تر کامون مین مشغول ہونگے لہذا امید ہے کہ باہمی نزاعونکی اُنکو مہلت ہی نہین ملے گی۔ اور اِسطرح جو برائیان آئے دن پیدا ہوتی رہتی ہین مسدود ہو جائین گی۔

ندوۃ العلما کا دوسرا اہم مقصد علما کی باہمی نزاعون کا رفع کرنا ہے۔ اس امر سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا کہ عرصے سے ہمارے مذہبی مباحثے مناظرے کی حد سے نکلکر نزاع کے حدود مین داخل ہو گئے ہین۔ ان نزاعون کا مسلمانونکی مذہبی اخلاقی اور مالی و تمدنی حالت پر جو زبون اثر پڑا ہے اُسکو وہ اصحاب بخوبی سمجھ سکتے ہین جنھون نے مسلمانونکی حالت کو اُس وقت دیکھا ہو جب اُنمین مذہبی مباحثون کے اثر سے جوش برپا ہو اور دو فریق باہم سرگرم نزاع ہون یہ جھگڑے کبھی کبھی بڑھ کر امن عامہ مین خلل انداز ہین۔ کیا ان نزاعون کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہہ سکتے ہین؟ کیا انکو [illegible] خطاب مل سکتا ہے۔ حضرت سرور عالم کا ارشاد اِس بارے مین دیکھیے کیا ہے امر بالمعروف

Marfat.com

کی نسبت آپ فرماتے ہین "جبتک کہ ایک شخص مین تین صفتین نہون اُسوقت تک اُسکو اچھی بات کا حکم اور بری بات کی "نہی" کرنی روا نہین شفقت کے ساتھ امر کرے۔ اور شفقت کے ساتھ نہی جس بات کا امر کرے اُسکا علم رکھتا ہو جس چیز سے منع کرے انصاف کے ساتھ روکے" نزاع کے نسبت فرمایا ہے "کوئی قوم ہدایت یافتہ ہوکر اُسوقت تک گمراہ نہین ہوسکتی جبتک کہ اُسمین جھگڑا نہ پیدا ہوجائے" ترک بحث کی جس درجہ تاکید ہی وہ اِس حدیث سے ہویدا ہوگی "مین اُس شخص کے لیے جنت مین ایک مکان کا ضامن ہوتا ہون جو بحث کو چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو" روحی فداک یارسول اللہ کیسی ان مول ہدایتین ہین؟ ہماری محرومی ہے کہ ہم ایسی ہدایتون کو چھوڑ کر دوسرے راستون مین بھٹک رہے ہین۔ حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہین "بچو دین مین جھگڑا کرنے سے اسواسطے کہ وہ دل کو کام کی باتون سے روک لیتا ہے اور نفاق پیدا کر دیتا ہے" امام اعظمؒ اپنی سرگذشت ان موثر الفاظ مین بیان کرتے ہین "مجکو علم کلام مین عجب ملکہ عطا فرمایا گیا تھا اور ایک زمانۂ دراز تک میرا یہی مشغلہ رہا۔ چونکہ شہر بصرہ اس قسم کے مباحثے کرنیوالونکا مرکز تھا اِسلیے مین بیس دفعہ سے زیادہ وہان گیا اور کبھی ایک برس اور کبھی اس سے کم اور کبھی اس سے زیادہ وہان مقیم رہا معتزلہ اور خوارج وغیرہ کل فرقون سے میرے مباحثے رہے اور بحمد اللہ مین نے سب کو مغلوب کیا۔ بعض خاص فرقون کا کوفے مین مجمع تھا اُنسے مین وہان بحث کرتا اور غالب آتا۔ اُس زمانے مین علم کلام کو مین سب علوم سے اعلےٰ و افضل سمجھتا تھا جب میری عمر کا ایک حصہ اُسمین صرف ہوچکا تو مین نے ایک دفعہ دل مین کہا اور سوچا کہ صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین ہمسے زیادہ اِن باتون کو سمجھنے اور جاننے والے تھے اور حقائق امور کو ہم سے زیادہ پہچانتے تھے۔ مگر کبھی اِن باتون مین جھگڑا اور خوض نہین کیا بلکہ اِس سے خود باز رہے اور دوسرون کو شدت کے ساتھ منع کیا۔ مین نے اُنکا غور و خوض شریعت کے معاملات اور فقہ کے مسائل

Marfat.com

مین پایا۔ انھین مین وہ بحث کرتے تھے اور اِسی کی ترغیب دیتے تھے۔ سلف کا دور اوّل اِسی پر
ختم ہوگیا۔ تابعین نے اِسی خصلت کی پیروی کی اُن بزرگون کے ان حالات کا انکشاف
ہوتے ہی ہمنے منازعت اور علم کلام مین غور و خوض کرنا چھوڑ دیا اور سلف صالحین کے
طریقے کو اختیار کرکے وہی کام کرنے شروع کیے جو وہ کرتے تھے اور ایسے ہی لوگون کی صحبت
مین بیٹھنے لگے۔ اِسکے ساتھ مین نے یہ بھی دیکھا کہ جو لوگ علم کلام کے مدعی ہین اور آپس مین وہ
جھگڑتے ہین اُنکی شان سلف کی شان کے اور اُنکا طریقہ سلف کے طریقے کے خلاف ہے
مین نے اُنکے قلوب مین قساوت اور دلون مین شدّت پائی۔ وہ کتاب و سنت اور سلف
صالحین کی مخالفت کی پروا نہین کرتے یہ دیکھ کر مین نے اُنکو چھوڑ دیا اور اسپر مین خدا کا
شکر ادا کرتا ہون" (دیکھو کشف الاسرار۔ ج ۱ صفحہ ۹ و ۱۰ مطبوعہ مصر) ندوۃ العلما کے اِس
مقصد کی نسبت عجیب عجیب تشریحین کیگئی ہین۔ بعض ستم ظریفون نے یہان تک کہا ہے
کہ "ندوہ کل فرقون کو ملا کر ایک معجون مرکب بنانا چاہتا ہے اور اِسطرح وہ ایک جدید فرقے
کے پیدا کرنے کی فکر مین ہے" اِس تاویل کا منشا جو کچھ ہو لیکن مین اپنے دس برس کے
تجربے کی روسے یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ خیال محض بے بنیاد ندوے کی جانب ایک ایسی بات کا
منسوب کرنا ہے جو ہرگز اُسکے مقاصد مین شامل نہین۔ ندوہ کوئی معجون مرکب بنانا نہین چاہتا
ندوہ کسی نئے فرقے کے پیدا کرنے کا خواہشمند نہین۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ حق کی تائید مت
کرو۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ اُمور باطل کی تردید مت کرو۔ وہ صرف یہ عرض کرتا ہے کہ بحث کرو
اُس شان سے جو علما کو شایان ہے۔ مباحثے مین کشادہ دلی اور اعتدال کا دامن ہاتھ سے
مت جانے دو۔ جوش خلاف مین اُس قول پاک کو پیش نظر رکھو جو بتاتا ہے کہ "اپنے رب
کیطرف عمدہ باتون اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ" وہ عرض کرتا ہے کہ مباحثون کو ناشایستہ اور
ناملائم انداز تحریر سے بچانا چاہیے۔ اختلاف کو نزاع اور فتنے کی حد تک مت پہنچاؤ۔ مطلب
یہ کہ ندوہ اُس طرز بحث کا موید ہے جسکو امام اعظم نے سلف صالحین کا طریقہ بتایا اور اُس

انداز کا مخالف ہی جسکو امام ممدوح نے شدت و قساوت قلب سے تعبیر فرمایا تھا۔ کیا یہ شان مباحثہ ہے کہ علما کے قلم سے وہ الفاظ اپنے ہمسرون اور اپنے سے بڑونکی شان مین نکلین جنکو معمولی آدمی بھی (خلاف تہذیب سمجھ کر) استعمال نہ کرتے ہون ؟ کیا یہ سلف صالحین کا طریقہ ہے کہ کیسیکے قول کے معنی جہان تک ممکن ہو برائی پر محمول کر کے اُسکو اعتراضون کا منشا بنایا جائے ؟ حالانکہ قائل بآواز بلند کہتا ہو کہ میری یہ مراد اس قول سے ہرگز نہین۔ کیا یہ آئین مناظرہ مین درست ہو کہ فریق مخالف کی نیت پر اور ذاتیات پر بے محابہ حملے کیے جائین ؟ ندوۃ العلما نے اس بارے مین جو مسلک اختیار کیا اُسکو نباہ کر بھی دکھا دیا۔ اِس چند سال کے عرصے مین اُسپر سخت سخت حملے کیے گئے رنگ رنگ کے رسالے اُسکے مقابلے پر نکلے تاہم اُسنے کبھی ایک سطر بھی اُنکے خلاف نہین لکھی اگر ایک آدھ رسالہ اُسنے اپنے مقاصد کی تائید مین لکھا بھی ہے تو وہ حقیقۃً اُس انداز کا نمونہ ہے جسپر ندوہ مذہبی مباحثون کے قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ اُن رسالون مین اپنے مدعا کے دلائل معتدل پیرایے مین محققانہ لکھے ہین کسی شخص یا فریق کو مخاطب نہین کیا نہ کیسیکے اقوال کو آماجگاہ بنایا ہے اور نہ کیسیکے ذاتیات سے بحث کی ہے اگر دس برس پیشتر کی حالت نزاع مذہبی کو آجکی حالت سے ملایا جائے تو یقیناً یہ ثابت ہوگا کہ اب بہت کم رسالے مذہبی مباحثونپر شائع ہوتے ہین اور جو شائع ہوتے ہین اُنکا اسلوب بہت کچھ معتدل ہو گیا ہے بہت کم مقامات مین اب نزاعون کی گرم بازاری سنی جاتی ہے۔

ندوہ نے جو اعتدال روش اختیار کیا ہے اُس سے ایک اور بھی فائدہ حاصل ہوا ہے جو اگرچہ ضمنی ہے تاہم بہت اہم اور شاندار ہے وہ یہ کہ جدید تعلیم یافتہ فرقے کی اُس بدظنی مین بہت تبدیلی ہو گئی ہے جو اُنکو علما کی جانب سے تھی وہ اب اُنسے مانوس ہوتے جاتے ہین اور اُنکے باتونکی طرف توجہ کرنے لگے ہین اور اِسطرح کچھ نہ کچھ باتین علما کی اُنکے کان مین پڑہی جاتی ہین اُمید ہے کہ انشاءاللہ یہ اثر برابر ترقی پذیر رہے گا۔

Marfat.com

ندوۃ العلما کے اور بھی مقاصد مثل اشاعۃ الاسلام وغیرہ ہین لیکن چونکہ اُنکی بابت ہنوز کوئی معتد بہ کارروائی نہین ہوئی لہذا اُنکی نسبت اسوقت مین بحث کرنا نہین چاہتا۔

مختلف صوبون کے مسلمانون کے خیالات مین جو تفاوت کثیر ہے اُسکا مقتضا یہ ہے کہ جو تحریکین مسلمانونکی بہبودی کے متعلق ہو رہی ہین اُنکا اجلاس مختلف شہرون اور صوبونمین ہوتا رہے تاکہ مسلمانون کو تبادلۂ خیالات کا موقع ملے اور ایک دوسرے کے خیالون سے مستفید ہون۔

میری اس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ اِسوقت جو مذکورۂ بالا تحریکین قوم مین قائم ہین وہ قومی ضرورتون کے اجزا ہین اگرچہ اُنکی کوششون کے حلقے جُدا جدا ہین تاہم وہ قومی ضرورت کے دائرے سے خارج نہین جسقدر قوم اپنی ضرورتون سے خبردار اور ترقی مین سرگرم ہوگی اُسقدر ایسی مجالس ترقی پذیر ہونگی۔ پس مسلمانون کا فرض ہے کہ ان تحریکون کی جہان تک ممکن ہو مدد کرین اور ایک کو دوسرے کا ضد اور دشمن قرار دیکر ایک کی تائید کے زعم مین دوسرے کی بیخکنی کے درپے نہ ہون۔

غلطفہمیون کے رفع کرنے کے واسطے اتنا عرض کرنا اور ضروری ہے کہ میری اس تقریر سے یہ نہ استنباط کیا جائے کہ مین یہ کوئی فتوے صادر کر رہا ہون جسکی رو سے یہ استشہاد ہوسکے کہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس یا محمدن کالج جو کچھ کرے خواہ وہ شرع کے موافق ہو یا مخالف سبکی تائید ندوۃ العلما کرتا ہے۔ ندوۃ العلما ہمیشہ یہ کہیگا کہ جو کام خلاف شرع ہو وہ بُرا ہے خواہ اُسکو کوئی کرے اور جو موافق شرع ہے وہ اچھا ہے خواہ اُسکو کوئی بھی نہ کرے۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ انگریزی تعلیم کو ترقی دینا اِس زمانے مین ضروریات قومی مین سے ہو اُسکے ساتھ یہ لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ تعلیم انگریزی کے رَو مین مسلمان اپنا دین اور مذہب نہ کھو بیٹھین بلکہ مسلمان مسلمان رہ کر مغربی تعلیم و شایستگی مین ترقی کرین۔

صاحبو! ان تمام کوششونکی سرسبزی اور کامیابی اسپر موقوف ہو کہ ہم اپنی بونم

Marfat.com

حالت کا احساس صدق دل سے کرین اور اُسکی اصلاح مین جان لڑا دین - جو لوگ تعلیم و تربیت حاصل کر چکے ہین یا معاش سے فارغ البال ہین وہ اپنے آپ کو آرام و آسایش کا مستحق اُسوقت تک نہ قرار دین جب تک کہ قوم کی حالت بہ لحاظ تعلیم و تربیت اور فارغ البالی درست نہ ہو جائے - قوم برباد ہو اور ہم اپنے علم یا دولت کا ثمرہ ذاتی رفاہ اور آسایش کو سمجھین تو کہا جائے گا کہ ہمنے ان نعمتونکی قدر نہین کی -

مسلمانو ! اگر دنیا مین ذلت سے بسر کرنا پسند نہین تو بسم اللہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور کوشش مین جان لڑا دو بلکہ جان دیدو مانا کہ کامیابی تمہارے اختیار مین نہین مگر کوشش پر تو اختیار ہے ؎

گر نشاید بدوست رہ بردن	شرط عشق ست در طلب مردن

اور جب آجتک کبھی ایسا نہین ہوا کہ کسی نے کوشش کی ہو اور حق تعالے نے اوسکا صلہ نہ بخشا ہو تو ہم کیون اپنی کوششون سے مایوس ہون ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد	ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ کوئی قوم بغیر سعی اور کوشش کے ترقی یافتہ نہین ہوئی ؎

ناز پرورد تنعم نبرد راہ بدوست	عاشقی شیوہ رندان بلاکش باشد

خاکسار

محمد حبیب الرحمن خان شروانی

بھیکن پور ضلع علی گڑھ

تبریک تاجپوشی ملک معظم دام اقبالہ

اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے جلسہ انتظامیہ نے خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مشیر قانونی

Marfat.com

انجمن ہند تعلقداران اودھ کو نامزد کیا تھا۔ خان بہادر اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا "چونکہ یہ جلسہ علمائے کرام کا جلسہ ہے لہذا مناسب ہے کہ اس تحریک کو بھی وہی پیش کریں لہذا مین اس تجویز کے پیش کرنے کا حق اپنی طرف سے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کو دیتا ہون"۔ جناب صدر انجمن صاحب نے مولوی صاحب کو اجازت دی کہ وہ اس تجویز کو پیش کرین چنانچہ مولوی صاحب نے تجویز کو پیش کرتے ہوئے ان فوائد و برکات کا بسط و تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جو گورنمنٹ کی مہربانی سے ہمکو حاصل ہین اور یہ تجویز پیش کی کہ ہز اکسلنسی ویسرائے کی وساطت سے تمام علما و مشائخ ورؤسا جو ندوۃ العلما مین شریک ہین اُنکی دلی مبارکباد عالیجناب **ملک معظم** کی خدمت مین پیش کیجائے۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید کی اور بہت گرمجوشی سے باتفاق عام یہ تجویز منظور کی گئی اور ہز اکسلنسی ویسرائے ہند کی خدمت مین ندوۃ العلما کیطرف سے بذریعۂ تار کے عرض کیا گیا کہ وہ ہماری مبارکباد کو عالیجناب **ملک معظم دامت حشمتہ** کی خدمت گرامی مین پہونچا دین۔

جلسۂ عام

۸ بجے سے گیارہ بجے شب تک

شیخ خیرالدین صاحب کی عالیشان مسجد امرتسر مین قابل دید ہے وہان اس سے زیادہ وسیع اور پُررونق اور باعتبار موقع کے شاندار کوئی اور مسجد نہین ہے بانی مسجد کے خلف الرشید شیخ رحیم بخش صاحب جنرل مرچنٹ و مالک اخبار مفید عام صدی نے ہمارے دوست بابو نظام الدین صاحب کی تحریک پر بہت کشادہ دلی کے ساتھ قبل جلسے کے مسجد کی مرمت کرادی اور چینی کی تختیان جہان تک خراب تھین انکو ٹھیک کرادیا اور ایام جلسہ مین بڑے اہتمام سے فرش اور روشنی کا معقول انتظام

خود اپنے صرف سے کیا۔ اِسی مسجد مین شبکو آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک وعظ کا جلسہ ہوتا تھا حسب معمول اس جلسے کی شرکت کے لیے کوئی روک ٹوک نہین ہوتی تھی ہر شخص شریک جلسہ ہوکر وعظ و بیان سے مستفید ہوسکتا تھا۔

اِس جلسے کا اہتمام مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری کے متعلق کیا گیا تھا اور آجکے جلسے کے لیے خود مولوی صاحب ممدوح اور مولوی سید عبد الرحمن صاحب واعظ اور مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی کا وعظ قرار پایا تھا۔ مگر مولوی غلام محمد صاحب اور مولوی عبد الرحمن صاحب بوجہ تکان سفر کے بیان نہین کر سکے اُنکی جگہ حاضرین کے اصرار سے مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب امام جامع مسجد پشاور تجویز کیے گئے جناب ممدوح نے فضائل اسلام پر نہایت عمدہ بیان کیا اُنکے بعد مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے بیان فرمایا۔ مولوی صاحب ممدوح کے بیان مین سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ باوجود دلچسپ ہونیکے غلط روایتون اور بیہودہ کہانیون سے بالکل پاک تھا اور کارآمد باتون پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب ممدوح کے انھین دونون بیانون مین وقت ختم ہوگیا اور حاضرین اشتیاق لیے ہوئے رخصت ہوئے

اجلاس سوم

۷ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ روز جمعہ مطابق ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع

۷½ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

۷½ بجے جلسہ شروع ہوا۔ قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد مدرسۃ المسلمین امرتسر نے چند

آیتین تبرکاً تلاوت کین اِسکے بعد مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی مہتمم مدرسہ وقفیہ بھوپال نے حسب مندرجہ ذیل اپنا فصیح و بلیغ قصیدہ پڑھا جسکے سننے سے علمائے کرام بہت محظوظ ہوئے

قصیدۂ مولوی شیخ محمد صاحب یمانی مہتمم مدرسۂ وقفیہ بھوپال

دعاها اذا غنت على الروضة الغنّا — فانا وجدنا فى المغانى لها مغنى
وقولا لحادى العيس فليحمد السرى — فانا سمعنا فى الاغانى لها لحنا
وقولا لغزلان النقاء لك البقا — لقد طبتما عيشا بحيث هو الاهنى
ولا تسألا غير الصبا عن صبابتى — فنعم الرويت اللطف لطفا له معنى
سرت وعليل الطرف لا يعرف الكرى — وبهم حرى و قلب له مضنى
وما اشتاق لا والله للممدوح ناظرى — ولا لغزال الريم والغادة الرعنا
ولا نظرت عينى الى ما يسرها — ولا ساعدت فى الربع خلا لم يغنى
رعى الله ذات الطوق كم حركت هوى — وكم بذلت صوتا وكم خدعت منا
وساق صبيح الوجه راق صبوحه — لما راق ماء الحسن فى الروضة الغنا
اتانى بها صرفا ومى بطرفه — فقلت له بالله من هذه ادننا
فما الراح لا الروح عند بزوغها — فجل بها صرفا وَدع مزجها اعنا
شربنا على ذكر الحبيب مدامةً — سكرنا بها من قبل ان نعرف الدنا
لها الكاس بدر وهى شمس يديرها — هلال وكم يبدو واذا مزجت معنى
وقائلة ما بال قلبك مولع — بعالمها الاعلى ورفوتها الاسنى
وحتام تسعى لابتناء معالم — من العلم قد اسهرت فى حوزها الجفنا
ومن يسعى لنيل فضائل — فقد حارب الدنيا ومات بها حزنا
يرى شربه فيها سرابا وعقله — عقالا لما يبغى وقوته وهنا

ففلت دعینی من حدیث خرافةٍ	فانا اناس نعشق المجد مذ کنّا
لنا النفس تابی الهوان وترتقی	الی المنهج الاعلی ولم تطلب الادنیٰ
لنا سلف ساروا علی خیر شرعةٍ	ونحن علی اثار شرعهم سرنا
ولاخیر فی الدنیا اذا لم تجد بهائہ	حبیبا وتجنی من حدائک بما عدنا
ولاخیر فیمن یجمع المال للغنا	فا وزاره تبقی وصاحبه یفنیٰ
ولیس الغنی الا تعفف والتُّقی	ومأثرة تنمی ومکرمة تجنیٰ
الا ایہا الاعلام فی الندوة الّتی	بما قد حضرتم کی تشید والها مغنیٰ
وصدرکم لازال صدرا مکرّما	علی غارب العیوق سیمو بلا استثنیٰ
ونادیکم ربعًا مدی الدهر عامرًا	رحیبا خصیبا لا اذاءً ولا منّا
بندوة علم ینتدی کل فاضلٍ	ویظفر فیما بالامانی والحسنیٰ
فقوموا بهدی الله فی کل جلسةٍ	وکونوا هداة الخلق للمنهج الاسنیٰ
علیکم بتقوی الله سرا وجهرة	وارشاد خلق الله اعلاة والادنیٰ
فانکم یا صفوة الله عصبة	بکم یقتدی من یرتجی الفور والأمنا
وان جنان الخلد یصفو نعیمها	لمن یقتدی بالطهر فی کل ماسنا
فان انتم ارشدتمو ورشدتموا	فبشری لکم طبتم واقررتم عینا
وان انتم عن شرعة الحق حدتموا	فمن ذا بشرع الله غیرکم یُعنیٰ
علیکم هداة الناس خیر طریقة	طریقة خیر الخلق من للوری حصنا
واوسعهم بذلا واطولهم یدا	واثبتهم جاشا واصدقهم ظنّا
هو الهاشمی المستضاء بهدیه	هو المرتقی من قاب قوسین او ادنیٰ
محمدٌ المبعوثُ للناس رحمةً	وهادیهم حقا الی المنهج الاسنیٰ
اقامت له فی الدین اقلام حکمةٍ	مقام العوالی وهی من هذه اسنا

Marfat.com

له كتب يغنى الكتائب نشرها   اذا تليت كانت لمن خلفها اغنى

سطور بها تعلوا الرؤس كرامة   فكم كشفت كربا وكم اذهبت حزنا

اباد بها طيش الطغاة فاصبحوا   اسارى لديها لا فداء ولا منّا

واصحابه خير الهداة الى الهدى   وكل غدا للدين فى ذاته ركنا

بيسرى يديه اليسر اصبح مورقا   واثمر روض اليمن فى كفه اليمنى

من النفر الشمّ الخضارم فى الوغى   غيوث ليوث شانهم صدق اعنا

لهم عزر فى الخافقين مضيئة   تسير وقد اضحت لشرح الهدى متنا

شروا بالندى والجود مجد المخلدا   فما تركوا شرطا بلا وجد واغبنا

علت برسول الله منهم مراتب   على شرف الدارين ابياتها تبنى

فكم لامين الوحى حول بيوتهم   دبوبهم وسرسار فى ذلك المغنى

فما منهم الا الذى باع نفسه   من الله عن طوع وصدق بالحسنى

فيا ايها الاعلام طيبوا وطيبوا   لاخلا تكرم واستبشر والخير صائغنى

فلا زلتم فى نعمة ومسرة   هدى الدهر ما هزت مطوقة غصنا

وازكى صلوة الله ثم سلامه   على من رقى من قاب قوسين او ادنى

وآل واصحاب هداة ايمة   بهم يقتدى من يرتقى المنهج الاسنى

مدى الدهر ما هب النسيم واشرقت   شموس المعانى وهى كاملة حسنا

وهذا اليمانى بن الخليل اتاكم   بنظم يفوق الدر فى النظم والمبنى

يقلد اجياد المعالى ويرتقى   الى المرتقى الاعلى ويستحقر الادنى

ويقريكم منه السلام مباركا   بندء نكم من المجد بدين لا تفنى

مدى ناحدى الحادى وقال مرحبا

دعاها اذا غنت على الروضة الغنا

اسکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے لیے وقت رکھا گیا تھا جو ختم نبوتؐ پر تقریر کرنے والے تھے اور اس تقریر کے سننے کو آج ہجوم بھی زیادہ تھا مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب ممدوح تقریر نہین کر سکے کیونکہ شب کو اُنکی زبان کٹ گئی تھی اور اس سے ایسی تکلف تھی کہ معمولی بات چیت مین بھی اُنکو تکلف ہوتا تھا لہذا اُنکا بیان دوسرے روز پر ملتوی رہا

مولوی عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے مولوی محمد شبلی صاحب کے تقریر نہ کر سکنے کی معذرت کی اور اُنکی ناسازی مزاج کا واقعہ بیان کر کے کہا کہ انشا اللہ کل تک اُنکی طبیعت درست ہو جائے گی تو وہ آجکی تلافی کر دین گے۔ اِسکے بعد کہا کہ اب وہ تجویز پیش ہوگی جو مسلمانون کی آیندہ بہبودی کا ذریعہ ہے۔

تجویز انسداد رسوم قبیحہ

منجملہ مقاصد ندوۃ العلما کے ایک مقصد رسوم قبیحہ کی اصلاح ہے اس مقصد کی عملی کارروائی گذشتہ زمانے مین کی بھی گئی ہے تاہم اسکو زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لانے کے واسطے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جو جو علما ندوے مین شریک ہین اپنے اپنے حلقہ اثر مین وعظ ونصائح کے ذریعے سے اس سال شادی کے رسوم مین سے ناچ۔ گانا۔ آتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام ونمود کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کی بُرائیان عامۂ مسلمین کے ذہن نشین کر کے اُنکے ترک کی تاکید کرین نیز انجمنہائے معین الندوہ سے درخواست کیجائے کہ وہ بھی رسوم مذکورہ کے انسداد کی کوشش کرین اور سالانہ اجلاس مین اسکی رپورٹ پیش کرین۔

اِس تجویز کو مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے پیش کیا اور پیش کرتے ہوئے ایک بسیط تقریر مین رسم ورواج کے قبائح اور اونکی مضرتون کو بیان کر کے کہا۔

Marfat.com

خلاصۂ تقریر مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم

رسوم قبیحہ کا مٹانا ندوۃ العلما کے مقاصد مین داخل ہے اور ندوے نے پچھلے زمانے مین اسکے متعلق عملی کارروائی بھی کی تھی اور بعض اضلاع مین وفود بھیجے تھے۔ چنانچہ اضلاع فتحپور والے بریلی وبارہ بنکی مین اس بات پر لوگون سے معاہدہ کرایا گیا اور وہان کے بااثر اور ذی وجاہت حضرات اسکے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مجکو معلوم ہے کہ اب تک ضلع فتحپور مین لوگ اُس معاہدے کے پابند ہین اور بخوشی اُسکی تعمیل کر رہے ہین اور اُسکا سبب یہی ہے کہ مولوی ظہور الاسلام صاحب عین وقت پر لوگون سے اُس معاہدے کی یاددہانی کرتے رہتے ہین جہان کہین اُس معاہدے کا اثر باقی نہین ہے وہان کے ذمہ دار حضرات کی بے پروائی کو اسمین بہت کچھ دخل ہے۔

حضرات! یہ یقینی امر ہے کہ اگر علما ومشائخ اپنے اپنے حدود اثر مین رسوم بد کو مٹانا چاہین تو خاطر خواہ کامیابی ہوسکتی ہے اور چند دنون مین اہل اسلام تباہی اور بلاؤن کے طوفان خیز سمندر سے نکل کر نجات پا سکتے ہین مگر چونکہ دفعۃً تمام رسوم بد کا اُٹھا دینا ہماری قوت سے باہر ہے اسواسطے بتدریج کارروائی کرنا مناسب ہی۔ یہ مجلس چاہتی ہے کہ جو علما ومشائخ ندوہ مین شریک ہین اس سال اپنے اپنے حلقہ اثر مین وعظ ونصائح کے ذریعہ سے شادی کے رسوم مین سے رقص وسرود وآتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام ونمود کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کو اُٹھا دین اور انجمہاے معین الندوہ بھی اسکی تعمیل کرین اور سالانہ اجلاس مین اسکی رپورٹ پیش کرین کہ انکو اسمین کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

دوبارہ اس تجویز کو اسلیے پیش کیا جاتا ہے کہ علماے کرام اپنے مواعظ مین خصوصیت کے ساتھ اسکا لحاظ رکھین اور صرف مواعظ ہی مین نہین بلکہ عملی طور پر اسکی کوشش کرین جہان شخصی قوت سے کام نہ نکلے ندوۃ العلما کے وفد کو بلائین۔ اور یہ مفید تجویز جو ایک مدت سے

Marfat.com

منتظر و مترقب چلی آتی ہے کسیطرح چل نکلے اور زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لائی جائے۔

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ اس تجویز کی تائید فرمائی اور تائید کرتے ہوئے مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی علی احمد صاحب بدایونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی جعل قلوبنا معادن انوارہ وصدورنا مخازن اسرارہ والصلوٰۃ مع تکریرہا والسلام بتکرارہ علے حبیبہ وصفیہ ونبیہ ومختارہ وآلہ وصحبہ وجمیع اعوانہ وانصارہ۔ امابعد حضور صدر انجمن وعلماے کرام ورؤساے اہل اسلام! ہمکو شارع علیہ السلام نے تمام ہماری ضرورتون کے مناسب احکام تعلیم کیے ہین اگر ہم اتباع شریعت اسلام کرین تو کسی رسم و رواج کی ہمکو ضرورت نہین رہتی حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدنی اور تمدنی قواعد ہمکو بتلائے۔ صفائی حفظ صحت ہمکو سکھلائی۔ کفایت شعاری کا سبق ہمکو پڑھایا۔ اہل عرب جو وحشیانہ حالت مین رہتے تھے اور اسقدر جنگجو واقع ہوئے تھے کہ محض ایک اونٹنی کی کونچ کاٹنے پر چالیس برس تک لڑتے اور کٹتے مرتے رہے ریگستان کے چٹیل میدان اور کوہستان اور ٹیکرون پر دو دو چار چار جھوپڑے بناکر آباد ہونا اُن کا طریقہ تھا۔ ایسے لوگون کو حسن اخلاق۔ تمدن اور تہذیب سکھاکر انسان بنادیا۔ جسطرح تمام مخلوقات مین انسان اشرف المخلوقات ہے" ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" اسیطرح انسانون مین عرب والے اور عرب والون مین حجازیون کو یہ شرف عنایت ہوا کہ وہ انسانیت کے مکمل نمونہ بنے جاہلیت کی رسمین سب چھڑادین اخوت کی اعلی تعلیم دی مگر حیف ہی کہ ہم لوگ ہندوستان آکر اپنی اصلی عادتین بھول گئے یہان کے رواج اختیار کیے اور تباہی کے چنگل مین اسیر ہوئے۔ ہر مذہب کے مقابلے مین اسلام کی جو خوبی ہی اُس

Marfat.com

خوبی کو چھوڑنے سے خود ہماری خوبی جاتی رہی۔ اسلام کی خوبیون مین فرق نہین آیا بلکہ شدہ شدہ بُعد زمانہ نبوت کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوگئی کہ ہماری شادی وغمی کے رسوم مین ملکی رواج کو دخل ملتا گیا اور وہ برباد کن رسمین تمام ہندوستان کے مسلمانون مین کہین کم کہین زیادہ رائج ہین اور ہر حصے مین مختلف رسوم ہین۔ اس ملک پنجاب کا حال زیادہ مین نہین جانتا البتہ اپنے یہانکے رسوم شادی آپ کو سناتا ہون۔

شادی رچانے کا طریقہ عوام مین منڈھا خواص مین خواجہ ہے۔ ایک گندے گھڑے کا پانی یا چھوٹے گھڑے کا گندہ خواہ میلا کیچڑ سا پانی آتا ہے اور اُس سے دولہ نہلایا جاتا ہی۔ کوئی شخص عاقل اُس پانی کا چھونا گوارا نہ کرے گا چہ جائیکہ بدن پر ڈالنا۔ مگر دولہا رواج کی رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اسکے بعد معصفر کسم کے رنگ کا کپڑا دلہا کو پہنایا جاتا ہی اور ایک شخص دس ہزار کے مقدور کا ہزار روپیہ کے صرف سے شادی کرتا ہی تو دوسرا ہزار روپیہ کے مقدور کا ہزار روپیہ صرف کرتا ہی اسکی پروا نہین کہ آیندہ نسلون مین اسکا کیا بُرا اثر پڑیگا۔ یہی تو پنجاب مین لکھنو کلکتہ کا پورب مین پنجاب کا اِسکے لیے قرآن مین نہی نازل ہے "لا تقربوا الزنے" اور نگاہ سے اجنبی عورت کو دیکھنا بھی زنا ہے۔ جو بانی ناچ مجرے کا ہے وہ بموجب حدیث شریف "من سن سنة سيئة فله اجرها واجر من عمل بها" جملہ شرکا وحاضرین کے برابر عذاب کا مستوجب ہے۔ غرض اسیطرح اور بھی رسوم قبیحہ ہین مثلا ہاتھ مین کنگنا باندھنا سر پر سہرہ حریری مقنع برقع وغیرہ۔ میرے تقریباً دو ہزار آدمی برادری کے ہین اور اکثر موقعون پر مجھے نکاح پڑھانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے تو اُسوقت بے تکلف اعزا و احباب کے یہان مین کنگنا توڑ دیتا ہون ورنہ کھلواتا ہون اور سہرہ وغیرہ اُلٹوا کر نکاح پڑھاتا ہون سہرے کی اصل یہی پائی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے مین عرب بتون پر سہرے چڑھایا کرتے تھے۔ ایک مہندی کی [illegible] مرد کے ہاتھون پر مہندی رچائی جاتی ہے۔ ایک رسم جلوہ ہے کہ کھیلی [illegible] ہین

وغیرہ وغیرہ - اب رہین رسوم غمی تو خیال فرمائیے کہ ادھر تو مردہ گھر مین پڑا ہے اُدھر دیگین کھڑک رہی ہین کہ برادری کا کھانا ہو - اسلام مین عزیز و احباب کو چاہیے کہ مردے والے کے گھر تین روز تک ہمدردی کر کے کھانا لیجائین نہ کہ اُلٹا اُس سے کھانا لین - زیادت و مبالغہ کفن دینے وغیرہ بدعات و شنیعات کا ارتکاب کرتے ہین اصل بات یہ ہے کہ مردہ بدست زندہ خیال کیجیے کہ زندگی مین انسان اپنا اختیار رکھتا ہے فعل و ترک فعل پر قادر رہتا ہے مگر مرنے کے بعد بیچارے مسلمان مُردے کا کیا قصور ہے جو اُسکی تجہیز و تکفین و تدفین مین بدعات و غیر مسنون و غیر ماثور امور اختیار کیے جائین -

مُردے کا غسل خوشبو سے تخت و کفن مجمر کرنا - کندھون پر جنازہ آہستہ آہستہ لیجانا - قرآن مجید اوقات معینہ پر پڑھنا پڑھوانا کیا کافی نہین ہے جو بعد دفن بالین پر اذان دیجائے کفن مین پارچہ کلمہ لکھکر رکھا جائے عدد مسنون سے کفن زیادہ کیا جائے ؟ یہ دونون قسم کے رسوم قبیحہ دور کرنا ضروری ہے - ہمارا صرف یہ کام ہے کہ ہم تبلا دین ہمیشہ عمل جاری ہونا ناممکن ہے جب تک آپ لوگ دولتمند امرا و عامہ مسلمین و کافہ مومنین ہمکو مدد نہ دین اسکا جاری ہونا دشوار رہے -

جو مصارف ناجائز شادی و غمی مین کیے جاتے ہین اُسکا نقد یا زیور لڑکی کو دینا یا لڑکے کو تجارت یا جایداد مین صرف کرنا کسقدر مفید ہے ؟ اس فضول خرچ سے قطع نظر شرعی محظور کی عقلی قباحت ایسی ہے کہ کوئی مہذب تعلیم یافتہ اُسکو روا نہ رکھے گا تعلیم و تہذیب کا مقتضی ہے کہ اخلاق و افعال و اعمال درست ہون نہ کہ خلاف اسلام و مخالف عقل و نقل امور واقع ہون - سب سے زیادہ اعتراض کے لائق یہ افعال عربی - فارسی - اُردو انگریزی جاننے والے مسلمانون کے ہین جیسے عالم کو حق ہے وعظ و پند کا اسی طرح ہر مسلمان پر حق ہے دوسرے مسلمان کا جو مسئلہ اُسکو معلوم ہو وہ سمجھا دے اور اصل بات یہ ہے کہ صحبت بڑا اثر رکھتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے امرا و خاص و عام اہل اسلام

Marfat.com

صحبت علما سے نفور ہین اور کچھ بعض علما بھی باقصور ہین اس سبب سے ہندوستان کی رسوم اختیار کر لین اور اسلام کے احکام سے دور ہو گئے۔

مین علما سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس کام کو اللہ کے واسطے اپنے اپنے حدود دین بذریعۂ وعظ و پند و نصیحت و جلسہ و انجمن کے جاری کرین اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے نواح و دیار مین ہر طرح اسکے دور کرنے کی کوشش کرون گا کہ یہ رسوم قبیحہ دور ہون اور وعظ و جلسہ و انجمن کر کے اسپر زور دونگا۔

ہماری مقدس و مبارک انجمن ندوۃ العلما نے پہلے سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے اور کوشش کی ہے اور مین نے بھی تحریک کی ہے اور کامیابی شروع ہو گئی ہے اس سال پھر ندوے کو مزید تاکید کرنا ہے اور پنجاب جیسے صوبے مین یقین ہے کہ بہت اچھی طرح اسکی عملی کارروائی مین بہت زیادہ کامیابی ہو گی۔

مین اس دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہون کہ خداوندا تو ہماری قوم کو پابند شریعت اسلام اور خاص و عام اہل اسلام کو نیک توفیق عنایت کر اور ہماری تقریر مین اثر دے اور ہم سے رسوم بیجا و اصراف ناجائز شادی و غمی چھڑا دے اور اپنے سچے دین کے سچے ہادی نبی برحق رسول شافع مطلق کی پیروی جملہ حاضرین و جمیع مومنین و مسلمین کو نصیب فرما اور سب کے صدقے مین مجکو۔ اور ہمارے عمل مین اخلاص عطا فرما اور یہ رسوم بیجا و تصارف بیجا۔ جو ہمارے مسلمان بھائیون مین رائج ہین دور کر اور انکو خوش حال رکھ۔ وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

اس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تجویز بالا کی تائید مین نہایت معقول اور برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اثنائے تقریر مین یہ بھی فرمایا کہ مین نے اس تجویز کی جو تائید کی ہے اسکا روئے سخن علما۔ اُمرا۔ اور عوام سب کی جانب ہے۔ علما

Marfat.com

کی جانب سے تو مین حلف اُٹھانے کو تیار ہون کہ یہ اِسکے خلاف نہ کرین گے مگر اور حضرات کو بھی اسکا معاہدہ کرنا چاہیے" اس فقرے پر خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کو جوش آگیا اور اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ "مین مناسب سمجھتا ہون کہ علما کے ہمزبان ہمارے ملک کے رؤسا بھی ہون اور مین وعدہ کرتا ہون کہ جن علمای کرام کی معرفت عادی لوگ ان رسوم سے باز آئین اُنکی تعداد کے معلوم ہونے پر مین فی کس ایک سو روپیہ ندوۃ العلما کے تعلیمی فنڈ کو دونگا" جسکے لیے وعدون کے غیر مستقل ہونے پر نظر کر کے سو روپیہ کا نوٹ اُسیوقت پیش کیا اور وعدہ کیا کہ سو روپیہ پھر دینگے۔

شاہ صاحب ممدوح کے بعد مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے تجویز مذکورہ بالا کی تائید مین عمدہ اور بسیط تقریر فرمائی اور بہت خوبی سے رسوم مضرہ کے نقصانات بیان کیے جس سے تمام حضرات متاثر ہوئے۔ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی نے اُسی وقت کھڑے ہو کر بیان کیا کہ وہ ہمیشہ اس تجویز کی تعمیل مین دل و جان سے کوشش کرتے رہینگے۔

جسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے تجویز بالا کی تائید مین تقریر فرمائی اور اُسمین اعلان کیا کہ جو عالم کوشش کر کے اِن رسوم قبیحہ مین سے ایک رسم بھی کسی گھرانے سے مٹا دین گے تو مین بشرط تصدیق دفتر ندوۃ العلما سو روپیہ اُنکی خدمت مین بطور نذر کے پیش کرونگا۔ تقریر حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

جناب صدر انجمن و دیگر حضرات!

جو تجویز اسوقت آپکے سامنے پیش ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اُسکی کامیابی سے سقدر نفع مسلمانون کو پہونچ سکتا ہے اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ جو رسوم قبیحہ ہم مین

Marfat.com

رائج ہین اُنھون نے مختلف قسم کی مضرتین ہمکو پہونچائی ہین - بُرے رسوم کے اثر سے اخلاق بالکل تباہ ہو گئے - بہت سے رسوم ایسے ہین کہ اس مجلس مین اُنکا نام لینا بھی سوءِ ادب ہے تاہم وہ رواج کے زور مین قوم مین رائج ہین اُنکا اہتمام کیا جاتا ہے - بچے - جوان اور بوڑھے سبھی اُسمین شریک ہوتے ہین - جب یہ حالت ہے تو ہمارے اخلاق کی پاکیزگی کا قائم رہنا ناممکن ہے - دوسری قباحت یہ ہو کہ ان ناشدنی رسوم کی زیرباریون سے مسلمانون مین اتنی سکت باقی نہین رہتی کہ وہ کسی مفید کام مین بیش بہا مدد دیسکین - تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ مسلمان روپیہ کو بہت زیادہ عزیز نہین سمجھتے ہین پھر بھی وہ مفید کامون مین خرچ کرنے مین سب سے پیچھے ہین - بہت سے لوگ ایسے ہین جو نیک کامون مین حوصلے کے ساتھ روپیہ صرف کرنے کے متمنی ہین تاہم رسم و رواج کی پابندی اُنکے تمام حوصلے پست کردیتی ہے اور وہ اُس درماندہ مسافر کیطرح رہجاتے ہین جو منزل طے کرنا چاہتا ہو لیکن قوت ساتھ نہ دیتی ہو -

سب سے زیادہ زبون نتیجہ ہماری بُری رسم رواج کا یہ ہوا ہے کہ غیر قومون کو اُسنے خود مذہب اسلام سے بیزار کر دیا - جب وہ لوگ ہماری ناشدنی رسوم کو دیکھتے ہین تو یہ خیال کرکے کہ یہ تعلیم اسلام کا اثر ہے خود اسلام سے بیزار ہو جاتے ہین اور اسلام کی ساری خوبیان اُنکی نظر سے پوشیدہ ہو جاتی ہین - پہلے بزرگ اپنے پاکیزہ طرز زندگی سے غیرون کو اسلام کا گرویدہ بنا دیتے تھے ہم اپنے طرز معاشرت سے اُنکو متنفر بنا رہے ہین -

یہ تجویز جسقدر اہم اور ضروری ہے اُسیقدر دشوار اور معرکہ خیز ہے - رسم و رواج کا پنجہ ایسا قوی اور زبردست ہے کہ اُس سے نکلنا آسان کام نہین - ہم رات دن اُسکی وجہ سے مصیبتین اُٹھاتے ہین - مالی نقصان سہتے ہین تاہم اُسکے زور کے آگے سر جھکائے ہوئے ہین - دنیا مین انسان کو اولاد نہایت عزیز ہوتی ہے اُسکے آرام و آسایش کیلحاظ وہ ہر قسم کی زحمت اپنے اوپر گوارا کرتا ہے ساری عمر مسلسل محنت فراہمی سرمایہ مین اس غرض سے کرتا ہے کہ

Marfat.com

مرنے کے بعد اولاد کے کام آئے مگر جب رسم و رواج کا حکم ناطق صادر ہوتا ہے تو وہ اولاد کی طرف سے آنکھین پھیر کر اُسی حکم کی بجا آوری مین سرگرم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی آنکھ سے بیسیون دولتمند دن کو (صرف رسم و رواج کی پابندی اور فضول خرچی کے سبب) خوار و خستہ دیکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اُسکی فضول خرچیون کا انجام بھی یہی ہونا ہے پھر بھی رسم کے حکم کو بالا رکھتا ہے۔ جہان رسم و رواج اسقدر مضبوط و اُستوار معلوم ہوتا ہے وہان ایک پہلو اُسکے ضعف کا بھی ہے۔ ایک رسم و رواج ایک خاندان مین نہایت ہی ضروری سمجھا جاتا ہے وہی دوسرے خاندان والون کے نزدیک قابل مضحکہ قرار پاتا ہے۔ اِسی طرح جب مختلف خاندانون کی رسم و رواج کو دیکھا جائے اور اُنکے تباین پر غور کیا جائے اور نیز یہ سوچا جائے کہ کسطرح جو قوت ایک کو دباتی ہے وہ دوسرے کے واسطے پارۂ کاہ سے بھی زیادہ حقیقت ہی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسم و رواج مین کوئی اصلی قوت نہین ہے بلکہ محض عارضی اور خیالی قوت ہے۔

اگر تحمل کے ساتھ مسلسل رسوم بیجا کی قباحتین لوگون کے ذہن نشین کیجائین تو ضرور نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس بارے مین نمونہ اور مثال بہت زیادہ موثر ہو سکتی ہے یہ دیکھا ہے کہ جب کسی جوانمردنے استقلال اور ہمت سے کام لیکر رسم و رواج کو توڑا اور ایک مثال قائم کردی تو اُسکا اثر ایک گروہ کثیر پر مفید پڑتا ہے۔ میرا جس خاندان سے تعلق ہے وہ باعتبار رسم و رواج کے نہایت سادہ روش رکھتا ہے۔ شادی غمی کے رسوم اُس مین اس قدر کم ہین کہ گویا نہین ہین۔ شادیون مین رقص و سرود اور آتشبازی کی مطلق رواج نہین۔ سہرہ۔ کنگنا وغیرہ باندھ کر نوشہ کو بہروپیہ نہین بنایا جاتا۔ اِسی طرح غمی کے رسوم سادہ ہین۔ اِس سے پیشتر اِس خاندان مین بھی ہر قسم کی رسوم قبیحہ جاری تھین جب چند بزرگونکو اُنکے انسداد کا خیال ہوا تو اُنھون نے یہ تدبیر کی کہ اپنے عزیزون مین سے ایک صاحب کو (جنکے یہان تقریب شادی ہونے والی تھی) آمادہ کیا کہ وہ فلان فلان قبیحہ رسوم کو نہ کرین

Marfat.com

وقت پر اُس خدا کے بندے نے ہمت کی اور ایک رسم کا بھی اہتمام نہین کیا غرض بزرگون نے اُنکو آمادہ کیا تھا وہ ہمت سدہاے رہی نتیجہ یہ ہوا کہ سارے خاندان سے (جسمین صدہا نفوس ہین) وہ رسوم جاتی رہین اور اب تک عرصۂ دراز سے موقوف ہین۔

علماے کرام کا جو اثر قوم مین ہے وہ اس بارے مین بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ رسم و رواج کی زیادہ گرویدہ عورتین ہین اُسیکے ساتھ مذہب پر بھی وہ زیادہ شیفتہ ہین بس اگر ذی اثر علما رسوم کی قباحتین ازروے احکام مذہبی اُنکے ذہن نشین کردین تو ضرور اُنکی ضد مین کمی ہو جائے گی۔ مین اس تجویز سے اتفاق کرتا ہون کہ جو علما اس جلسے مین تشریف فرما ہین اُنسے استدعا کیجائے کہ وہ اپنے حلقۂ اثر مین اس بارے مین کوشش کرین اور جو رسوم زیادہ قبیح ہین اولاً اُنکے رفع کرنے کی ہدایت فرمائین وہ رفع ہولین تو اور رسوم کو لین اسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کیجائے۔ اسی مضمون کی ایک تحریر تیار کرکے سب علماے شریک جلسہ کے دستخط کرالیے جائین تاکہ ہماری اس تجویز کو قوت حاصل ہو۔ جو مجالس معین الندوہ جابجا ملک مین قائم ہین اُنسے بھی اس بارہ مین کوشش کرنے کی استدعا کیجائے۔

خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے یہ نہایت عمدہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ علما کی کوشش اس معاملے مین اُسوقت تک کماحقہ بارآور نہین ہوسکتی جب تک کہ دنیادار اُنکا ساتھ ندین۔ جو نظیر اُنھون نے قائم کی ہے اُسکی پیروی مین بھی کرتا ہون اگر کسی عالم کی کوشش سے کسی گھر سے ایک رسم قبیحہ بھی موقوف ہو جائے گی تو مین (بشرط تصدیق ندوۃ العلما) سو روپے اُنکی خدمت مین پیش کرونگا۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب کی تقریر ختم ہونے پر تمام علما و مشائخ و حاضرین جلسہ نے اس سے اتفاق کیا اور بہت گرمجوشی کے ساتھ باتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئی۔

Marfat.com

اسکے بعد شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر دربار خاص حضور نظام دکن نے اپنی دلاویز نظم پڑھی جسکی فصاحت و بلاغت نے سُننے والون کو دنگ کر دیا مگر افسوس ہو کہ باوجود کوشش کے ہمکو وہ نظم نہین ملی۔

اجلاس چہارم

۷۔ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ عیسوی

۲ ½ بجے سے ۴ ½ بجے تک

صدر انجمن

مولانا مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتین تلاوت کرکے جلسے کی کارروائی شروع کی۔ اسکے بعد مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم نے دار العلوم کی سالانہ کارروائی پیش کی جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

کارروائی دار العلوم ندوۃ العلما بابت ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ھ

جناب صدر انجمن وارکان ندوۃ العلما و معزز حاضرین!

مجھے اسوقت اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ مین آپکی خدمت مین سال زیر بیان کی وہ کارروائیان جو دار العلوم سے متعلق ہین پیش کرون اور اُسکی رپورٹ پڑھ کر سناؤن۔

اگرچہ وہ پیمانہ دار العلوم کا جو اسکے قائم ہونے سے پہلے قوم کے سامنے پیش ہوا تھا اسوقت آپکے پیش نظر ہوگا جس سے آپ خیال فرماتے ہونگے کہ یہ رپورٹ ایک ایسے بڑے مدرسے کی

Marfat.com

رپورٹ ہے جسکا خاکہ ایک بڑے وسیع پیمانے پر اس سے چند سال قبل شائع ہوا تھا

قبل اسکے کہ مین اسکی معذرت کرون کہ دارالعلوم ابتک اپنے مفروضہ حدود کی چہار دیواری تک بھی نہین پہونچا ہے آپکی انصاف پسند طبائع سے خود فیصلہ چاہتا ہون کہ اسمین کس حدتک بانیان دارالعلوم کی سستی یا کاہلی نے حصہ لیا ہے اور کہان تک قوم کی لاپروائی۔سہل انکاری شریک ہے۔آپکو معلوم ہے کہ بانیان دارالعلوم نے ایک ایسا عظیم الشان کام اپنے ذمہ لیا ہے جسکو اسوقت کی حالت اور موجودہ زمانے کی رفتار سے مدد ملنے کی توقع بہت کم ہے مگر ہمیشہ انسان کا خیال اپنے افراد قوم کی جانب ہر کام مین متوجہ ہوتا ہے کہ ہماری قوم اس کام مین ہماری کہان تک دستگیری کرے گی اور اس کام کی نوعیت خود اُن افراد کو کس درجے تک اُبھارے گی۔اور اپنی طرف متوجہ کرے گی۔؟

مسلمانونکی عام حالت مین جس قدر تباہی کے آثار اسوقت بادی النظر مین محسوس ہوتے ہین اس سے قبل اسکا عشر عشیر بھی نہ تھا۔آزادی۔تدبّر۔لاپروائی۔دینی احکام پر نکتہ چینی جس حدتک اسوقت مین موجود ہی اس سے قبل ہرگز نہ تھی۔اسکی علت یا علۃ العلل جو کچھ ہو لیکن اس بربادی مین کسیکو بھی مطلق شک وشبہہ نہین۔

اسکے ساتھ ہر مبصر زیرک کو یقینی طور پر معلوم ہے کہ کسی مذہب کی وقعت اُس مذہب کے جاننے والون کے قلوب مین کم نہین ہوسکتی یا اُسکے ارکان اُسوقت تک متزلزل نہین ہوسکتے جب تک اُس مذہب کی خوبیان۔اُسکے برکات۔اُسکے وعدو وعید اُس قوم کے افراد کے پیش نظر ہون جنکی طرف اُنکے قلوب خود بخود کھنچتے رہین۔بانیان ملت ومذہب کا دوام یا استمرار تو ایک ایسی فرضی مثال ہے جسکا وجود اسوقت تک محال ثابت ہوا ہے لیکن مذہبی ہدایات۔مذہبی کتابین۔مذہبی علوم وفنون ہر ملت ومذہب کے کم وبیش ہمیشہ یا ایک مدت دراز تک باقی پائے جاتے یا باقی رہنے کے قابل ہوسکتے ہین بشرطیکہ اُسکے پابند اُسکو عزت ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

Marfat.com

آج اِسوقت تک جس قدر مذاہب آسمانی ہدایات کو اپنا راہبر سمجھتے ہین اُنکے بانیان مذہب کبھی کا اس عالم کو ترک فرما چکے ہین۔ اگراُن اہل مذاہب کے ہاتھ مین ہین تو وہی علوم و فنون جو دینی پیشواؤن نے اُنکے ہاتھ مین بطور دستاویز عطا فرمائے تھے۔

ان آسمانی مذاہب مین مسلمانون کو ہمیشہ سے فخر اس بات کا رہا ہے کہ ہمارے دین و مذہب کو عقل نقل حکمت فلسفہ۔ تمدن اور سیاست نے پسند کیا ہے ایسا کبھی کوئی مذہب نہ تھا جسمین یہ ساری خوبیان موجود ہون مگر افسوس ہے کہ اس بات کے کہنے والونکی عمرین بھی اب قریب ختم ہین اور اِسکے پہچاننے والے بھی زمانے کے سیلاب مین اپنے ہمراہیون کے ساتھ دینے کو تیار ہین لیکن قوم ہے کہ اُسکو ذرا پروا نہین ہے۔ نہ اسکا احساس ہے کہ کل کو ہمپر یا ہمارے مذہب پر کیا بلا آنے والی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو جسقدر مذہبی پابندی آج باقی ہی کل کو وہ بھی فنا ہو جانے والی ہے اور اسلام کے نام لینے والے بھی باقی نہ رہین گے۔

اِس خیال سے بانیان دار العلوم نے چاہا کہ ایک ایسا عظیم الشان دار العلوم قائم کیا جائے جسمین مذہبی تعلیم کے ساتھ تربیت اور شائستگی بھی اسلامی طرز پر پیدا کیجائے اور رسمی قابلیت دنیاوی علوم و فنون مین بھی پیدا کرائی جائے تاکہ ایک اعلی نمونہ قائم ہو۔ اور شائستگی اور تہذیب اخلاق مین بھی جسکی اِسوقت بڑی ضرورت ہی۔ یہانکے طلبا ایک جدید مثال قائم کرین۔

افسوس ہے کہ یہ سارے منصوبے صرف ذہن ہی مین رہے اُنکے ظہور کا کوئی موقع نہین مل سکا نہ قوم نے اس طرف توجہ کی نہ اُن ارادون کے عملی صورت مین لانے کا کوئی پہلو ہاتھ آیا۔ کون یہ کہہ سکتا ہے کہ جس ہندوستان مین آج چھ کروڑ سے زیادہ مسلمان آباد ہین وہان اُنکی مذہبی تعلیم کا ایک ایسا مدرسہ جو اُنکی اسلامی ضرورتون کو حاوی ہو نہ قائم ہو؟ کسقدر تعجب انگیز بات ہی کہ عیسائیونکی صدہا مشنریان آج قائم ہین اور اُن ملکون مین قائم ہین جہان عیسائی تو مین برائے نام آباد ہین اور مسلمانان ہندوستان جنکی آبادی اس ہندوستان مین

Marfat.com

صدیون سے ہے وہان ایک بھی ایسا مدرسہ نہین جسمین قابل اطمینان مذہبی تعلیم کے ساتھ علوم وفنون قدیمہ وجدیدہ کی تعلیم ہوتی ہو اور تربیت اور درستی اخلاق کے پورے پورے سامان اُسمین موجود ہون - افسوس - صد افسوس !!!

اے مسلمانو ! اے اسلام کے شیدائیو !! تم اپنے ہاتھون سب کچھ کرسکتے ہو مگر جب کرنا بھی چاہو - خیال کرو کہ اس سے پہلے اس ہندوستان مین بیسیون درسگاہین موجود تھین اور ایک ایک درسگاہ مین بہت بہت طالب علم تعلیم پاتے تھے اور لطف یہ ہے کہ اُنمین بڑی تعداد اُن طلبہ کی ہوتی تھی جو مسافر - غریب الوطن - بعید المسکن ہوتے تھے اور ہر طرح سے اُنکا تکفل انھین ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے ہوتا تھا - کون بتا سکتا ہے کہ اون درسگاہون پر سلطنت کی جانب سے کوئی جائداد وقف تھی یا کوئی ماہوار رقم سلطنت سے ملتی تھی؟ حالانکہ ہندوستان بھی اُن ملکون مین شمار کیا جاتا تھا جو علم اور قابلیت کے اُس وقت مرکز مانے جاتے تھے -

اے مسلمانان ہندوستان ! اب بھی خدا کے واسطے آنکھین کھولو اور جسقدر جلد ممکن ہو اس طرف توجہ کرو ورنہ دینداری تو رخصت ہو ہی چکی ہے - تمہارا قومی شعار - اور اسلامی خصوصیات جو برائے نام باقی ہین عنقریب تمہارے قبضے سے جاتے رہین گے -

اب مین آپکے خیالات دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون اور جس بات کی اجازت مجھے دی گئی ہے اور جو میرا منصبی کام ہے اُسے پیش کرتا ہون اور یہ دکھاتا ہون کہ اس سال اُسکی کیا حالت رہی - اگرچہ گذشتہ سال مین امتحان سالانہ نہین ہوا جسکی وجہ یہ تھی کہ آخر ماہ رجب ! اوائل شعبان مین جو امتحان کی تیاری کے دن ہین یک بیک لکھنؤ مین ہیضہ اس شدت سے شروع ہو گیا کہ مجبوراً ارکان دار العلوم نے دار العلوم کو بند کرا دیا اور جہان تک جلد ممکن ہوا ہر طالب العلم اپنے وطن کو رخصت کر دیا گیا اور اُسوقت یہی مناسب تھا - تاہم طلبہ کی استعداد ایک ایسے مختصر امتحان کے بعد جانچ کی گئی تھی جسمین مولانا مسیح الزمان خان صاحب

Marfat.com

نائب ناظم اور بعض دیگر اراکین بھی موجود تھے اور اسی بنا پر ترقی مدارج طلبہ کی بنیاد قائم کی گئی۔ شوال سنہ ۱۳۲۲ھ سے باضابطہ تعلیم شروع ہوئی اور ایک درجہ دار العلوم کے متوسط درجون مین سے ترقی یافتہ طلبہ کا جدید کھولا گیا اور جو طلبہ سال اول درجۂ متوسط کے اندر تعلیم پاچکے تھے وہ سال دوم درجۂ متوسط مین داخل ہوئے اور درجۂ ابتدائی کے سال سوم مین پڑھنے والے طلبہ ترقی پاکر درجۂ اوسط کے سال اول مین داخل کیے گئے۔ علیٰ ہذا ہر درجے نے ترقی پائی۔ البتہ اُن درجات مین جو طلبہ قابل ترقی نہ تھے وہ علی حالہ اُسی درجے کی تعلیم مین باقی رکھے گئے جسمین اس سال تعلیم پاچکے تھے۔ ابتداے سال سے اخین چار مدرسین عربی اور ایک مہتمم اور ایک مدرس ریاضی ایک انگریزی ماسٹر سے تعلیم متعلق رکھی گئی جو گذشتہ سال مین اس خدمت پر مامور رہتے آئے تھے۔ اور جہان تک ممکن ہوا اس خدمت کے انجام دینے مین اُنکی توجہ درستی تعلیم کیطرف قائم رکھی گئی جس سے اُنھون نے اپنی متعلقہ خدمت بخوبی انجام دی۔

الحمد للہ اسوقت تک کہ آخر سال ہے تعلیمی حالت اچھی ہے۔ اِس ماہ کے بعد شعبان مین سالانہ امتحان ہوگا۔ امید ہے کہ اِس سال نتیجۂ امتحان اچھا ہو۔ اور تعلیمی نتائج کے لحاظ سے دار العُلوم کی کارگذاریان قابل اطمینان ہون۔

اِس سال ماہ محرم کے آغاز سے طلبۂ دار العلوم مین سے دو طالب العلمون کا وظیفہ امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاؤالدین صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جوناگڑھ نے اپنے جیب خاص سے مقرر فرمایا جو اب تک برابر جاری ہے۔ اُن مین ایک سید ابو ظفر بہاری طالبعلم اور دوسرا عبد الستار طالبعلم ہے جو ضلع بستی کا رہنے والا ہے۔ اور دو طالبعلمون کا وظیفہ ضلع پٹنہ و ضلع شاہ آباد کے دو عالی ہمت بزرگون نے مقرر فرمایا ہے اور ایک طالبعلم مسمی سید مصطفےٰ علی کا وظیفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس فیض آباد نے اپنی جیب خاص سے اور ایک طالبعلم مسمی ابو الخیرات سیوانی کا وظیفہ مولوی حکیم

Marfat.com

سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی صوبۂ اورنگ آباد واقع ریاست حیدر آباد دکن نے اپنی عالی ہمتی سے مقرر فرمایا ہے اور اُن بیس طلبہ کو وظیفہ خاص دار العلوم نے دیا ہی جسکی منظوری سالہاے ماضیہ مین ہوچکی تھی - ان چھبیس طلبہ کے علاوہ اور جسقدر طلبہ دار العلوم مین مقیم دار الاقامہ ہین وہ مستطیع اور اپنے مصارف کے خود متکفل ہین اِس سال فیس دار الاقامہ کی تین شرحین کردی گئین ایک صہ ماہوار جو اس سے پہلے قائم تھی دوسری عـہ ماہوار تیسری پندرہ روپیہ ماہوار - مگر تجربے نے اسوقت تک یہی بتایا کہ عموماً اُس فیس کے طلبہ دار العلوم مین داخل ہوے جسکی مقدار کم ہے یعنی پانچروپیہ ماہوار عہ و عـہ ماہوار کا کوئی طالب علم داخل نہین ہوا - حالانکہ داخلہ دار العلوم مین مشتہر کردیا گیا تھا کہ عہ و عـہ ماہوار دینے والے طلبہ کے طعام و قیام مین معقول و معتد بہ فرق ہوگا - اِسکے علاوہ چند طلبہ ہین جو خاص شہر مین رہتے ہین اور بوقت تعلیم دار العلوم مین آتے ہین اور بعد ختم اوقات تعلیم اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین جنکی تعلیم تو البتہ دار العلوم مین ہوتی ہے لیکن تربیت و نگرانی اخلاق اُنکے اولیا خود کرتے ہین -

طلبہ مقیمین دار الاقامہ کے اوقات تعلیم و تربیت اور اُنکے طریقے بذریعۂ ایک قواعد داخلہ شائع کردیے گئے ہین جسکے دیکھنے کے بعد اُنکی حالت اور انضباط اوقات کی پوری کیفیت منکشف ہوگی -

اسوقت جسقدر طلبہ زیر تعلیم ہین اُنکی تعداد ایک سَو سولہ ۱۱۶ ہے اُنمین سے بیس طالبعلم وظیفہ خوار دار العلوم ہین اور چھ طالبعلمون کو اُن حضرات کیطرف سے وظائف ملتے ہین جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اور اُنتالیس طلبہ مستطیع ہین جو اپنے مصارف کو خود برداشت کرتے ہین اور اکاون طلبہ خاص شہر کے رہنے والے ہین اُنمین سے بھی دو قسم کے طلبہ ہین - اوّل وہ جنکا اصلی وطن خاص لکھنؤ ہے اور اُنکے اولیا کا مسکن خاص یہی ہی - دوسرے وہ طلبہ جو لکھنؤ مین اسوجہ سے مقیم ہین کہ اُنکے اولیا ملازمت یا اور کسی وجہ

شہر مین اقامت رکھتے ہین۔

دارالعلوم کی تعلیم و تربیت جس طور پر اسوقت تک ہوتی رہی وہ نہایت قابل اطمینان ہے آپ حضرات کو اور نیز محبان اسلام کو اسوقت جس چیز کیطرف توجہ کرنے کی زیادہ حاجت ہے وہ یہ بات ہے کہ دارالعلوم کا وہ مکان جو افتتاح دارالعلوم کے وقت خرید کیا گیا تھا نہایت ناکافی ہی۔ اگرچہ تعلیم اور درسگاہ کے لیے دو بڑے کمرے سردست موجود ہین جنمین سے ایک کمرہ امیرالامرا ناصرالاسلام خان بہادر شیخ بہاؤالدین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جوناگڑھ نے اپنی جیب خاص سے تعمیر کرایا ہے اور اس بات کی مثال دارالعلوم مین قائم فرمادی ہے کہ ہمدردان اسلام کو اس طرح اعانت و امداد کرنی چاہیے لیکن دارالاقامۃ کی عمارت اور طلبہ کے رہنے کے کمرے بالکل ناکافی ہین۔ اوّل یہ کہ اُن کمرونکی تعداد بہت کم ہے جسکی وجہ سے ایک ایک کمرے مین کئی کئی طالبعلم رکھے گئے ہین۔

ثانیاً یہ کہ اُن کمرون کی حالت دارالعلوم کے کسی طرح مناسب حال نہین ہے اکثر اُنمین خس پوش ہین۔ یہ امور ایسے نہین ہین جنسے کسی وقت بھی تغافل کرنا زیبا ہو لہذا امید ہے کہ ہمارے شیفتگان اسلام مسلمان بھائی جلد سے جلد اسطرف توجہ فرمائینگے اور اپنے اپنے اسمائے گرامی پر ایک ایک دو دو کمرونکی تعمیر کرادینگے۔

اب مین ایک نقشہ آمدنی و مصارف دارالعلوم کا بابت سال زیر بیان کے پیش کرتا ہون (جو روداد کے آخر مین قبل فہرستون کے درج ہے) اور اس رپورٹ کو ختم کرتا ہون۔

محمد حفیظ اللہ عفی عنہ مہتمم دارالعلوم

مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کارروائی ختم کر چکے تو حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر و گورنمنٹ ایڈوکیٹ شاہپور اپنا مضمون سنانے کے لیے کھڑے ہوئے مگر وہ مضمون ایسا طولانی تھا کہ تھوڑے وقت مین پورا نہین ہو سکتا تھا۔ ہنوز دو چار منٹ وقت کے ختم ہونے کو

Marfat.com

باقی تھے کہ مسجد پر عصر کی اذان ہوگئی اور علما نماز کے تہیہ کو اُٹھنے لگے علما کے اُٹھتے ہی جلسے مین ایک طرح کی جنبش پیدا ہوگئی اسکو دیکھ کر حکیم صاحب ممدوح نے قبل از وقت اپنے مضمون کو ختم کر دیا۔ اسوقت تک جو کچھ بیان کیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا۔

خلاصہ تقریر حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر و گورنمنٹ ایڈوکیٹ شاہپور

پہلے مقرر نے یہ شعر پڑھا ؎

جو کچھ نہ دیکھنا تھا دکھایا ہے اب تلک	اور آگے دیکھیے ابھی کیا کیا دکھائے دل

پھر معمولی تمہید کے بعد فرمایا کہ ”مین مسلمانون کی ترقی کا اصلی سبب اُخوت اسلامی کو سمجھتا ہون میری حالت بعینہ اُس شخص کی سی ہے جو حالت نزع مین تمام اشیا کو حسرت کی نظر سے دیکھ رہا ہو۔ ہندوستان کی دو سو سالہ ہسٹری میرے بیان کی تصدیق کر رہی ہے۔ علامۂ والٹر نے جب لندن کی سوسائٹی کو بدلنا چاہا تو اُسکے خیالات کا سرچشمہ اسلام تھا۔ تمام سوانح نگار اسکو متفق اللفظ بیان کرتے ہین۔ افسوس ہے کہ دوسری قومین تو ہمارے اصول کو اپنا راہ نما قرار دین اور ہم اِنسے بھاگین۔ علامہ ابن رشد کہتا ہے کہ کبھی کسی قوم کو بے وجہ زوال نہین ہوتا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ جبسے ہمنے مذہبی تخیل کو چھوڑ دیا ہے اُسیوقت سے تنزل شروع ہوا ہے جسکی سند اندلس کے حالات سے بھی مل رہی ہے“

اثنائے بیان مین یہ بھی کہا کہ ”خواجہ حافظ شیعہ تبرائی تھے“ اس فقرے پر لوگون کو حیرت ہوئی اور چونکہ اس سے ایک بزرگ کی نسبت غلطفہمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اسلئے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے نہایت لطیف پیرائے مین اس بات کو ظاہر کر دیا کہ جس بنا پر یہ خیال پیدا ہوا ہے وہ صحیح نہین ہے۔ طبقات و سیر کی کتابین انکے مذہب کی نسبت وہی شہادت [illegible] اہل سنت و جماعت کا انکی نسبت خیال ہے۔

Marfat.com

اسکے بعد شیخ محمد اقبال صاحب۔ایم۔اے۔اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی ایک نعتیہ غزل اور ایک حسرت آمیز نظم سنائی مگر چونکہ اس موقع کے لیے نہین لکھی گئی تھی اس واسطے ہمنے کوشش نہین کی کر روداد مین درج کرنے کے لیے وہ ہمکو حاصل ہو۔اور نہ خود شیخصاحب نے ہمکو دی۔

اسکے بعد مولوی محمد شاہ صاحب رئیس و وکیل امرتسر نے اپنا مضمون پیش کیا جو تعلیم پر لکھا گیا تھا۔وہ مضمون حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

مضمون مولوی محمد شاہ صاحب رئیس وکیل امرتسر

تعلیم

حضرات! لفظ "تعلیم" ایک ایسا وسیع اور معنی خیز لفظ ہے اور یہ جنس علی اتنے انواع اور افراد پر حاوی ہے کہ اگر اسکو ہم اصل غرض وجود انسانی کہین تو بجا ہے ایسے عظیم الشان جلسے مین جہان مشاہیر علماے ہند تشریف فرما ہین فضل علم و تعلیم و تعلم بآیات قرآنی و اخبار و آثار ثابت کرنا تحصیل حاصل ہے۔حضرت علیؓ فرماتے ہین "فقر بعلم تعش حیًا بہ ابدا۔الناس موتے واہل العلم احیاء"

اس موقع پر یہ مسئلہ اہم در پیش ہے کہ تعلیم کس نوع کی ہونی چاہیے؟ کیا اہل اسلام مین کوئی ایسا سلسلہ تعلیم قائم ہے یا قائم کرنا چاہیے کہ کوئی فرد انسانی مصنوعی قیود سے اپنی مخلصی حاصل نہ کرسکے؟ قدیمی سلسلہ تعلیم جو باتسلی بخش نہین اور فی زمانا کئی لائق اور آزمودہ کار اصحاب اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے مین ساعی ہین اور اپنے پرجوش خیالات کی ریشہ دوانی کر رہے ہین۔مین اس موقع پر اپنے تمام خیالات کا اظہار کرنا مناسب نہین سمجھتا صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہون کہ اگر زمانہ مستقبل مین کوئی ایسی یونیورسٹی قائم بھی ہو تو تعلیم کو ایسا محدود نہ کرنا چاہیے جس سے طلباء علم تنگ نظر یا مغرور پیدا ہون۔اگر نوجوان طالب علمون کو علوم دینیہ سے مزین کرنا مقصود ہے تو دیگر مذاہب و عقائد سے واقفیت پر ضرور ہے تاکہ خیالات مین وسعت پیدا ہو اور تعصب مذہبی

Marfat.com

کے عیب سے مبرا ہین۔ ابو ریحان البیرونی جو سلطان محمود غزنوی کے ہمرکاب ہندوستان مین وارد ہوا اپنی کتاب الآثار مین تحریر کرتا ہے کہ "مین نے ہندوستان مین آکر زبان علم و ادب سنسکرت مین مہارت حاصل کی اور اہل ہنود کی کتب مذہبی کا بغور تعمق مطالعہ کیا کیونکہ دیگر مذاہب و ادیان سے واقفیت حاصل کرنا خالی از فائدہ نہین"۔

حضرات! اگر آپ اس کتاب لاجواب کا مطالعہ فرمائین تو آپ سخت متعجب ہونگے کہ کسطرح یہ فاضل عرب یونانی لسان الملک "ہومر" کی نظم کے حوالے دیتا ہے اور کس خوبی سے مسئلہ تناسخ کے متعلق مختلف فلاسفران ہند کے اقوال جمع کرکے فیثاغورث کے فلسفے سے انکی تطبیق کرتا ہے۔ مین اسلامی یونیورسٹی مین ایسے ادیب معقولی و وسیع الخیال علما کو دیکھنا چاہتا ہون نہ کہ ایسے اشخاص جو نشۂ علم مین سرمست و مغرور ہون اور اپنے زعم مین اورون کو حقیر سمجھین اور اپنے سطحی علم کو بحر بے پایان تصور کرین۔ آپ پر واضح رہے کہ ہمارے بزرگان دین کو آداب واخلاق کے زیور سے ایسا آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے کہ دیگر اشخاص اُنسے نفور نہ ہون تعلیم اس قسم کی ہونی چاہیے کہ انکسار پیدا کرے نہ کہ بیجا غرور۔ وہ زمانہ گیا جبکہ ہمارے علما بحرالعلوم کہلاتے تھے اُن دنون انواع علوم بہت قلیل التعداد تھے۔ ابن رشد اندلس مین قاضی تھے مشہور طبیب تھے اور اُنکے فلسفے کا غلغلہ اطراف واکناف یورپ مین پیدا ہوا تھا۔ یہ اسی کے فلسفہ کی تاثیر تھی کہ فرانس۔ اطالیہ۔ المانیہ مین خیالات مذہبی مین سخت انقلاب پیدا ہوا مگر فی زماننا علوم جدیدہ اسقدر وسیع ہوئے ہین اور اتنے انواع پر متفرع ہین کہ کوئی شخص اپنی تمام زندگی مین بھی کسی ایک شاخ مین کامل مہارت پیدا نہین کرسکتا جب علم ایسا بحر بیکران ہے تو بجز مخالفت ماہران علوم مختلفہ و تبادلۂ خیالات مذہبی و علمی پوری تعلیم کا حاصل کرنا امر محال ہی اور نہ اصل غرض تعلیم یعنی تہذیب نفس متصور رہے۔ ایک مشہور انگریزی شاعر کا مقولہ ہے کہ "انسان کو انسان کا مطالعہ کرنا سب سے اعلی تعلیم ہے" اور میرے خیال ناقص مین سب سے مشکل مضمون یہی ہے۔ یون تو نکتہ چینی ہر ایک شخص کرسکتا ہے اور ہر ایک فرد بشر اسکو

Marfat.com

آسان امر خیال کرتا ہے مگر تبادلۂ خیالات سے پورا منکشف ہوتا ہے کہ ہر ایک متنفس کے خیالات کی بنا اسکی قومیت - اسکی تربیت - اسکی ابتدائی تعلیم اور اسکے والدین و دیگر اقربا کی طرز معاشرت پر مبنی ہے - ان جذبات مختلفہ پر ذرا غور کیجیے اور پھر فرمائیے کہ نکتہ چینی سے اجتناب کرنا کسقدر امر لازمی ہے ؟ -

مین نے مضمون تعلیم مین اس امر پر اسواسطے بہت زور دیا ہے کہ مجھے کامل یقین ہے کہ ندوۃ العلما اس دقت کے دور کرنے مین سعی بلیغ عمل مین لائے گا - یہی کا ایک کرشمہ ہے کہ مجھ ایسا آدمی آپ ایسے علماے جلیل القدر کی سمع خراشی کر رہا ہے -

ندوۃ العلما کا وجود ذیجود مغتنمات سے ہے اور اسکا انعقاد عین بروقت ہوا - کل امر مرہون بوقتہٖ - کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ زمانے کے ساتھ نصاب تعلیم بھی بدلتا ہے - جب کہ اہل یونان اوج تہذیب پر تھے اور جن دنون کہ قطعۂ یونان مین علم کا آفتاب سمت الراس پر تھا - فلسفے کا دور دورہ تھا - اہل روما مین قانون کا بڑا چرچا تھا - قرون وسطی مین مطالعۂ کتب مذہبی پر بہت اعتنا کی جاتی تھی - اور ان دنون یورپ اور امریکہ مین علوم طبعی کا طبل شاہی بج رہا ہے - یہ چارون زمانے ہمپر بھی گذرے ہین - فلسفے کا اسقدر زور رہا کہ امام غزالی تہافۃ الفلاسفہ لکھنے پر مجبور ہوئے -

شروع اسلام مین سوائے تعلیم کلام مجید و احادیث کے اور کوئی مشغلہ نہ تھا مگر کتب مذہبی کی اشاعت اور انکی درس و تدریس خلفاے عباسیہ کے عہد مین بڑے زورون پر تھی اندلس جو مرکز فلسفہ تھا اور جہانسے ابن رشد کا طنطنہ یورپ مین پھیلا تھا بالکل مذہبی رنگ مین ڈوبا ہوا تھا یہان تک کہ منطق کی تعلیم ممنوع کی گئی اور شائقین علم منطق نے جوکہ باوجود سخت ممانعت بادشاہی اہمین مشغول رہتے تھے اسکا نیا نام یعنی فعل اختراع کیا تاکہ سزا سے بچے رہین طبیعات وریاضیات مین چند بڑے بڑے علما نے اپنا اپنا کمال دکھایا ہے - اب حضرات سائنس کا عہد ہی اور ندوۃ العلما کو یہ امر کوز خاطر رکھنا چاہیے اور آپ پر فرض ہے کہ علم کلام کو مطابق

Marfat.com

علوم جدیدہ کرین ورنہ کوئی عملی فائدہ متصور نہ ہوگا۔

کوئی تعلیم کامل خیال نہین کیجاتی جب تک کہ اسکا عمدہ اثر اخلاق پر نہ ہووے۔ حب الوطنی کا ولولہ دلون مین پیدا نہ ہو اور ذاتیات محو نہ ہوجائین۔ یورپ کی اعلی وشایستہ قومونکی طرف دیکھو یہ تعلیم محض عمدہ تعلیم پر منحصر ہے کہ کسطرح اور کس زودی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین

قوم اذا الشر ابدی ناجذیہ لھم	طاروا الیہ زرافات ووحدانا
لایسئلون اخاھم حین یندبھم	فی النائبات علی ما قال برھانا

یہ ہماری تعلیم کا نقص ہے کہ ہم لوث ذاتیات سے کبھی پاک نہین ہوتے ہین۔ اس مرض کا علاج مطالعہ کتب سیر وسوانح عمری سے ہوسکتا ہے۔ لارڈ بیکن کا قول ہے کہ "بندوق چلانے سے شش اور سینے مین قوت آتی ہے۔ آہستہ آہستہ چلنا معدے کے واسطے ازحد مفید ہی اور سواری اسپ سے تقویت دماغ حاصل ہوتی ہے اسی طرح علم تاریخ آئینے کے مانند آپ پر روشن کردے گا کہ کیون اور کسطرح سلطنتون اور قومون کا زوال ہوا۔ اسکے کیا بواعث تھے؟ اور کس نہج سے ایسی غلطیون سے بچنا چاہیے؟ جو موجب ادبار وانحطاط قوم وملت ہوئین۔

حضرات! آپ بخوبی جانتے ہین کہ مسلمانون کے پاس ایک بڑا بھاری ذخیرہ کتب تاریخ کا فارسی اور بالخصوص عربی مین ہے مسلمانون مین ابن خلدون ایسے مورخ گذرے ہین۔ اسکے مقدمہ کا ترجمہ زبان لاطینی مین موجود ہے۔ فلنٹ اپنی کتاب موسومہ تاریخ فلسفہ تاریخ مین تحریر کرتا ہے کہ پولٹن یا یونانی کوئی مورخ اسکا ہم پایہ نہین۔ قرون وسطی مین بھی کوئی مصنف اسکا ہم پایہ نتھا۔ افلاطون اور ارسطاطالیس اسکے مدمقابل نہین اور دیگر مورخین کا تو یہ درجہ بھی نہین اور نہ انکی یہ قابلیت ہے کہ اس شہسوار میدان تاریخ کے ساتھ انکا نام لیا جاسکے۔ ابن خلدون کی کیون اسقدر تعریف کیجاتی ہے فن تاریخ مین تو دیگر مورخین اس سے زیادہ ماہر تھے مقری اور مقریزی کی اس سے زیادہ ضخیم کتابین ہین۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اپنے اصول [illegible] اقتباس کیے اور ثابت کردکھایا کہ خیالات وشایستگی کے مدارج اور قواعد مین۔

Marfat.com

ندوۃ العلما یا اسلامی یونیورسٹی کو چاہیے کہ علم تاریخ کی ترویج انھین اصُول پر مبنی رکھے۔ شاید مین غلطی پر ہون مگر جہان تک مجھے علم ہے ہمارے اکثر علما صرف و نحو پر تو بڑا زور دیتے ہین اور علم تاریخ کیطرف بالکل توجہ مبذول نہین کرتے۔ ندوۃ العلما اپنے مقاصد مین بالکل قاصر رہے گا اگر علم تاریخ کو جدید طرز پر ترویج دینے مین بے اعتنائی کی گئی۔ اسلام نے ہمکو اخوت کی تعلیم دی ہے اور تاریخ جوش اُخوت کو موجزن کرے گی۔

میرے یہ مستحکم راے ہے کہ کوئی قوم اعلی ترقی حاصل نہین کرسکتی تا وقتیکہ اسکا قومی علم ادب نہ ہو۔ اس زمانے مین ہندوستان کے مسلمان اپنے علم ادب پر نازان نہین ہو سکتے بجز چند دیوان اور قلیل التعداد ناولون کے اُردو مین اور کیا رکھا ہے۔ ہان اپنے خیالات کی وسعت کے لیے انگریزی پڑھو یا عربی حاصل کرو۔ آپ جانتے ہین کہ منطق و فلسفہ و ریاضیات و طبعیات کو بخوبی سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کے واسطے انگریزی یا عربی مین کامل مہارت حاصل کرنی پڑے گی اور یہ کامل مہارت برسونکی محنت اور جانکاہی کا نتیجہ ہوسکتی ہے اگر یہ علوم اُردو زبان مین ہون توکسقدر وقت عزیز ہم بچا سکتے ہین اور انگریزی و عربی کے ادب حاصل کرنے کے واسطے ہمکو کسقدر سہولت ملسکتی ہے۔ جہان تک مجھے کتب تواریخ پر عبور ہے مین نے کسی قوم کو بذریعۂ زبان اجنبی اکتساب علوم و فنون مین ید طولے حاصل کرتے نہین دیکھا۔ الا ماشا اللہ۔ یہ ہمپر فرض ہے کہ زبان اُردو کو ترقی دین بجاے اِسکے کہ ہم انگریزی یا فرانسیسی سے عربی مین ترجمہ کرین کیون نہ ہم سیدھا اُردو مین تصانیف یا تراجم کو اشاعت دین۔ انگریزی زبان مین رباعیات عمر خیام اور مثنوی مولانا روم کا ترجمہ ملسکتا ہی فرانسیسی زبان مین اعلیٰ اعلیٰ درجے کی عربی کتابون اور تاریخون کا ترجمہ موجود ہے۔ مترجمون نے اپنے حواشی سے اپنے ترجمون کو اصل کتب سے زیادہ مفید بنا یا ہے۔ دہلی کے چاندنی چوک مین جوہری اپنی دکان کو بہت سجا رکھتے ہین تاکہ گاہکون کی طبیعت للچاوے اِسی طرح پر مصنفین کو چاہیے کہ اپنی تصانیف عمدہ مطابع مین بھیجین اور خوشخط اور عمدہ کاغذ استعمال کرین تاکہ طالبعلمو

کتاب کے دیکھنے ہی سے اسکے پڑھنے کا شوق پیدا ہو سکتی اور بدخط غلط کتابین ذوق تعلیم کو سخت ضرر پہونچاتی ہین - مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری نے جو یکتاے زمانہ ادب تھے شرح حماسہ طبع کرائی کاغذ ردی اور زرد - کاتب بے علم نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی صفحہ غلطیون سے خالی نہین اور کوئی شعر صحیح نہین - اسنے بڑے ادیب کی محنت رایگان گئی اور وہ شرح پڑھیون کے کام آئیگی - مجھے علم عروض کا شوق دامنگیر ہوا مین نے عربی مین علم عروض کی ایک کتاب کا مطالعہ شروع کیا - کتاب تو تین چار آنے مین خرید لی مگر اصل مطلب مفقود املا غلط اور نرالے پرکار کے دوائر - ہر ایک خانے کے دوائر نہایت تنگ تھے - ان تنگ خانون سے جان بتنگ ہو کر مین نے فرانسیسی مین موسیوئی سی کی تصنیف کا مطالعہ کیا جسمین مختلف بحور اور زحافات کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے - یہ موسیوٹی سی وہ فرنسوی عالم ہے جسنے سر سید احمد کے آثار الصنادید کا ترجمہ فرانسیسی زبان مین کیا ہے - آکسفورڈ اور کیمبرج کے مطابع مین خاصے عالم مصحح مقرر ہوتے ہین - اشاعت علوم کے واسطے اسلامی یونیورسٹی کو اپنا خاص مطبع جاری کرنا پڑے گا اور دیگر مطابع پر نگرانی لازمی ہوگی -

جنکو ہم ہندوستان مین مسلمانون کے علوم کہتے ہین وہ دراصل مغربی علوم ہین پانچون وقت ہم سب کلمۂ توحید کے قائل مغرب کیطرف اپنا سر جھکاتے ہین مغرب کے ساتھ ہمکو خاص وابستگی ہے

الغرب احسن ارضی و سلی دلیل علیہ   القمر یرقب منه والشمس تسعی الیه

ندوۃ العلما پر فرض ہے کہ پرانے علوم مغربیہ کو علوم جدیدہ کے ساتھ مربوط کرے - منطق نے اپنا قالب بدلا ہے - ارسطاطالیس کا وہ قدیمی مرتبہ یورپ مین جاتا رہا ہے - ندوۃ العلما کی خدمت مین یہ عرض کرنا مناسب ہے کہ منطق کا طرز قابل اصلاح ہے اور نہ پرانی وضع کی کتابین دلپسند ہو سکتی ہین - متن کسی مصنف کا اور حاشیہ کسی دوسرے کا اور پھر اس حاشیہ پر حاشیہ علم جرا منطق ہے بلکہ نحو کا کوئی رسالہ ہے - دیباچہ مین اگر حمد ہی تو الف و لام کی تحقیق پر ایک طویل حاشیہ ہے - ان و دیگر نقصون کے رفع کرنے مین کوشش فرمانی چاہیے فلسفہ

Marfat.com

ذہنی مین آجکل بڑا انقلاب ہوا ہے علم تشریح و فزیالوجی و بائیالوجی یعنی علم حیات کے ذریعہ سے بہت سے مشکل مسائل کی وضاحت کی گئی ہے اور عام فہم عبارت مین کتب فلسفہ و سائنس کی اشاعت کیجاتی ہے۔ ندوۃ العلما کو چاہیے کہ عام فہم سلیس اُردو مین ایسے مسائل ادق عامہ خلائق مین شائع کرے۔ آپکو معلوم رہے کہ بدو تہذیب مین ایک نیم وحشی آدمی اپنے بدن کی آرائش کو اصلی آسائش پر مقدم رکھتا ہے۔ وہ برہنہ پھرتا ہے مگر مختلف انواع کے پر اپنے سر اور بدن پر رکھتا ہے تمام جسم کو گودنا کر کے طرح طرح کے نقش و نگار اپنی جلد مین پیدا کرتا ہے۔ لباس کا استعمال سردی اور گرمی سے بدن کا محفوظ رکھنا اسکے وہم و گمان مین نہین آتا اسی طرح تعلیم مین پہلے آرائش و بعد ازان آسایش کے مضامین کو ترقی ہوتی ہے۔ ذرا عربی کے علم ادب کیطرف توجہ فرمائیے۔ ملک عرب مین قبل از بعثت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسا فن ترقی پر تھا؟ فصاحت و بلاغت و شعر گوئی۔ اسمین بجز آرائش اور کچھ مقصود نہ تھا۔ جب علوم مفیدہ کا زمانہ آیا تو عبارت سلیس مین مطلب ادا کیا جاتا تھا عبارت کی رنگینی کیطرف ساری توجہ مبذول نہین کیجاتی تھی علی ہذا زمانۂ حال کی فارسی روانی مین بڑی صاف ہے ملا طغرا کا فردوسیہ یا بہاریہ کون پڑھتا ہے اور درۂ نادرہ کے دُرر در مین کون غرق ہوتا ہے۔ کتابون کا نصاب اس نہج سے مقرر کرنا چاہیے کہ مذاق علمی مین خاص شستگی پیدا ہو۔

ان لوازمات تعلیم پر مین نے خاص زور دیا ہے کیونکہ علم کے فوائد کی نسبت آپ جیسے فضلا کی مجلس مین تقریر کرنا طفل بہ ہندوستان بردن کے برابر ہے۔ آپ میدان علم مین فوارس جانباز ہین۔ آپکے آلہ حرب توپ میکسیم کے مشابہ فوج جہالت کو گھائل کرنے کے قابل ہونے چاہئین۔ آپکے آلات حرب و ضرب عمدہ کتابین اور عمدہ اشاعت ہین۔ سوائے اسکے اصلی فائدہ بعید از امکان ہے۔ مسلمان تعلیم مین دیگر اقوام سے دور پیچھے رہگئے ہین۔ مردون کا تو یہ حال ہے وائے برحال زنان۔ خلفائے عباسیہ کے عہد مین مسلمان خاتونین بڑی بڑی عالمہ ہوتی تھین۔ یہی وجہ ہے کہ انکی اولاد لیاقت اور شجاعت مین بے نظیر ہوتی تھی۔ ایک عالم کا

Marfat.com

قول ہے کہ ایک بچے کی تربیت رحم مادر مین شروع ہوتی ہے اور اخلاق شیر مادر کے ساتھ اسکے تمام جسم مین سرایت کرتے ہین ۔ جتنے مشہور آدمی گذرے ہین اگر آپ انکی سوانح عمری کو بالاستیعاب ملاحظہ کرین تو آپ پر بخوبی عیان ہو جائےگا کہ انکی لیاقت ۔ انکی شجاعت انکا عالی حوصلہ اور انکے اخلاق پاکیزہ محض انکے والدین کا ظہور اور تربیت کا نتیجہ ہے ۔

اب رہا یہ کہ تعلیم نسوان کسطرح اور کس درجہ پر ہونی چاہیے ہم نہین چاہتے کہ خاتونان اسلام یورپ اور بالخصوص امریکہ کی عورتون کی طرح کھلے بندون آزاد پھرین اور انکی طرح ناول پڑھتی رہین اور نہ ہم مناسب سمجھتے ہین کہ مسلمانونکی لڑکیان مردونکی طرح اعلی درجہ کی تعلیم حاصل کرین کیونکہ اول تو خود یورپ اور امریکہ مین عالی خیال بیحد آزادی کے مخالف ہین ۔ ہربرٹ اسپنسر جسکا ہم پلہ فی زمانا کل انگلستان مین کوئی فلسفی نہین اور جسکی شہرت کل یورپ اور امریکہ مین پھیلی ہوئی ہے ایسی آزادی کا سخت مخالف ہی ۔ اسکا بیان ہے کہ ”اگر کوئی امریکن لیڈی ریل کی کسی گاڑی مین داخل ہو اور کل مسافر از قسم ذکور اسکی تعظیم کے واسطے سروقد نہ کھڑے ہون تو وہ انکو گھورنے لگتی ہے گویا کہ اسکے زعم مین ہر ایک مرد پر فرض ہی کہ خواہی نخواہی اسکی خدمت مین آداب بجا لائے “

اس جلیل القدر فاضل کی یہ بھی راے ہے کہ ”عورتونکی ایسی تعلیم ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو بموجب قواعد حفظان صحت پرورش کر سکین “ واقعی یہ راے قابل وقعت ہے ۔ فرض کیجیے کہ ایک عورت بڑی بھاری ادیب ہی یا مشہور منطیق ہے مگر اصول طبابت اور حفظان صحت سے بالکل ناواقف ۔ اگر اسکی جہالت کے باعث اسکا کوئی عزیز بچہ بیمار ہو جائے اور وہ جانبر نہ ہو تو فرمائیے اسکا علم ادب و علم معقول کس کام آیا ؟ علاوہ بریں مشہور اطبا اور اہل سائنس کی یہ راے ہے کہ زیادہ تعلیم سے عورت بانجھ ہو جاتی [illegible]

میری راے ناقص مین عورتونکو مذہبی تعلیم کے علاوہ کتب اخلاق و [illegible] اور پرورش اولاد کے اصول و قواعد سے آگاہ کرنا بہت [illegible] بچہ والدین کی جہالت

اور ناواقفیت کے باعث یا تو ہلاک ہو جاتے ہین یا ایسے امراض مین مبتلا ہوتے ہین کہ وہ اپنی تمام زندگی سخت تلخ کامی کے ساتھ بسر کرتے ہین۔

اب مین آپکی زیادہ سمع خراشی کرنا نہین چاہتا ممکن ہے کہ آپ بعض مقام مین مجھسے اختلاف فرمائین گے۔ اختلاف آرا ہمیشہ سے چلا آتا ہے متبنی کے یہ اشعار کیسے معنی خیز اور برمحل ہین ؎

تخالف الناس حتی لا اتفاق لهم — الا علی الشجب والخلف فی الشجب
فقیل تخلص نفس المرء سالمة — وقیل تشرک جسم المرء فی العطب

مگر مین نے اپنے رطب و یابس خیالات آپکے سامنے پیش کیے ہین اور اُمید ہے کہ آپ لغزش و اعثار اقدام سے درگذر فرمائین گے ؎

بو کہ بر حال ما بہ بخشایند — مورد طعنہ نہ فرمایند

۴½ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اُسی خوشنما مسجد مین جو احاطہ مدرسۃ المسلمین مین واقع ہے عصر کی نماز بہت شان و شوکت سے ادا کی گئی۔

جلسۂ عام

شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین

۸½ بجے شب سے ۱۱ بجے شب تک

آج شب کو مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر۔ مولوی سراج الحق صاحب صدیقی کرنالی اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ حاضرین کی تعداد پہلے دن سے بہت زیادہ تھی اور گیارہ بجنے پر بھی لوگون کے اشتیاق مین کمی نہین ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ رات بھر یہ مجلس گرم رہے مگر

Marfat.com

اُنکے اشتیاق کو اپنی حالت پر چھوڑ کر مجلس کو برخاست کیا گیا

اجلاس پنجم

۸۔ رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

۷ ½ بجے سے ½ ۱۱ بجے دن تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب مجود دار العلوم نے کلام مجید کی چند آیتین اپنے معمولی دلگداز لہجے مین تلاوت کین اور قلوب مین ایک قسم کی جنبش پیدا کردی۔

آج کے روز شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب کی تقریر موعود کے لیے کچھ وقت نکالا گیا تھا مگر اتفاق سے انکے آنے مین دیر ہوئی اور اسی وقت مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب امام جامع مسجد پشاور نے یہ خواہش ظاہر کی کہ انکو کچھ تھوڑا وقت دیا جائے تاکہ وہ رسوم قبیحہ کے انسداد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائین چونکہ وہ ایک مفید اور کارآمد تجویز پر اظہار خیالات فرمانا چاہتے تھے جو معمولی وعظ و خطبے سے بہتر بالشان اور ضروری چیز تھی اسواسطے جناب صدر انجمن نے مولوی صاحب ممدوح کو اجازت دی۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ مولوی صاحب اُردو کے زبان دان نہین تھے مگر انھون نے اپنے بیان کو ایسی صاف اور فصیح اردو مین شروع کیا جس سے سامعین کو حیرت ہوتی تھی اور ایسے پاکیزہ خیالات ظاہر فرمائے جنکے لیے اتفاق سے اگر وقت نہ نکالا جاتا تو بعد کو افسوس ہوتا۔ آپ کا بیان ہنوز ختم نہین ہوا تھا کہ مسٹر

Marfat.com

برڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع امرت سر اور مسٹر نکل صاحب سکرٹری میونسپلٹی امرت سر تشریف لائے۔ شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر صاحب ممدوح کا خیر مقدم کر کے اُنکو نشست علما کے قریب لائے۔ جسوقت وہ زینے کے پاس پہونچے صاحب صدر انجمن نے اٹھکر مصافحہ کیا اور نشست علما کے قریب اُنکو تشریف رکھنے کی تکلیف دی اور شیخ غلام صادق صاحب نے مختصر لفظون مین صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا۔ اِسکے بعد شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کھڑے ہوئے اور آپنے ناسازی طبع کا عذر اور سامعین سے بیحد انتظار کی معافی طلب کرنے کے بعد فرمایا کہ "مین ختم نبوت پر تقریر کرنے سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت پر گفتگو کرنا چاہتا ہون جو ہمیشہ ندوۃ العلما کے نظام کا ایک جزو رہا ہے اور اس مرتبہ چھوٹ گیا ہے:۔ اِسکے بعد مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

ندوۃ العلما کی ضرورت پر شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی کی تقریر

حضرات! ۔ ندوۃ العلما کے جلسے مین جو سب سے زیادہ ضروری مضمون ہے وہ خود ندوۃ العلما کی ضرورت کا ظاہر کرنا ہی۔ آجتک ندوہ کے جتنے سالانہ اجلاس ہوئے سب مین اِس ضرورت کا لحاظ رکھا گیا اور اِس مضمون پر پر زور تقریرین کی گیئن حقیقت یہ ہے کہ ندوے کی تمامتر کامیابی کا مدار اِسی پر ہے کہ یہ مسئلہ پوری طرح سے حل کر دیا جائے۔

ندوہ جب اوّل اوّل قائم ہوا تو قدیم اور جدید گروہ نے اسکو حیرت اور تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ قدیم گروہ کا خیال تھا کہ اگر ندوے کا مقصد علوم قدیمہ کو ترقی دینا ہے تو ہندوستان مین آج سیکڑون عربی مدارس موجود ہین جو اس مقصد کو بخوبی انجام دے رہے ہین۔ جدید گروہ کہتا تھا کہ بڑی مشکل اور بڑی ہاے پکار سے مسلمان خواب غفلت سے چونکے تھے اور جدید تعلیم کیطرف مائل ہوئے تھے۔ کیا ندوے کی یہ خواہش ہے کہ ترقی کی جس حد تک ہم

Marfat.com

پہونچگئے تھے اُس سے ہٹ کر پھر پہلے مرکز پر آجائین اور قدیم تعلیم کے جس شکنجے مین ہم گرفتار تھے دوبارہ پھر اُسمین پھنس جائین۔

اِس قسم کا استعجاب جو ندوے کے متعلق ظاہر کیا گیا کوئی نئی بات نہ تھی۔ دنیا مین ہمیشہ جب کوئی نئی تحریک ہوئی ہی تو زمانہ نے اسیطرح حیرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا ضروری کام قرآن کا جمع کرنا تھا لیکن اوّل اوّل جب حضرت عمرؓ کے دلمین یہ خیال آیا تو حضرت ابو بکرؓ اور خود کاتب وحی نے اس ارادے پر سخت حیرت ظاہر کی اور کہا کہ جو کام جناب رسول اللہؐ نے نہین کیا دوسرا شخص اُسکے کرنے کی کیونکر جرأت کرسکتا ہے لیکن بالآخر سب نے اوسی کام کو ضروری سمجھا اور اُسکو انجام دیا۔

اسی طرح فقہ۔ حدیث۔ اسماء الرجال۔ علم کلام کی بنیاد قائم ہوئی اور اینمین سے ہر علم کے قائم ہونے کے وقت ابتدا مین مخالفت کی گئی۔

اب مین دونون گروہونکی طرف الگ الگ خطاب کرتا ہون۔ قدیم گروہ کا یہ خیال کہ مدارس موجودہ مین علوم قدیمہ کی تعلیم کافی طور سے ہورہی ہے اسلیے ندوے کی کیا ضرورت ہے صحیح نہین۔ ندوے کا مقصد صرف علوم قدیمہ کی تعلیم نہین ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ آپ جانتے ہین کہ اسلام مین جتنے علم پیدا ہوئے سب زمانے کی خاص خاص ضرورتون سے پیدا ہوئے مثلاً علم کلام صرف اِس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفہ یونان کی تعلیم نے لوگون کے مذہبی خیالات متزلزل کردیے تھے اس بنا پر آج بھی چونکہ فلسفہ جدیدہ کی تعلیم نے ہزارون آدمیون کو مذہب کیطرف سے بیدل کردیا ہے اسلیے ضرور ہی کہ فلسفہ جدیدہ کے مقابلے مین ایک نیا علم کلام ایجاد کیا جائے۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہی کہ جسطرح ہمارے قدمانے یونان۔ مصر۔ ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان مین منتقل کیے تھے اسیطرح یورپ مین جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہین ہماری زبان مین منتقل کیے جائین۔

Marfat.com

اس موقع پر مجکو ایک عالمگیر غلطی کا رفع کرنا ضرور ہے - عام خیال یہ ہے کہ ہمارے علما انگریزی تعلیم تعصب کی وجہ سے نہ خود حاصل کرتے ہین نہ دوسرون کو اجازت دیتے ہین اس دعوے کا اسقدر حصہ تو بدیہی اور حقیقت واقعی ہے کہ علما انگریزی تعلیم سے بالکل الگ ہین لیکن بحث طلب یہ ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے ؟ کیا جیسا کہ عام خیال ہے اسکی وجہ تعصب ہے ؟ اگر تعصب ہی ہے تو ہمارے علما جن علوم و فنون کی تعلیم مین رات دن مشغول ہین اور جسکو وہ اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہین کیا وہ اسلامی علوم ہین ؟ منطق فلسفہ - ریاضی ہیئت یہ وہ علوم ہین جنکے پڑھنے پڑھانے مین ہمارے علما کی تمام عمر صرف ہوتی ہے اور علما اُن علوم کو اُسی شوق اور محنت اور سرگرمی سے سیکھتے ہین جسطرح خالص مذہبی علوم مثلاً تفسیر اور فقہ اور حدیث کو بس جبکہ ہمارے علما نے تمام غیر قومون کے علوم و فنون کے حاصل کرنے مین اسقدر بے تعصبی اور فیاض دلی ثابت کی ہے تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ انگریزی علوم و فنون کے سیکھنے سے اُنکو تعصب نے باز رکھا ہے ؟ -

حقیقت یہ ہے کہ علما نے انگریزی تعلیم کا جو نمونہ دیکھا اور اُس تعلیم کا جو سرسری تجربہ اُنکو ہوا اُسنے اُنکو یقین دلا دیا ہے کہ انگریزی زبان مین دقیق علوم اور نازک مسائل کا وجود نہین بلکہ صرف سرسری اور عامیانہ باتین ہین جو درس و تدریس کے قابل نہین - جغرافیہ - زمین کے نقشے - جانورون کا حال معمولی تاریخی واقعات - نجاری اور حدادی وغیرہ یہی انگریزی کی کل کائنات ہی -

علما کا یہ خیال اگرچہ بالکل غلط ہے لیکن اسکا منشأ انتزاع ضرور ہے انگریزی خوانون کا جو گروہ ملک مین موجود ہے اس سے ایک ناواقف شخص اور کیا قیاس کر سکتا ہے ؟ - آج ملک مین سیکڑون بلکہ ہزارون انگریزی اعلی درجے کے تعلیم یافتہ ہین لیکن کیا ان مین ایک بھی فلسفہ دان ہے ؟ منطقی ہے ؟ شاعر ہے ؟ اور اگر نہین ہے تو اس نمونے کو دیکھ کر ہمارے علما اور کیا قیاس کر سکتے تھے - نہبت بڑی چیز جو علم کا معیار ہے وہ علمی ذوق ہے

Marfat.com

ہمارے علما علانیہ دیکھ رہے ہین کہ انگریزی خوان جماعت مین علمی ذوق بالکل مفقود ہی یعنے ایک شخص بھی علم کو علم کی غرض سے نہین پڑھتا یہان تک کہ اگر گورنمنٹ کیطرف سے نوکریون کے لیے انگریزی دانی کی قید اُٹھالیجائے تو اِس سرے سے اُس سرے تک تمام اسکول اور کالج دفعۃً خالی ہوجائین گے۔ اِس سے ایک ناواقف شخص خواہ مخواہ یہ قیاس کرے گا کہ انگریزی مین دقیق۔ لطیف۔ نازک اور دلچسپ مسائل علمی نہین ہین ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایک مدت تک مشغول رہنے کے بعد ایک شخص کو بھی علمی ذوق نہ پیدا ہوتا۔

اِس بنا پر ہمارے علما کو انگریزی تعلیم کیطرف متوجہ کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اِس زبان مین بھی علوم و فنون لطیفہ موجود ہین۔

اب مین علما سے مخاطب ہوکر کہتا ہون کہ یورپ مین بہت سے ایسے علوم و فنون ہین کہ ہمارے ہان اُنکا نام و نشان نہین ملتا۔

خود ہمارے فن ادب مین بھی یورپ والون کا قدم ہمسے آگے بڑھا ہوا ہے۔ لغت مین ہمارے یہان سب سے زیادہ جامع تصنیف علامہ مجد الدین فیروزآبادی کی کتاب قاموس ہے اور اس سے بڑھ کر لسان العرب۔ صحاح جوہری مین الفاظ عربی کے چالیس ہزار مادے ہین لسان العرب کے مولف نے چالیس ہزار مادے بڑھا کر اسّی ہزار کردیے۔ آجکل فرانس کے پروفیسر "دوزی" نے پچاس برس کی سخت محنت مین ایک ایسی کامل کتاب عربی فن لغت مین لکھی جسمین مذکورۂ بالا کتب لغت کے اوپر صدہا کیا بلکہ ہزارہا الفاظ کا اور بھی اضافہ کردیا۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔

ہمارے فن ادب مین سب سے قیمتی ذخیرہ شعراے جاہلیت کا کلام ہے لیکن اُسمین سے ہمارے پاس بہت تھوڑا سا حصّہ ہے۔ مثلاً سبعہ معلقہ۔ متبنی۔ حماسہ وغیرہ۔ لیکن یورپ نے "زہیر بن ابی سلمہ" کے اُستاد "اوس بن حجر" اور "لبید ابن ربیعہ" اور بہت شعرا کے دیوان اور حل لغات طبع کیا ہے اور صدہا کتابین اس فن کے متعلق ایسی تلاش کرکے شائع کین

جو بالکل نایاب تھین۔

جب ہمارے علما پر یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ یورپین زبانون مین ہر قسم کے علوم وفنون موجود ہین اور خود ہمارے اسلامی علوم کے متعلق یورپ نے نہایت بیش بہا تحقیقات کی ہین تو یقیناً ہمارے علما یورپ کے علوم وفنون کو بھی اُسی ذوق اور سرگرمی سے حاصل کرینگے جسطرح اُنھون نے یونانی علوم وفنون کو حاصل کیا تھا۔

ندوے کے مقاصد مین سے ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ یورپ کے سرمایہ علمی سے فائدہ اُٹھایا جائے اور یہ وہ چیز ہے جو اور مدارس عربیہ مین موجود نہین اور نہ ہوسکتی کیونکہ اِسکے لیے جو سامان درکار ہے وہ ہر مدرسہ مہیا نہین کرسکتا بلکہ اِسکے لیے تمام قوم کی مجتمعہ قوت درکار ہے۔

اِس موقع پر مجکو اینا یہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ ندوے کا اگرچہ بڑا مقصد یہی تھا لیکن ابھی تک اُسمین مطلق کامیابی نہین ہوئی بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ اب تک اُسکا شایبہ بھی موجود نہین جسکی وجہ یہ ہے کہ تمام ملک مین جو علما درس و تدریس مین مشغول ہین اُنکو ابتک یورپ کی نسبت وہی بداعتقادی ہے اور اس وجہ سے ندوے کو باوجود سخت کوشش کے ایک بھی روشن خیال مدرس ہاتھ نہین آتا۔ اب مین جدید گروہ کیطرف خطاب کر کے ندوے کی ضرورت ثابت کرتا ہون۔

جدید گروہ نے یہ غلط خیال کیا ہے کہ ندوہ مسلمانون کو پھر قدیم تعلیم کے گڑھے مین ڈھکیلنا چاہتا ہے۔ ندوے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی تعلیم کی دانڈے ملادیے جائین۔ یہ قطعی ہے کہ جدید تعلیم اسلامی علوم اور اسلامی اثر سے بالکل خالی ہے اِسلیے اگر محض جدید تعلیم پر قناعت کیجائے تو مسلمانون مین قومیت اور مذہب کی روح قائم نہین رہ سکتی۔

نہ صرف اِسی قدر بلکہ جدید تعلیم بجاے خود بھی نوکری اور غلامی کے سوا اور کسی کام کی نہین انگلش حکمرانون نے سیکڑون بار علی رؤس الاشہاد کہا کہ علم کو علم کے لیے سیکھو لیکن

Marfat.com

اِس ہدایت اور نصیحت کا کیا اثر ہوا؟ کیا ہندوستان مین اِس سرے سے اُس سرے تک ایک شخص نے بھی علم کو علم کیغرض سے پڑھا یا اب پڑھ رہا ہے؟ جدید تعلیم کا جو اسلوب ہے وہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ حالت ماضی اور حال پر محدود نہین بلکہ آیندہ بھی اِس فرقے سے کبھی یہ امید نہین کیجا سکتی کہ وہ علم کو علم کیغرض سے پڑھینگے۔

اے حضرات! (انگریزی خوانون کیطرف مخاطب ہوکر) یہ خدمت اور یہ فرض جس کی ہدایت بڑے بڑے والیسرایان ہند نے کی ہے اُسکو وہی غریب اور مسکین گروہ ادا کریگا جسکو آپ پُرانی تعلیم والا کہہ کر یاد کرتے ہین۔ اِسی غریب گروہ نے ہمیشہ علم کو علم کی غرض سے پڑھا ہے اور یہی اب بھی اِس خدمت کو انجام دے گا۔ ہر شخص اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے کہ عربی علوم و فنون آجکل محض بیکار ہین اور اُنسے دنیاوی معاش کی ضرورت مین کچھ مدد نہین ملتی۔ تاہم آج بھی سیکڑون ہزارون طلبہ انھین علوم کی تحصیل مین مصروف ہین کیون؟ صرف اِسلیے کہ وہ علم کو علم کی غرض سے سیکھتے ہین نہ زر و مال اور جاہ و جلال کیلیے شاید کسیکو خیال ہو کہ یہ مذہبی جوش کا اثر ہے اور صرف مذہبی خیال سے یہ علوم حاصل کیے جاتے ہین۔ لیکن اُن لوگونکی نسبت کیا کہیے گا جو منطق۔ فلسفہ۔ ریاضی اور ادب کی تحصیل مین نہایت سرگرمی سے مشغول ہین اور جنھون نے صرف انھین علوم مین اپنی عمرین صرف کردی ہین۔ ان علوم مین کون علم مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ کوئی علمی گروہ نہین بلکہ ایک کاروباری گروہ ہے اور یہی وجہ ہے وہ علم کو صرف اِس غرض سے پڑھتا ہے کہ کاروبار مین کام آئے اِسلیے انکو علم کی تحصیل سے اصل مین کچھ غرض نہین علمی گروہ وہی غریب علما ہین جو فاقے کر کے علوم کی تحصیل کرتے ہین صرف اِس بات کی ضرورت ہے کہ اس فرقے کو علوم جدیدہ کی فضیلت اور اُسکی ضرورت ذہن نشین کرادی جائے پھر یہی گروہ ان علوم جدیدہ کو بھی اُسی ذوق شوق اور سرگرمی سے سیکھے گا جسطرح وہ آج علوم قدیمہ کو حیرت انگیز کوششون سے حاصل کر رہا ہے

Marfat.com

اور یہی ندوے کی تمامتر غرض اور تمامتر غایت ہی۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی چاہتے تھے کہ صرف اسی تقریر پر اکتفا کرین۔ مگر حاضرین جلسہ کے بیحد اصرار سے ختم نبوت پر تقریر شروع فرمائی جس پر داز پر تقریر فرما رہے تھے اسکا نتیجہ یہ تھا کہ تقریر نا تمام رہے۔ باوجودیکہ ایک گھنٹہ صرف اسی عنوان پر تقریر فرماتے رہے مگر تقریر کے بعض حصے چھوٹ گئے اور بعض بہت مجمل طریقے پر بیان ہوئے۔ تاہم جسقدر بیان ہوئے وہ ایسا فاضلانہ مضمون تھا جسکے سُننے کے لیے سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے اور اس عالم خاموشی مین بھی حُسن بیان کا یہ اثر تھا کہ سبحان اللہ اور جزاک اللہ کی صداؤن سے تمام ہال گونج جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ اُردو مین اب تک آواز نویسی کا طریقہ ایجاد نہین ہوا اسوجہ سے ایسی دلاویز تقریرین اُسیوقت تک کے لیے ہوتی ہین جبتک کہ اُنکی آواز کانون مین گونجتی رہے۔ یہ تقریر اس قابل تھی کہ حرفاً حرفاً قلمبند کیجاتی۔ مگر باوجود کوشش کے نہین ہوسکی۔ جسقدر حصے قلمبند ہوئے وہ ایسے نامربوط ہین جنمین زیادہ لُطف نہین آسکتا۔ مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اِس تقریر کو مستقل رسالہ کی صورت مین قلمبند کردین گے۔

اِس تقریر دلپذیر کے بعد ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جو ہر امرت سری نے اپنا ترکیب بند موثر لب و لہجے مین سُنایا جسکو چھپوا کر ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جلسے مین تقسیم کیا۔

ترکیب بند ہنوز ختم نہ ہوا تھا کہ مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے سال گذشتہ کے موعودہ چندے کی دوسری قسط یعنی ایک ہزار روپے کے نوٹ پیش کیے۔ اُنکے دیتے ہی ہر طرف سے لوگون نے چندہ دینے کے واسطے ہاتھ بڑھایا۔ اگرچہ چندے کی تحریک ابھی نہین ہوئی تھی لیکن جو جوش پیدا ہو چکا تھا

Marfat.com

وہ اسکا منتظر نہین رہا۔

جب ڈاکٹر صاحب اپنی نظم ختم کر چکے تو شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ ورئیس امرتسر نے نظام جلسہ کے قائم رکھنے کے لیے باضابطہ بہم رسانی سرمایہ کی تجویز پیش کی اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے اسکی تائید کی۔ اِنکے بعد مولوی محمد الدین صاحب میر منشی دربار بہاولپور تائید ثانی کے لیے کھڑے ہوئے۔ میر منشی صاحب نے اِس موقع کے لیے ایک بیش بہا مضمون تیار کیا تھا مگر افسوس ہے کہ اسکو بہت کم سنانے پائے۔ چندہ دینے والون کا ایسا ہجوم تھا کہ مضمون کیسا ہی بیش بہا ہو لوگون کو اُسکی طرف توجہ کرنا دشوار تھا۔ ہمنے چاہا تھا کہ اُس مضمون کو اس موقع پر درج کرین مگر مولوی صاحب ممدوح نے باوجود اصرار کے اُسکو عنایت نہین فرمایا۔

میر منشی صاحب کے بعد مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور چندے کے طریقون پر گفتگو کرنے والے تھے مگر مجلس کا رنگ دیکھکر خاموش رہے۔ پہلے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کھڑے ہوئے اور اسی تجویز کی تائید مین تقریر شروع کی مگر وہ بھی پورے طور پر اسمین کامیاب نہین ہوئے۔

اِسی اثنا مین شیخ غلام صادق صاحب سکرٹری معین الندوہ و بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری معین الندوہ نے اپنا چندہ پیش کیا اور مسٹر غلام حسین عارف صاحب ممدوح الصدر گلے مین جھولی ڈالکر چندہ لینے کو اُٹھے۔ خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب نے بھی باوجود پیرانہ سالی کے انکی تقلید کی۔ ہمارے نوجوان ممبر نے [illegible] اور خواجہ صاحب نے [illegible] وصول کیے۔ جن حضرات نے ان جھولیون مین چندہ ڈالا ہے اُنکے نام ہمکو معلوم نہین نہ اُن بزرگون نے اِس غرض سے ڈالا تھا کہ اُنکے نام شائع ہون اِسوجہ سے ہم اِسکی اشاعت نہین کر سکتے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے بیس روپیہ اور مولوی حبیب الرحمن خان صاحب

Marfat.com

رئیس بھیکن پور اور مولوی انشا اللہ خانصاحب ایڈیٹر اخبار وطن نے پانچ پانچ روپے ڈالے تھے۔ اِسی چندے مین ایک دوانی بھی ایک غریب بڑھیا کیطرف سے آئی تھی جسکو خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے ایک اشرفی کو خرید لیا اور وہ دوانی بھی ندوۃ العلما کو پھر نذر کردی۔ چندے مین داروغہ سید عبد الرحمن صاحب رئیس مونگیر اور مولوی سراج الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے گھڑیان نذر کین اور ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ سمالی لینڈ (افریقہ) نے علاوہ نقد کے جو پہلے دیچکے تھے کوٹ واسکٹ اور ٹوپی اُتار دی۔ اِس کوٹ کو بابو صفدر جنگ صاحب کوتوال امرت سر نے گیارہ روپے کو خرید کر چاہا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو پہنا دین مگر ڈاکٹر صاحب کی ہمت نے گوارا نہ کیا کہ دی ہوئی چیز کو واپس لین اُنھون نے کہا کہ مجکو اسکی تمنا ہے کہ اب محشر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پہنون۔ لطف یہ ہے کہ اِس کوٹ مین گھڑی اور ایک بٹوہ چرمی تھا جسمین معہ نقد اور واپسی کا ریلوے ٹکٹ اور سارٹیفکٹ تھے ڈاکٹر صاحب نے اِسکو بھی گوارا نہین کیا کہ واپسی کا ٹکٹ واپس لین اسکو اُنھون نے ۱۲ کو خرید لیا جو اُسکی پوری قیمت تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس دلی جوش اور عالی ہمتی کو دیکھکر تمام مجلس ششدر تھی اور جب لوگون کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ صرف ندوۃ العلما مین شریک ہونے کے لیے عدن سے تشریف لائے ہین تو مجلس پر عجب کیفیت طاری ہوئی۔ یہ جلسہ ساڑھے گیارہ بجے تک رہا اِسکے بعد برخاست کیا گیا۔

Marfat.com

اجلاس ششم

۲۰ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ روز شنبہ ۲½ بجے سے ۴½ بجے تک

صدر انجمن

مولانا مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

سب سے پہلے قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد احاطہ مدرستہ المسلمین اور اُنکے ایک خرد سال شاگرد نے کلام مجید کی چند آیتین تبرکاً تلاوت کین اِسکے بعد رُکن الدین صاحب سہسرامی طالب العلم دار العلوم نے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اپنی نظم سُنانی شروع کی جو اُنھون نے اِس موقع کے لیے تیار کی تھی اور اُسمین علم کے فضائل اور دار العلوم کی اعانت کا ذکر کیا تھا۔ یہ نظم طوالت کی وجہ سے پوری نہین ہوسکی۔ اِسکے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب شاگرد مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرتسری نے "علم دین و دنیا کی ضرورت" پر مندرجہ ذیل مضمون پیش کیا اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے پڑھ کر سُنایا۔

مضمون مولوی عطاء اللہ صاحب کشمیری

"علم دین اور دنیا کی ضرورت"

حضرات! آپ صاحبان بالا عنوان سے اجمالاً سمجھ گئے ہونگے کہ یہ قلیل البضاعت خدمات عالیہ مین کیا التماس کرنا چاہتا ہے لیکن میرے خیال مین تاہم اس اجمال کی تفصیل بے فائدہ قرار نہین دیجاسکتی۔ علم دین سے درصل میری مراد وہی علم ہے جو انسان کو صراط مستقیم پر چلنے کی استعداد بخشتا ہے وہ درحقیقت علم القرآن ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ شریف

Marfat.com

علم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اور آثار اور احاطۂ اقسام نظم و لغات و قواعد عربیت وامثالہا پر موقوف ہی گویا فی الواقع حقیقی عالم القرآن وہ حضرات ہین جو درجۂ اجتہاد اور مرتبۂ تحقیق پر پہونچے آجکل جہان تک میرے خیال کی رسائی ہے ایسا عالم کہین بھی موجود نہین ہے اگر موجودہ اور حالیہ مصنفات اور تفاسیر القرآن کو مدِ نظر رکھکر میرے اس بیان کی تردید کیجاے تو مین ہرگز ہمین متفق نہین ہون۔ سب پر ظاہر ہی کہ ہماری تفسیرین یا اور تصنیفین سلف صالحین کی تحقیقات اور متفرق استدلالات کا مجموعہ مین جو کچھ انمین درج کیا جاتا ہے وہ درصل کتب متقدمین محققین و متاخرین سے لیا گیا ہے۔ پھر بعض نے وہ اقوال لیے ہین جو جمہور سلف نے خلاف شرع سمجھ کر داخل دفتر کیے ہین بہرحال آجکل کی تصنیفین خواہ مدلل ہون یا نہ وہ پیشینیان کے علمی احاطہ کا نتیجہ ہے اور بس جب علم دین کی یہ نوبت ہوئی توکیا ضرور نہ تھا کہ اہل اسلام عموماً اور علما خصوصاً کمر بستہ ہوکر وہ صورت پیدا کرتے کہ مسلمان بروجہ کمال تحصیل علوم سے حصہ لین۔ ہان ضرورتو ہے مگر فی زماننا دنیوی علوم کی ضرورت درپیش آنے سے بھی مجھے امید نہین کہ کہ ہمسے کوئی بھی علم دین سے کامل حصہ لے سکے۔ انصاف فرمائیے کہ جب بڑا حصہ عمر کا خواہ کتابین منتخب بھی کیجائین تحصیل علوم اسلامیہ مین صرف ہوا تو دنیوی علوم (انگریزی) کے حاصل کرنے کے واسطے بھی کم از کم بقدر ضرورت کوئی عمر کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ دشواری یا استحالہ جب بصورت انتخاب کتب پیش آتا ہے بحالت عدم انتخاب بطریق اولے پیش آئے گا۔ رہی یہ بات کہ انتخاب کیصورت مین جب کمال علمی حاصل ہونا دشوار ہے پھر عدم انتخاب کی حالت مین کیا ہوگا۔ تو آپ خود غور فرمائیے۔ میرے اس بیان سے نہ سمجھا جاوے کہ مین انگریزی علوم پڑھنے سے مانع ہون۔ مین صاف کہے دیتا ہون کہ اول اشد ضرورت علم دین کی ہے کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے ہمارا دین و دنیا معمور ہوتا ہی جو لوگ کتب فقہ پر نظر ڈالتے ہین انپر واضح ہوجاتا ہے کہ علوم دینیہ دین و دنیا کا مدار ہین

Marfat.com

علوم اسلامیہ کو اس بات کا بدرجہ احسن فخر حاصل ہے کہ وہ ہمکو بادشاہی سے لیکر فقر تک
اور عقبیٰ اور عالم برزخ کے ضروریات اور کار آمد قوانین پر متنبہ فرماتے ہین ہمنے اگر فائدہ
نہ اُٹھایا وہ اُنکا قصور نہین بلکہ ہمارا قصور ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علم دین کے بعد یا اسکے ساتھ ہی فی زماننا انگریزی علوم کی بھی ضرورت ہے۔ انگریزی
علوم گو فی نفسہ ضروری نہ ہون لیکن ہمین شک نہین کہ انکی ضرورت بالتبع لاحق ہوگئی ہے
کیونکہ صنعت وتجارت کی ترقی درین زمانہ جو اہل اسلام کو مفید ہے بغیر انکے نہین ہوتی
اور یورپ جیسے ملک مین انکے حصول کے سوا اشاعت اسلام نہین ہوسکتی۔ آخر جب وہ
ہماری نہ سمجھین اور نہ ہم اُنکی سمجھین تو افادہ اور استفادہ کیسے ہوگا؟ پیشوایان دین رضی اللہ
عنہم اجمعین نے جو اسلامی دنیا کے باہر اسلام پھیلایا ہے وہ کسطرح پھیلایا؟ بعض خواہان
اسلام نے اسلامی زبان سیکھنے کے بعد داعیان اسلام کو لبیک کہکر اسلام قبول کیا اور
بعض داعیان اسلام نے اِن لوگونکی زبان حاصل کرکے انکو اپنے وعظ ونصائح وتحریر پُرتاثیر
سے متاثر فرمایا۔ خاصان اسلام کو بخوبی معلوم ہے کہ فارسیون وترکیون وغیرہ کی زبانین
دراصل اسلامی بولیان نہین اور جب سابق طریقے سے انمین اسلام داخل ہوا تو پھر انہین
زبانون مین اسلامی علوم خود انھون نے اور دوسرے مسلمانون نے شائع فرمائے۔ دور
کیون جائین یونانی فلسفے کی نظیر کو ہی مدنظر رکھین علماے اسلام نے جو اس علم کو اپنی زبان
مین مدون فرمایا وہ کسطرح فرمایا۔ صورت تو یہ ہے کہ اُنھون نے اول اس زبان عِلم کو
حاصل کیا اور پھر اسکا ترجمہ عربی زبان مین کردیا۔ نظر برین حالات علوم انگریزیہ کی
تحصیل کو اگر ضروری قرار دیا جائے تو مضائقہ کیا ہے۔ بعض لوگون کا خیال ہے کہ علوم
انگریزیہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے۔ یہ ایک ایسا خیال ہے کہ اگر اُسے نکما کہا
جائے تو بجا ہے۔ فلسفۂ یونانی مین جس حالت مین عقول اور ہیولے اور طبیعت کو ازلی

وابدی اور افلاک کو ناقابل خرق والتیام قرار دیا گیا ہے جو بالکل خلاف اسلام ہے جب اسکے پڑھنے سے علماے اسلام گمراہ نہین ہوے بلکہ بلکہ اُنھوننے اسکی تردید کی اور اُسکے مقابلے پر علم کلام کو کھڑا کر دیا ہے تو مسلمان باوجود اہل علم ہونے کے دنیوی اور انگزی علوم کو پڑھ کر کیا اسکے مقولات باطلہ کی تردید نہین کر سکتے؟ اور کیا یہ صورت اسلام کی اور بھی صداقت ظاہر نہین کر سکتی ہے لہذا انگریزی علوم کا جو ترقی دنیا اور اشاعت اسلام کے لیے فی زمانا سبب بن سکتے ہین پڑھنا لازمی ٹھہرا۔ دین اور دنیا کو لڑا دینے اور انکو آپسمین ضد قرار دینے سے دنیوی بہتری سے روکنا نہایت ہی نامناسب ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ کے اِس شعر کو " اہل دنیا چون سگان مطلق اند الخ" آڑ بنانا خود مولانا علیہ الرحمہ کے قول سے اسکو ٹکرانا ہے۔ ذرا اسطرف بھی وہ لوگ اپنی توجہ کو منعطف فرما دین کہ وہ اور بھی کیا فرماتے ہین ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

خداوند تعالے بھی ہمکو دنیوی و اُخروی ترقی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دیکھو "ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة" ہان یہ مین کہہ سکتا ہون کہ دنیا کو دین پر مقدم کرنا حرام ہے اور شب و روز دنیا مین منہمک رہنا اور دین سے مُنہ پھیر لینا مسلمان کا کام نہین ہے غرضکہ جو لوگ ہر دو ترقی کو اپنا شیوہ بناتے ہین وہ ہرگز قابل ملامت نہین ٹھہرتے بلکہ قابل تحسین ہین۔ ہان بعض حضرات نے جو بالکل دنیا کے سر پر لات ماری اور مولا جل شانہ کی اطاعت اور سامان آخرت مہیا کرنے مین مصروف ہو گئے ہین انپر نکتہ چینی کرنا اور اُنکو رہبان بتانا بھی شیوہٗ دینداری نہین ہے۔ نہین دیکھتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کسطرح دنیا چھوڑے پڑے تھے اور صرف آخرت کی بہتری مین ساعی تھے۔ اگر یہ امر بُرا ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو ضرور ہی اس سے روکتے۔ ولم یقل بہ احد۔

Marfat.com

حضرات! مین دور نکل گیا ہون اور اپنے مطلب سے بعید ہوا جاتا ہون اسواسطے مین پھر اِس بات پر آتا ہون کہ ہر دو قسم علوم مین کمالیت کے مرتبے پر پہونچنا زیر نظر رکھنا چاہیے یا نہ مین سابقًا اجمالاً کہہ چکا ہون کہ دونون مین حقیقی کمال پیدا کرنا محال ہے یا دشوار ہے اِسلیے فرصت کو غنیمت سمجھکر کم از کم اتنی تو کوشش ہونی چاہیے کہ علوم اسلامیہ مین مروجہ کمال کے ساتھ علوم انگریزیہ مین بقدر معتد بہ مہارت ہوتا کہ اہل اسلام تجارت و حرفت مین ترقی کرین اور اسلام کی اشاعت کرسکین مگر کس اسلام کی نہ اس اسلام کی جو آجکل خود تیار کیا جاتا ہے نہ وہ اسلام جو جبریل کو قوت قدسیہ کہتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو بہشت کو صرف راحت سے نامزد کرتا ہے اور نعماے بہشت کو تمسخر مین اُڑاتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو معجزات و خوارق صلحا کو قوت دماغیہ مقناطیسیہ کا نتیجہ بتاتا ہی نہین وہ اسلام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے مسلم چلا آیا ہی میرا جہان تک خیال ہے وہ یہ ہے کہ ندوۃ العلما نے اِس قدیم اسلام کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے خداوند تعالے اُسے اس ارادے مین کامیاب فرمائے بنابران کا فرض اہل اسلام پر عمومًا اور حاضرین پر خصوصًا لازم ہے کہ ندوۃ العلما کی امداد مین گرمجوشی اور جلدی سے کام لین یہ انکا ذاتی کام نہین ہے بلکہ اسلام کی خدمت ہی۔ ساتھ ہی مین گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے اپنی رعا کو اشاعت اسلام کی اجازت دے رکھی ہے خداوند تعالے اُسکو آخرت کی بہتری کیطرف بھی توجہ دلائے۔ آمین۔

اِس مضمون کے تمام ہوتے ہی منشی عبدالعزیز صاحب منیجر کارخانہ پیسہ اخبار نے صبح کا موعودہ چندہ وصول کرکے پیش کیا جس سے پھر تحریک چندے کی پیدا ہوگئی اور کچھ کتابین اور کچھ روپیہ اسوقت بھی فراہم ہوا۔ اِسی کارروائی کے ساتھ مولوی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی تصوف پر تقریر کرنے کو کھڑے ہوئے

Marfat.com

اور نہایت خوبی سے اس مضمون کو ادا کیا۔ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا
"اصل تصوف تمام پیغمبرون کی شریعت مین پایا جاتا ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت
مین تو اسنے اچھی خاصی رہبانیت اختیار کر لی تھی۔ ہمارے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم
نے رہبانیت کے اصول کو توڑ کر دلی تعلق پر تصوف کا مدار رکھا تھا۔ التصوف ان تکون بلا
علاقة بما سوے اللہ"

سید صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبد القادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور نے تقریر
فرمائی۔ انکی تقریر کا عنوان "تاثیر فغان" تھا جو حسب مندرجہ ذیل ہے۔ اسکی سلاست و
روانی اور مضمون کی پاکیزگی کا اندازہ خود ناظرین کر سکتے ہین

تقریر شیخ عبد القادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور

"تاثیر فغان"

بلبل ہین تو ہین بلبل تصویر خموشی
محرومی تقدیر سے اس باغ جہا نین

گل ہین تو گل شمع شبستان وفا ہین
جس رنگ مین دیکھو ہمین بے برگ و نوا ہین

گو مین بالعموم اس حکمت عملی سے کچھ بہت اتفاق نہین رکھتا کہ ہر وقت زمانے کی شکایت
اور محرومی تقدیر کا گلہ کیا جائے۔ اپنی حالت کی پستی کے مبالغہ آمیز بیانات پیش کیے
جائین اور اسطرح قوم کے حوصلون کو پہلے سے بھی پست کر دیا جائے۔ ناصبوری کا
شیوہ ویسے بھی کچھ پسندیدہ نہین۔ اور جس قوم کو بجائے شکر کے شکایت کی اور بجای
تحمل کے ناصبوری کی عادت ہو وہ بسا اوقات ہمچشمون مین نگاہ حقارت سے دیکھی
جاتی ہے اور اسکی نسبت کوئی اچھی راے قائم نہین ہوتی۔ مگر بعض دفعہ واقعات اپنا
اثر بے طرح جماتے ہین اور کسیطرح ٹالے نہین ٹلتے اور دل سے بے اختیار ایک آہ
نکل ہی جاتی ہے۔ اس قطعہ بند مین جو مین نے ابھی عرض کیا ہے مصرعہ چہارم ایک

Marfat.com

بے اختیار آہ ہے جو تسلیم کے دل سے نکلی ہے اور جو عجیب انداز سے ہم پر صادق آتی ہے "جس رنگ مین دیکھو ہمین بے برگ و نوا ہین" زمانہ حال کے مسلمانونکی حالت کے اسقدر مطابق ہے کہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک شاعر نے جسکی غزلین قومی غزل کا رنگ ملک مین پھیلنے سے پہلے لکھی گئی ہین کیسے یہ مصرع لکھ دیا جو دل پر خود بخود بیٹھا جاتا ہے یہ قصے تو پرانے ہین کہ مسلمانونکی سلطنتین باستثناے معدودے چند (جنھین خدا تادیر آباد رکھے اور سنبھلنے اور ترقی کرنے کی توفیق دے) مٹ گیئن یا انکے صاحبان جاہ ومال ومنال اس جہان سے چل بسے اور صرف چند ٹوٹی پھوٹی یادگارین انکی باقی ہین۔ یا یہ کہ انکے مدرسے خراب وخستہ ہو گئے اور انکی خانقاہین غیر آباد ہو گیئن۔ اسی طرح یہ شکایت بھی اب کچھ نئی نہین کہ تعلیم مروجہ مین پیچھے رہگئے اور لوگ انسے کہین آگے نکل گئے ملازمت سرکار مین بھی یہ آجتک تو پھسڈی ہی رہے کل کی خبر نہین۔ غرض کہان تک اس قصہ غم کی تفصیل کرکے آپ کا دل دکھاؤن اور ان داستانون کو جو مجالس قومی مین بار بار دہرائی جا چکی ہین آپ کے روبرو دھراؤن۔ مگر "جس رنگ مین دیکھو" کے معنی تو یہ بات سوچنے سے سمجھ مین آتی ہے کہ اور تو اور مذہب اور اسکی ترقی کے سامانون مین بھی ہماری بے برگ و نوائی درجہ کمال کو پہونچ گئی ہے۔ یہی ایک شاخ ایسی تھی جسمین امید ہو سکتی تھی کہ باوجود عام انحطاط کے مسلمان گرنے نہ پائین گے کیونکہ وہ عرب کے سرچشمہ فیض سے بس یہی ایک دولت لازوال ساتھ لیکر نکلے تھے اور اگر وہ اسکی پوری خبر گیری کرتے رہتے تو یہ دولت نہ صرف خود صدمات سے محفوظ رہتی بلکہ انکی دولت دنیاوی کو بھی بچا لیتی۔ لیکن یہ انھین کا کام تھا کہ اس بڑے دستور العمل کو جو دنیا کے سب سے بڑے ربانی مقنن نے انکو لاکر دیا تھا نہایت ادب اور احتیاط سے ریشم کے تہ در تہ غلافون مین بند کرکے طاق نسیان پر دھر دیا اسپر عمل کرنا اسکے آیات بینات پر غور کرنا تو درکنار اسکے پڑھنے اور معنی سمجھنے تک کی کوشش چھوڑ دی اور یہ قرار دے لیا کہ کلام پاک کی

Marfat.com

اُس ظاہری صورت کا جو چھاپے خانون سے چھپ کر نکلتی ہے اور جسپر چمڑے کی جلد ہوتی ہے غلافون مین لپیٹ کر رکھنا۔ قسم کے وقت سر پر دھر لینا۔ بہت ہوا تو چوم کر آنکھون سے لگا لینا اُنکے مسلمان رکھنے کو کافی ہے۔ ع پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے"

اِس کلام پاک کا سب سے بڑا معجزہ اسکی فصاحت تھی جسنے قوم عرب کو (جو اُس زمانے مین اگر شجاعت کے بعد کسی چیز کا لوہا مانتے تھے تو فصاحت کا اور کسی ہنر پر نازان تھے تو فصاحت پر اور جنمین ایسے ایسے ادیب اور سخنور موجود تھے جنکا جواب مشکل سے پیدا ہوا) اپنے زور کلام سے دبا لیا۔ ایک برق تجلی تھی جو الفاظ کا لباس پہنکر آنکھون کو خیرہ کر گئی اور جسکے آگے بڑے بڑے متکبر شاعرون اور جادو بیانون کے سر بیساختہ جھک گئے اور وہ عاجز آکر بول اُٹھے" ماہذا قول البشر" عرب کے اُس پہلے شوق و ذوق کلام نے تو ضرورت اس بات کی پیدا کی کہ خدا بھی اپنا پیغام ایسے الفاظ مین بھیجے جنکی خوبی کو۔ جنکی چستی کو۔ جنکی برجستگی کو زمانے کے فصحا مان لین۔ اور پھر خود کلام پاک نے مسلمانون مین ایک ایسی خوش بیانی کی طرح ڈالی اور اسکے لیے ایک ایسا ختم نہ ہونے والا سامان مہیا کیا جس سے صدیون تک مسلمان فائدہ اُٹھایا کیے۔ عرب مین مجالس منعقد کرنے اور اُنمین اپنی لسانی کے جوہر دکھا کر داد پانے کا ڈھنگ تو پہلے سے موجود تھا۔ اسلام نے اُسکو اپنے لیے کارآمد چیز بنا لیا۔ پہلے تو صرف اپنے بڑونکی مبالغہ آمیز تعریفین کیجاتی تھین اپنی بہادری یا اپنی سخاوت کے گیت گائے جاتے تھے۔ اب بجاے اِسکے ویسے ہی پر زور یا اُنسے بھی زیادہ پر زور الفاظ مین مسلمان خداے بلند و برتر کی حمد و ثنا کرنے لگے اور اس جادو بیانی سے لوگون کے دلونکو دین برحق کیطرف کھینچنے لگے۔ اِس پاکیزہ اور نتیجہ خیز فصاحت کی ابتدا خود اُس زبان مبارک سے ہوئی جسکی شان مین" ماینطق عن الھوی" آیا ہے اور خدا جانے اُس زبان معجز بیان مین کیا تاثیر

Marfat.com

تھی کہ جو سامنے آیا مفتوح جو سامنے آیا مغلوب۔ لوگ تلاش کرنے لگے کہ کونسا سحر کونسا منتر اِس بندۂ خدا کو ایسا یاد ہے جسکے پھونکتے ہی ہر شخص اپنے پہلے خیالات کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہکر اُس نئی راہ کو اختیار کرتا ہے جو اُسنے نکالی ہے۔ جب منبر پر چڑھ کر ایک شکستہ سی مسجد کے پُرانے سے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر وہ ذات مبارک درافشانی کرنے لگتی تھی تو تاثیر کا یہ عالم تھا کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور رقیق القلب تو ایک طرف بڑے بڑے سنگدل بے اختیار روتے تھے۔ انسان کیا در و دیوار شجر و حجر کو وہ آواز پسند آئی تھی اور ستون جس سے ٹیک لگاتے تھے روتا اگر وہ اس فخر سے محروم کردیا جاتا جو اُسے حاصل تھا۔ اور رو دیا جس دن محروم کردیا گیا۔ خیر وہ تو ایک ایسی ذات بابرکات کا ذکر ہے جسپر خدا کا سایہ تھا اُن لوگون کو لیجیے جو اُس خضر طریقت کی محبت سے فیضیاب ہوئے تھے اُنھون نے وہی طریقہ جاری رکھا مسلمانون کو اسلام پر ثابت قدم رکھنے اور غیر مسلمون کو مسلمان بنانے کے لیے اُسی طریقے سے کام لیتے تھے وہی منبر تھا وہی مسجد تھی وہی محراب اُسمین رسول مقبول کے جانشین اُسی طرح آیات قرآنی تلاوت فرماتے تھے اُسی طرح اُسکے معنی لوگون کے ذہن نشین کرتے تھے اُسی طرح روتے تھے لوگون کو رولاتے تھے اور کونسی مہم ملکی یا قومی تھی جسکے سر کرنے کا مسجد مین بیٹھے بیٹھے اور منبر پر کھڑے کھڑے تہیہ نہین ہو جاتا تھا۔ بیت المال مین کچھ ضرورت نظر آئی۔ غربا و مساکین و یتامے کی پرورش کے لیے سرمایہ قومی درکار ہوا۔ برسر منبر جماعت سے درخواست کی گئی۔ کون تھا جو نہ دے۔ اور معلوم بھی ہے کیا دیتے تھے؟ یہ نہین ہمارے ہان کا دینا کہ بیسیون آدمی مہینون چیخین۔ پکارین۔ خوشامدین کرین۔ عذاب سے دھمکائین۔ ثواب کے لالچ دین اور ہم بسیجین اور مانگنے والون پر اور اُس جماعت پر جسکے وہ قائم مقام ہین اور اُنکے باپ داداؤن پر مستقل اور پایدار احسان رکھین اور اُسکو اچھی طرح درج فہرست کرائین اور اخبار والون سے درخواست کرین کہ ذرا ہمارے اِس عطیے کو اچھی طرح مشتہر کیجیے گا۔ اور ہماری

Marfat.com

دریا دلی کی ذرا فراخ حوصلگی سے داد دیجیے گا - اِسطرح توہم دین - اور کیا دین ؟ اپنے مال کا دسوان حصہ ؟ - نہین - بیسوان حصہ ؟ - نہین - پچاسوان حصہ ؟ - نہین - سوان حصہ ؟ نہین - ابجی ہزاروان حصہ ہو تو بھی غنیمت ہے ورنہ عموماً تو یہ کہ میان ہین تو لکھ پتی اور فہرست چندہ جو سامنے آئی تو لکھدیے پانچ روپیے - کسینے کہا اجی حضرت آپ ایسے بڑے آدمی - آپ اور پانچ روپیے - دیکھیے فلان بزرگ نے جو ۵۰ روپیے کے ملازم ہین دس روپیے لکھدیے ہین فرمانے لگے "جی ہان اُنکو ذرا ایسے کامون سے بیحد دلچسپی ہے - مین نے تو آپکی خاطر سے لکھدیا ورنہ مجھے ایسے جلسون سے کچھ دلچسپی نہین - بخلاف اسکے جنکے ہم نام لیتے ہین اور جنکے فضائل یاد کر کرکے آنسو بہاتے ہین اُنکی کیا کیفیت تھی - آنحضرت صلعم نے کسی ضرورت کے لیے سرمایہ چاہا - سب دوڑے کہ جو کچھ ہوسکے لا کر حاضر خدمت کرین اور بھاگے ہوے آئے کہ سب سے پہلے کون داخل سعادت ہوتا ہے - اور لائے کیا ؟ ایک صدیق ہی ہین کہ گھر کا گھر اُٹھا لائے اور خود کملی مین مست ہین - اور لا کے قدمون پر ڈالدیا - اُنھین باتون سے تو قیامت تک اسماے مبارک اِن بزرگوارون کے زندہ ہین اور روز خطبون مین فضلهم بالتحقیق کا چرچا رہتا ہے - مگر افسوس خطبون مین جانیوالے کتنے ہین ؟ پھر اُنمین کتنے ہین جو اِسکے معنی سمجھتے ہین اور کتنے ہین جو غور کرتے ہین ؟ کہ اس سے محض یہ مطلب تو نہین کہ اُنکی شان بڑھائی جائے - اُنکی شان ارفع ہے اس سے کہ ہم لوگ آمین کچھ اضافہ کرسکین جب خدا خود اُنکا قدرشناس ہے - مگر مطلب یہ تھا کہ یہ سوچین کہ وہ فضائل کیا تھے جنھون نے اُنھین درجۂ فضلیت دلایا اور جنکی تقلید سے ہم آپ بھی فیض اُٹھا سکتے ہین -

خیر صاحب تو یہ تھے وعظ اور خطبے اُن لوگون کے اور ایسے تھے سننے والے اُنکے اب تو وہ کہنے والے رہے نہ سُننے والے اور اسپر تو حسرت آتی ہے کہ اس رنگ مین بھی جو اہل اسلام کا حصہ ہو چکا تھا یہ بے برگ و نوا ہو بیٹھے اور آج اُس ترکیب سے فائدہ کون اُٹھا

Marfat.com

رہے ہین۔عیسائی۔آپ تو یہان بیٹھے بیٹھے ہنس دیتے ہین کہ واہ عیسائیونکی دعا کیا ہے
"اسے خدا دے ہمین تو آجکی روٹی" اور اُنکا طرز عبادت کیا ہے۔اور گرجا ہین یہ فتور ہے
اور یہ خرابی ہے۔کوئی محض مبتلاے فیشن ہے کہ کھینچا چلا جاتا ہے مگر اُسے کچھ دلبستگی گرجا سے
نہین۔مگر ذرا گرجے کے اندر تو چلکے دیکھیے باوجود ان نقائص کے پادری صاحب کیا ستم
ڈھا رہے ہین۔چشم تصور کو آج سے دو ڈیڑھ برس پہلے کسی انگلستان کے گرجے تک
پہونچائیے۔ایک کثیر جماعت خوبصورت سیاہ لباس مین اہتمام اور احتیاط کے ساتھ ملبوس
بیٹھی ہے اور ایک پادری بر سر منبر کھڑا تقریر کر رہا ہے۔آئیے ذرا سنین کہ وہ کیا کہتا ہے
اُسنے ابھی انجیل کی ایک آیت پڑھی ہے "بابرکت ہین امن کرانے والے۔کیونکہ آسمانی بادشاہت
اُنکی ہوگی" اور اب اسکی بنا پر اپنا خطبہ شروع کرنے کو ہے یہ خطبہ ایک لکھی ہوئی تقریر ہے
جسکی تیاری مین اُسنے بیسیون کتابونکی ورق گردانی کی ہے جسمین اُسنے اپنے اخبار بینی کے
نتائج بھی کھپائے ہین اور جسکی تیاری مین اُسنے ہفتہ بھر کوشش کی ہے۔پہلے اُسنے لکھا ہے
اور پھر حفظ کیا ہے۔اب کاغذ اسکے سامنے احتیاطًا رکھے ہین ورنہ وہ باضابطہ تقریر کر رہا ہے
آنکھین ہین کہ سامعین پر اثر ڈال رہی ہین۔ہاتھ ہین کہ مناسب حرکات سے تقریر کی تاثیر
بڑھا رہے ہین۔آواز باقاعدہ گھٹتی اور بڑھتی ہے۔کوئی بات زور سے کہی جاتی ہے کوئی
کسیقدر آہستگی کے ساتھ۔فقرے ہین کہ جنچے تُلے ہوئے ایک لفظ باعتبار انشا کے ادھر سے
اُدھر کرنے کو کسی کا جی نہ چاہے۔عبارت دلنشین اور طرز ادا دلپسند۔اب سننے والے کھینچین تو
کیا معنی۔منوانا یہ چاہتا ہے کہ جنوبی افریقہ مین جو لڑائی ہو رہی ہے وہ شان عیسویت کے
خلاف ہے کیونکہ حضرت عیسٰی امن کے پیغمبر تھے اور جنگ ایک نیک عیسائی قوم سے ہے جو
پارسائی اور حسن عقیدت و عمل مین اہل انگلستان پر بھی فائق ہے اور اسلیے لڑائی ایسی حالات
مین اور ایسے لوگون کے ساتھ کارشیطانی ہے اور صلح کی کوشش فوراً ہونی چاہیے یہ خیال
ایک ایک کے دل مین جب اس خیال کو جاگزین کر لیتا ہے اور منوا لیتا ہے تو منبر سے اُترتا ہے

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ اُن دنون انگلستان مین پولٹیکل یعنی سیاستی اعتبار سے دو فریق تھے۔ ایک جو لڑائی کو حق بجانب سمجھتا تھا اور اسکی امداد اپنا مذہبی۔ قومی اور ملکی فرض۔ دوسرا وہ جو اِسے ناجائز سمجھتا تھا اور اسکی امداد کو گناہ اور ناواجب۔ یہ پادری صاحب اِس دوسرے فریق کے ہم خیال ہین اور اپنے فریق کے خیالات کو قوم مین پھیلا رہے ہین اور مذہب کے زبردست اثر سے فائدہ اُٹھا رہے ہین۔ بس صلح کا وعظ سُنکر لوگ نشۂ صلح مین سرشار گرجا سے نکلتے ہین اور بڑے بڑے مجمع کر کے گورنمنٹ مین درخواستین بھجواتے ہین کہ صلح کی طرح ڈالی جائے اور ملک کو اس بیجا خرچ سے بچایا جائے۔ دوسری طرف شہر کے کسی اور حصے مین گرجا ہے جسمین ایک ایسے خطیب گفتگو کر رہے ہین جو جنگ کے مؤید ہین۔ ایک برقی اثر ہے کہ جماعت بھر مین پھیلا ہوا ہے اور وہ لوگ خود والنٹیر بنکر جا بین لڑا دینے۔ جتنا روپیہ امداد سپاہیان و مجروحین کے لیے درکار ہو دیدینے اور ہر طرح سے فوج کی مدد کرنے کو آمادہ ہین۔ ان حالات مین وہ فصاحت جسپر آپکے بزرگون کو ناز تھا اگر عیسائیون کے حصے مین چلی جائے تو تعجب کیون ہو؟

باغبان گر یون ہی امید اثر ہے دلفریب	آسمان سر پر اُٹھا لے گی فغان عندلیب

ہمین آج اگر رونا ہے تو اِس بات کا کہ اور باتین تو گئی ہی ہین یہ طاقت فغان کیون کم ہوگئی اور تاثیر فغان کیون سلب ہوگئی۔ ہم مین اب کتنے واعظ کتنے خطیب ایسے باقی ہین جو یہ فصاحت اور یہ اثر رکھین کہ قوم کی قوم جدھر چاہین ہانک لین اور اگر کچھ ہے بھی تو وہ خال خال۔ وہ بھی چراغ سحری۔ خداداد قابلیت اور اتفاق مشق سے کچھ بنگئے ہین اور آگے جانشین اُنکے متیقن نہین۔ اور وہان خاص قابلیت کے نامور آدمیونکا تو ذکر ہی جانے دیجیے۔ اِس انداز کے آدمیون کا جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ جو ضرورت وقت کے مطابق مذہبی تقریر کر کے قوم کو اُبھار سکین تعداد ہزارون تک پہونچی ہے۔ ایک محکمے کا محکمہ ہے جسکا انتظام ایسا ہی منضبط ہے جیسے محکمہ سول کا یا فوج کا۔ افسرین

ماتحت ہین۔ موقوفیان ہین۔ بحالیان ہین۔ نگرانیان ہین۔ رپوٹین ہین۔ تنخواہین ہین وظیفے ہین۔ انگریزونکی دنیوی حالت پر تو رشک کرنے والے یہان بہت لوگ موجود ہین اور اُنکے مذہب پر رشک کرنے والا شاید کوئی مسلمان نہو۔ مگر ایمان کی تو یہ ہے کہ مین اُنکے کلیسے کے انتظام اور اسکی خوشحالی پر تو رشک کرتا ہون ؎

سخن درست بگویم نمی توانم دید	کہ می خورند حریفان و من نظارہ کنم

مجھے سخت ضرورت اِس بات کی محسوس ہوتی ہے کہ ایک معقول جماعت ایسے لوگونکی پیدا ہو جو علوم دین سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ علوم مروجہ سے باخبر ہون اور حالات زمانہ پر نظر رکھتے ہون۔ فن تقریر و وعظ کو بطور فن کے تحصیل کرین اور پھر تسخیر قلوب کا عمل شروع کر دین۔ یہ خیال ایک عرصے سے میرے دل مین جاگزین تھا اور جب مجھے پہلی دفعہ اجلاس ندوے مین بمقام عظیم آباد شریک ہونے کا موقع ملا تو مین چاہتا تھا کہ اِس عنوان سے ایک مضمون پڑھون کہ "وعظ کیسا ہونا چاہیے"۔ مین نے اپنے کرمفرما مولوی عبدالحی صاحب کو اِس عنوان سے مطلع کیا مگر اُنکو میرا مطلب سمجھنے مین کسیقدر دھوکا ہوا اور وہ ڈرے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ ایک دنیادار آدمی اہل دین کو خاص اُنکے کام کے متعلق نصیحت کرنے کھڑا ہو جائے اور طبقۂ علما کی ناراضگی کا باعث ہو۔ اُنھون نے مجھے لکھا کہ مین کوئی اور عنوان منتخب کر لون۔ مین نے اُنکے حکم کی تعمیل تو کر دی مگر یہ مضمون برابر میرے سینے مین باعث خلش رہا۔ وجہ اِسکی یہ تھی کہ آئے دن دو طرح سے مجھے اِسکی ضرورت کا احساس ہوتا رہتا تھا۔ ایک تو وہ صورت جو عرض کیگئی کہ جہان عیسائی مذہب کے معتقدین کو اپنے مذہبی پیشواؤن کے اثر سے بڑے بڑے کام لیتے دیکھا تو خیال آیا کہ ہم کیون ایسا نہین کر سکتے؛ اور دوسری صورت یہ کہ جب کبھی مختلف مقامات مین اپنے ہان کے واعظونکے وعظ سُننے کا اتفاق ہوا تو خیال آیا کہ کیسے اچھے موقع لوگون پر اثر ڈالنے کے ہاتھ سے نکلے جاتے ہین۔ اُنکے اِسطرح ہاتھ سے نکلجانے پر افسوس ہوا اور مین یقین کرتا ہون

Marfat.com

که ہمارے علما مین سے بھی روشن خیال اور دور بین حضرات اس بات کا اعتراف فرمائینگے
که ہماری مجالس وعظ مین اور خطبون مین وہ مطلب جو اسنے اوائل سنین اسلام مین لیا جاتا
رہا اور جو اب لیا جا سکتا ہے اور جسکی اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت قوم کی حالت کو
سنبھالنے اور سنوارنے کے لیے لاحق ہوئی ہے نہین لیا جاتا اور اسلیے انھین اس شاعر
کے ساتھ ہمزبان ہونا پڑے گا جسنے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

اے دل بکوے دوست گذاری نکردۂ	فرصت ز دست دادہ وکاری نکردۂ
میدان فراخ دیدہ و گوی نہ بردۂ	شاہین بدست و عزم شکاری نکردۂ

اور جو مجھے عرض کرنا ہے اُسکا سب سے ضروری حصہ یہی ہے کہ وعظ مین وہ رنگ
پیدا کرنے کی ایک کوشش خاص ہونی چاہیے جس سے وعظ و خطبے وہ کام دینے لگین
جسکے لیے یہ تجویز ہوئے تھے اور اس نالہ و فغان مین جو ہم آپ اپنے مجالس مین برپا کرتے
ہین تاثیر بھی موجود ہو۔ اِسلیے مین نے آجکی تقریر کا عنوان "تاثیر فغان" پسند کیا ہے۔

دل مین جا کر گھر کرے ایسی تو ہو تقریر وعظ	جسکو جو چاہے منالے یہ تو ہو تاثیر وعظ

مین کئی قومی جلسون مین دیکھتا ہون کہ ہمارے واجب الاحترام بزرگ جناب قاری شاہ
سلیمان صاحب مجلس کو بے خود کر دیتے ہین اور اثنائے تقریر مین بعض ایسی مقبول گھڑیان
آتی ہین کہ ایک بڑے مجمع کو جہان چاہین لیکر جھونک دین۔ اُسکا باعث یہ ہے کہ ان کو
خداداد خصوصیتون کے ساتھ اِس فن کی مناسب تربیت حاصل ہوئی ہے اور اس پر
ایک پرجوش دل جو محبت اسلام اور شوق محمدی سے سرشار ہے اضافہ ہے ؎

دلنشین شد سخنم تا تو قبولش کردی	آرے آرے سخن عشق نشانے دارد

مگر آپنے دیکھا ہوگا کہ انکو ایک ہی جلسے مین کتنی دفعہ آپ کے روبرو کچھ کہنا پڑا ہے۔
یہی ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ ہمارے پاس بہت سے شاہ سلیمان نہین ہین
ورنہ انکو اتنی مرتبہ تکلیف نہ دینی پڑتی ایک آدھ دفعہ اپنا حصہ لیکر یہ بھی آپ حضرات

Marfat.com

کیطرح عافیت کے ساتھ سامعین مین بیٹھے رہتے اور تقریرین سننے کا لطف اُٹھاتے آپ ہی
فرمائیے کہ چار پانچ اچھے واعظون سے ہندوستان جیسے بڑے ملک مین جسمین چھ کرور سے
زیادہ مسلمان آباد ہین کیا ہو سکتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے جسکی
کارنامون کا پرسون سے کئی دفعہ تذکرہ آیا ہے اور جسکی بابت مختلف مقررون نے نہایت
ہمدردی اور قدردانی کے الفاظ استعمال فرمائے ہین اعلان کیا کہ اُسے واعظونکی ضرورت ہے
مگر ہندوستان بدین وسعت مطلوبہ ڈھنگ کے آدمیون کے مہیا کرنے سے قاصر رہا۔ کچھ
عرصہ ہوا ٹرنسوال سے جہانکی لڑائی ابھی ختم ہوئی ہے کچھ معقول رقمین چندے کی انجمن مین
پہونچین اور ساتھ ہی تحریک آئی کہ چند ایسے اصحاب کا ایک وفد جنوبی افریقہ مین جہان
بہت سے خوشحال مسلمان تاجر ہین آئے جو انگریزی مین مذہب اسلام پر وعظ کر سکتے
ہون اور کئی دن تک ہم لوگ شش و پنج مین رہے کہ ایسے آدمی کہان سے لائین ایک
دفعہ یہان امرتسر مین جنوبی امریکہ سے ایک پیغام آیا تھا جو وہان کے ایک مقبول مسلمان
سوداگر نے بھیجا تھا کہ ہمین ایک انگریزی دان عالم درکار ہے کیونکہ مسلمانونکی بہت سی آبادی
ہے جو مختلف ممالک کے رہنے والے ہین اور جنمین مشترک زبان انگریزی ہے۔ وہ معقول
تنخواہ بھی دینا چاہتے تھے مگر کوئی آدمی تیار موجود نہ تھا۔ اسی طرح امریکہ شمالی مین جیسا کہ آپ
کل پرسونکی بعض تقریرون مین سُن چکے ہین ایک خاص شوق تلاش مذہب کا موجود ہو گیا
ہے اور وہان کے لوگ آب حیات مذہب حق کی تشنگی مین العطش العطش پکار رہے ہین۔ مگر
کوئی ایسا نہین جو اسلام کے سرچشمۂ رحمت سے پیاسے ہونٹون تک چند قطرۂ آب پہنچا دے
یہ اور ایسی بہت سی ملکی اور غیر ملکی ضروریات ہین جو چاہتی ہین کہ ذی علم اور باثر واعظون
کی جماعت بڑھائی جاوے جو موجودہ خموشی کے سناٹے کو مبدل بہ فغان کر دے اور آسمان
سر پر اُٹھا لے اور مذہب حق کا وہ غلغلہ بلند ہو جسکی تاثیر سے پھر ایک دفعہ دنیا مین اسلام کی
دھاک بندھ جائے۔

Marfat.com

اچھا اگر آپ پُر تاثیر فغان کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہین تو اِسکے لیے جو وسیلہ مناسب ہو اُسکو استعمال کیجیے۔ وہ وسیلہ کیا ہے؟ کوئی ایسی تعلیم گاہ قائم کرنا جو اس مطلب کے لیے مخصوص ہے اور یہ مطلب دارالعلوم مجوزہ ندوہ کے مقاصد مین موجود ہے مگر اسکے متعلق اتنا جتا دینا ضروری ہے کہ ایک علوم مذہبی کے مدرسے مین کتب دین اور کتب علم ادب عربی و بعض دیگر کتب کا پڑہا دینا ہی کافی نہ ہوگا۔ اِسکے لیے اس فن کی خاص تربیت اور مشق علاوہ نصاب معمولی کے ہونی چاہیے اور ساتھ ہی خاص طلبہ جو اس مذاق سے مناسبت رکھتے ہون منتخب کیے جانے چاہیین اور اُنکا حوصلہ زمانہ مشق مین بذریعۂ انعامات و وظائف بڑہایا جانا چاہیے اور اُنکی مشق بذریعۂ مقابلہ باہمی و مباحثہ و مناظرۂ دوستانہ پختہ کرانی چاہیے شاید کوئی کہے کہ اگلے زمانے کے جو علما وعظ مین کمال رکھتے ہین اُنکو کونسی ایسی تربیت ملی تھی؟ اور اُنکے لیے کونسی خاص درسگاہ قائم کی گئی تھی؟ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہر زمانے اور ہر وقت مین بعض خاص طبائع تو ایسی ہوئی ہین جو بغیر زیادہ باضابطہ تعلیم کے محض جودت ذہن و ذکا کی بدولت عروج کمال کو پہونچ گئی ہین مگر ایسے نمونے کمیاب ہین اور کبھی کوئی گروہ علما یا واعظین کا اس اصول پر پیدا نہین کیا جا سکتا۔ خصوصاً ایسے زمانے مین جب فن تعلیم نے بے انتہا ترقی کی ہے اور ہر علم کی شاخ کے لیے ایک ٹریننگ کالج قائم ہوا ہے۔ یا بعد از تعلیم تجربے کا موقع نکالا گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ آجکل مدارس سرکاری مین معلمی پر کسیکو محض بی۔اے یا ایم۔اے ہونے کی حیثیت سے مقرر کرنے مین تامل کرتے ہین اور یہ پرسش ہوتی ہے کہ اُسنے مدرسۂ تعلیم المعلمین سے بھی سند حاصل کی ہے یا نہین۔ صیغۂ قانون کے متعلق ولایت مین یہ دستور ہے کہ پہلے تو بذریعۂ امتحانات کے کتب قانونی کے علم کا ثبوت مانگا جاتا ہے اور پھر خاص طور پر پاس شدہ شخص جو وکالت کیا چاہتا ہے تجربہ کار وکیلون کے ساتھ رہکر فن وکالت کی مشق کرتا ہے اور کچھ سالون خاص محنت کے بعد خود سند پاتا ہے کہ علیحدہ کام شروع کر سکے۔ طب کے لیے

Marfat.com

محض اُن زبانون کا جاننا جنمین کتب طبی موجود ہین کافی نہین بلکہ دیگر علوم سے فارغ ہونے کے بعد ڈاکٹر یا طبیب کو خاص اُس فن کے لیے علیحدہ تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ انگریزون کے دینیات کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے۔ بی۔اے۔ ایم۔اے پاس کرنے کے بعد لوگ مدارس دینیات مین جاتے اور وہان سے بی۔ڈی۔ اور ایم۔ڈی کی ڈگریان پاتے ہین جب اُنھین پادری سمجھا جاتا ہے اور کلیسہ کی خدمت کا کام اُنکے سپرد ہوتا ہے۔ جب علوم و فنون کے متعلق اہل فن کے لیے تربیت خاص ضروری سمجھی جاتی ہے تو علم الادیان کیون مستثنیٰ ہو۔ آپ اگر علم الادیان کو افضل تسلیم کرتے ہین تو اسکے واسطے دوسرے علوم سے بڑھکر اہتمام ہونا چاہیے نہ یہ کہ یہ بالکل اتفاقی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور جید علما کے نکلنے کی خود رو سبزے کیطرح توقع کیجائے۔

اگر ایسے علما کے پیدا کرنے کی آپ کوشش کرینگے جو تاثیر وعظ رکھتے ہون اور اُس برقی طاقت کا ٹھیک استعمال کرینگے تو جتنے رونے قوم کی پستی کے متعلق ہین اُنکا مداوا ہو جائیگا یہی افسردہ و پژمردہ اور افلاس زدہ مسلمان وہ وہ ہمتین وہ وہ جرأتین دکھائین گے کہ آپ دیکھکر دنگ رہجائین گے ؎

ہزار بیری مٹا چکی ہے تپ محبت ہے دل مین باقی
ہنوز خاکستر کہن مین وہ آگ جو تھی دبی ہوئی ہے

اِس تقریر کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری مصنف تفسیر ثنائی نے نہایت دلچسپ تقریر فرمائی جسکا عنوان تھا "ہم کون ہین" یہ تقریر وقت کی تنگی سے ناتمام رہی مگر چونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اسکو پہلے سے قلمبند کر رکھا تھا اسواسطے ہم اسکو درج روداد کرتے ہین۔

Marfat.com

تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن۔ اللھم صل علے محمد وعلے آل محمد کما صلیت علے ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم آت نفسی تقوٰیھا وزکھا انت خیر من زکھا انت ولیھا ومولیھا۔

حضرات صدر انجمن ومحترم علمائے کرام ومعزز ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مین اپنے مضمون کے بیان کرنے سے پہلے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے شعر مین تھوڑا سا تصرف کرکے ندوۃ العلما کی تشریف آوری کا شکریہ اظہار کرتا ہون۔ حضرت حسان شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے تھے ؎

کفٰی بنا فضلا علٰی من غیرنا		حب النبی محمد ایانا	

مین اس شعر کے معنی کو مسلم رکھ کر مجازی معنے مین ندوے کا خیر مقدم کہتے ہوئے یون کہتا ہون

کفٰی بنا فخرا علٰی من غیرنا		تشریف ضیف الندوۃ ایانا	

یعنی ہم اہالیان امرت سر کو یہ فخر کافی ہے کہ ندوۃ العلما نے ہمکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا ؎

گر بر سر چشم ما نشینے		نازت بکشم کہ نازنینے	

اسکے بعد مین اپنے مضمون پر آنا چاہتا ہون۔ میرے مضمون کا عنوان ہے "ہم کون ہین" اس عنوان سے چار دفعہ سوال ہونگے اور چارون سوالون کے جوابات مین باتباع قرآن شریف آپ ہی دونگا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ "ہم کون ہین؟" جسکا جواب ہے کہ ہم انسان ہین۔ اس جواب کی صحت مین کسیکو کلام نہ ہوگا۔ موجودہ حاضرین سے قطع نظر کل دنیا کے ذی عقل بلکہ ذی جان اس جواب کی صحت کے قائل ہین۔ کیونکہ انسانکا مصداق بننا ہمارے حق مین کسبی یا ارثی نہین بلکہ قدرتی اور وہبی ہے جو کسی طرح

Marfat.com

چھیننے سے چھن نہین سکتا سلب کرنے سے سلب نہین ہو سکتا۔ مگر خدا کی پاک کتاب
ہم انسانون مین سے بہت سے افراد کو انسانیت سے خارج بتلاتی ہے تو آخر اسکی
بھی تو کوئی وجہ ہے۔ کسی اہل دل نے ان معنی کو ان لفظون مین بیان کیا ہے ؎

انچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست	
نیست جز انسان درین عالم کہ بسیار ست و نیست	

ہم انسانون ہی مین سے ایک بدبخت وہ بھی ہین جنکے حق مین ارشاد ہے" ان شر الدواب
عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون" سب حیوانون سے بدترین وہ لوگ ہین جو خدا کی
دی ہوئی عقل سے کام نہین لیتے بلکہ غفلت مین ضائع کر رہے ہین۔ اسکی وجہ کیا ہے کہ
ایک ایسا نام یا لقب جو ہمکو قدرتی طور پر ملا تھا جو بغیر کسی کسب اور دخل کے ہم پر
صادق آتا تھا۔ ہم انسانون مین سے بہت سے افراد سے چھین کر خداوند عالم اونکو
بدترین خلائق فرما رہا ہے۔

حضرات! انسان (عام اس سے کہ مسلمان ہو یا غیر) قدرتی طور پر بہت سے تعلقات
مین وابستہ ہے۔ کچھ شک نہین کہ ایک تعلق اسکا اپنے خالق سے ہے تو دوسرا مخلوق
سے۔ ایک حاکم سے ہے تو دوسرا محکوم سے۔ ایک مان باپ سے ہے تو دوسرا
اولاد سے۔ ایک بیوی سے ہے تو دوسرا خاوند سے۔ ایک دوست سے ہے تو دوسرا دشمن سے
ایک ہمسائے سے ہے تو دوسرا اجنبی سے۔ ان سب تعلقات مین سے خالق کا تعلق
بہت بڑا گہرا تعلق ہے۔ مگر افسوس کہ جیسا کچھ گہرا اور مضبوط ہے ویسا ہی اکثر انسان
اُسے بھولے ہوئے ہین۔ مگر کیا یہ تعلق بھول جانے سے بھول سکتا ہے؟ توڑنے سے
ٹوٹ سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ بلکہ اسے بھولنے اور توڑنے والے کی مثال بالکل اوس
احمق کی سی ہوگی جو یہ سمجھ کر کہ بارہ بجے کی گاڑی کا وقت ہوگیا ہے گھنٹہ کی سوئی
کو پیچھے کر کے گاڑی کے وقت پر ملنے کی ہوس کرے۔ صاحبو! جسطرح اس ہوشمند

کی اس حرکت سے وقت پر کوئی اثر نہ پڑے گا اسیطرح کسی بیوقوف کے اُس تعلق اور نسبت ازلی کو بھولنے سے کوئی اثر نہ ہوگا۔ ایسے ہی احمقون کے کان اینٹھنے خداوند عالم فرماتا ہے "ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء مایحکمون" کیا کھلے جی بدکاریان کرنے والے یہ سمجھ رہے ہین کہ ہم اُن کا جینا اور مرنا ایمان دار دن بھلے آدمیون کیطرح کرینگے؟ ہرگز نہین۔ بہت ہی بُری رائے جمائے بیٹھے ہین۔ ایک لوگ ایسے بھی تھے کہ اُنکو اس تعلق نے ایسا کچھ حواس باختہ کر رکھا تھا کہ اُنکو دنیا بھر مین کوئی اور تعلق تو کیا کوئی چیز وجود پذیر نظر نہ آتی تھی اسلیے وہ کہتے تھے ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنی	یا من ہو للقلوب مقناطیس

اسی رباعی کا مطلب کسی پنجابی اہل دل نے کیا ہی اچھا ادا کیا ہے ؎

دل بھی تو ئین نے دلبر بھی تو ئین دید تو ئین دکھ تیرا

نیڑ براں ژ جہانے تو ئین اک حرف نہیون وچہ میرا

گو یہ اشعار بظاہر مختلف زبانون مین کہے گئے ہین مگر مطلب دونون کا ایک ہی جیسا کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

عبارا تنا شتی وحسنک واحد	وکل الی ذاک الجمال یشیر

اسی تعلق کے کامل نباہنے کی تعلیم اور تکمیل کو خدا نے سلسلہ نبوت ورسالت قائم فرمایا۔ اسی تعلق کی تعلیم دیتے ہوئے ہزارہا انبیاء صلحاجان پر کھیل گئے مگر اپنے خیال کی دُھن سے نہ رُکے۔ صحابہ کرام ہی کو دیکھیے کبار صحابہ بلکہ رجال صحابہ تو بجائے خود تھے عورتون کی نوع عموماً بہادری اور دینداری اور پختگی سے کم بہرہ یاب ہوتی ہے مگر صحابہ مین عورتین بھی ایسے دل دگردے والی ملین گی کہ آجکل کے بہادر سے بہادر مردون کو ماند کرین۔ حضرت عماریاسر

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا حال عموماً طلبا کو معلوم ہوگا کہ مشرکون نے ایسی ایذارسانی کی کہ مرحومہ کی دونون ٹانگین رسیون سے جکڑ کر اونٹون سے باندھ دین اور اُونٹون کو بہر دو بر دوڑایا۔ اِس تکلیف کے علاوہ ایک شقی نے مرحومہ کے مقام محفوظ پر برچھی چلا کر اوسے داخل جنت کیا رضی اللہ عنہا وارضاہا۔ مگر اُس مرحومہ کا حوصلہ دیکھیے کہ اُسنے اِس تعلق کو ایسا نباہا کہ اُف تک نہ کی۔ آہ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن	خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

حضرات! اِس تعلق کی بڑی شاخ بلکہ اصل ایک فعل قلبی ہے جسکا نام توحید اور امامت الی اللہ ہے۔ یہی توحید ہے جسکی بابت ارشاد ہی کہ راس الطاعات توحید کیا ہی؟ کسی بزرگ نے مختصر لفظون مین بتلا دیا ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

قرآن شریف مین یہ بھی ایک کمال اعجاز ہے کہ مسائل کو اصول کی صورت مین بیان کرتا ہے مسئلہ توحید کو ایک اصول کی صورت مین یون بیان کیا ہے کہ "لا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین"۔ یعنی کسی ایسی چیز کو مت پکار جو تجھے نہ تو نفع دیسکے اور نہ نقصان۔ اگر تونے ایسا کیا تو تو بھی ظالمون مین شمار ہوگا۔ اِس آیت سے جہان تک میرا ناقص علم راہنمائی کرتا ہے ایک عام اصول مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص دون شخص یا شئے دون شئے سے تعلق نہین رکھتا یعنے یہ کہ جو چیز یا جو شخص ہمارے نفع یا نقصان رسانی پر قادر نہ ہو اُسکو کسی حال مین پکارنا یا اُس سے کسی حاجت روائی کی دعا کرنا ہی ناپسندیدۂ پروردگار ہے جسکو دوسری لفظون مین شرک یا نقیض توحید کہتے ہین۔ اب صرف یہ بات دریافت طلب ہی کہ آیا مخلوق مین سے کسی شخص کو بھی ہمارے نفع یا نقصان رسانی کا اختیار ہے یا قدرت ہی۔ مخلوق کے طبقات لاتعد ولاتحصے کو تو کیا ہی دیکھو [illegible] اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق سے افضل انبیا علیہم السلام ہین۔ اور انبیا [illegible] الانبیا

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل اور اکمل ہین حضور نے فرمایا ہی
انا سید ولد آدم ولا فخر یعنے مین بلا فخر کہتا ہون کہ مین تمام بنی آدم کا سردار ہون۔ حضور نے فرمایا
لو کان موسےٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ اگر حضرت موسے بھی زندہ ہوتے تو بجز میرے اتباع
کے اُنکو کچھ نہ سوجھتا۔ قرآن شریف مین آپ کے حق مین صاف ارشاد ہے۔ انک
لعلےٰ خلق عظیم (تو تو بڑے ہی خلق پر ہے) حضور نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب انبیا اپنے
اپنے ہی نفس کی بہتری چاہین گے مگر مین اُسوقت بھی اُمتی اُمتی ہی کہون گا۔ غرض مختصر یہ
کہ آپکی تعریف وتوصیف کے دفتر اس ایک ہی فقرے مین ختم ہین ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ		بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	

پس جو وصف کمال آپ کی ذات ستودہ صفات مین بھی نہ ہوگا وہ کسی دوسرے مین
خواہ وہ کیسے ہی عالی مرتبے پر پہونچا ہو تلاش کرنا بالکل بیہودہ اور لغو حرکت ہی نہین بلکہ
معنیً حضور کی بے ادبی بھی ہے۔ پس اب یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید نے حضور اقدس فداہ
ابی وامی کی شان مین کیا فرمایا ہے۔ صاف اور کھُلے لفظون مین ارشاد ہے "قل انی لا
املک لکم ضرًا ولا نفعًا" یعنی اے رسول علیہ السلام تو ان تمام دنیا کے لوگون سے کہدے کہ
مین تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا بلکہ ایک مقام پر یون فرمایا "قل لا املک
لنفسی نفعًا ولا ضرًا الا ما شاء اللہ یعنے مین اپنے لیے بھی نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا پس
اس آیت نے بھی مثل پہلی آیت کے ہمین ایک اصول کلی پر اطلاع دی کہ خدا کے سوا مخلوق مین
سے کوئی بھی ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا اسی لیے حضرت مولانا فرید الدین رحمۃ
اللہ علیہ نے توحید کے مضمون کو ان لفظون مین بیان فرمایا ہے ؎

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر در بلا یاری مخواہ از ہیچکس		کیست در دنیا از و گمراہ تر زانکہ نبود جز خدا فریاد رس	

یہ توحید بھی جسکا مختصر سا ذکر مین نے کیا ہے علماے ظاہر یہ کا بیان ہے۔ علماے باطن

Marfat.com

یعنی اہل دل اصحاب صوفیاے کرام کو پوچھیں تو وہ اسپر بھی قانع نہیں حضرت مولانا محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں "لیس الشرک عبادۃ الاصنام فحسب بل اذا رکنت الے غیر اللہ فقد اشرکت بہ عز وجل۔ یعنی شرک بت پرستی ہی نہیں بلکہ جب تو کسی مخلوق کیطرف ذرا بھی مائل ہوا یعنے اُس سے ذرا بھی بیم وامید کی تو تو مشرک ہو چکا مولانا روم اِس سے بھی کسیقدر وضاحت سے اِسی مضمون کو فرماتے ہیں ؎

تا ہوے تازہ ست ایمان تازہ نیست — کاین ہوی جز قفل آن دروازہ نیست
ہرکہ خود را از ہوے خود باز کرد — گوش خود را آشنائے راز کرد

یعنی جب تک انسان اپنی خواہشات کا بندہ ہے اُسکا ایمان مردہ ہے یا دوسرے لفظون مین یون کہین کہ وہ مشرک ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی فرمایا ہے کہ "لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ" یعنی جب تک انسان اپنی دل امنگ کو بھی میری تعلیم کے تابع نہ کرے گا ایماندار نہ ہوگا۔

یہ ہے مختصر بیان اُس تعلق کا جو انسان کو اپنے خالق سے ہے جس سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا اِسکے بعد بنی نوع کے تعلقات کا بیان بھی قرآن شریف نے بابجا بتلایا ہے چنانچہ ارشاد ہے

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وبالوالدین احسانًا وبذی القربٰے والیتٰمٰے والمساکین والجار ذی القربٰے والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالًا فخورًا۔ یعنی خدا کی خالص عبادت کرو اور اُسکے کسی چیز کو ساجھی نہ بناؤ اور ماں باپ سے اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور مسکینون سے اور نزدیکی ہمسایون اور دور کے ہمسایون سے احسان کرو اور راہ مین اور مجلس مین ساتھ بیٹھنے والون سے اور مسافرون سے اور غلامون سے اور ماتحتون سے سلوک اور احسان سے پیش آیا کرو کیونکہ متکبر اور مغرور خدا سے تعالےٰ کو نہیں بھاتے

حضرات یہ ہین وہ احکام اور فرائض جو انسان کو من حیث الانسان لازم آتے ہین جنکا خیال رکھنے والا کامل انسان ہے اور نقصان کرنے والا ناقص ہے کہ بالکل غفلت سے زندگی گذار

تو ایسے انسان کی انسانیت بھی چھن جائے تو تعجب نہین گو وہ جسم اور روح اپنے اندر رکھتا ہو اور سیکڑون نہین لاکھون اور کرورون کی تجارت کرے اربون پر حکمران ہو مگر خدا کے نزدیک وہ "کالانعام بل ہم اضل" یعنی چارپاؤن کیطرح ہین بلکہ اُنسے بھی بدتر۔ کا مصداق ہے۔ گو وہ عجیب وغریب نکات سوچے آہستہ سے آہستہ آواز کو سُنلے باریک سے باریک چیز کو دیکھ سکے مگر خداوند تعالے کیطرف سے یہی کہا جاوے گا کہ لہم قلوبٌ لایفقہون بہا ولہم اعین لایبصرون بہا ولہم اذان لایسمعون بہا (اُنکے دل ہین پر وہ اُنسے سمجھتے نہین اُنکی آنکھین ہین مگر وہ دیکھتے نہین۔ اُنکے کان ہین لیکن اُنسے سُنتے نہین) غرض یہ کہ ان فرائض کے پورا کرنے کا نام انسان ہی اور انسے غفلت جسدرجے تک ہوگی اُسی قدر انسانیت مین نقص لازم آئے گا۔

دوسرا سوال بھی میرا اسی عنوان سے ہے کہ "ہم کون ہین؟" جسکا جواب ہی کہ ہم مسلمان ہین۔ اس جواب کی صحت پر بھی کل اہل الرائے متفق ہونگے۔ کچھ شک نہین کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہین۔ گو کوئی شخص اسلام کو نہ مانے مگر میرے اس جواب کی صحت کو مانے گا کہ ہم مسلمان ہین اور ہم بھی اس لقب کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے لفظ سے یاد کرے جو اس لقب کے خلاف ہو تو ہم اُسکو ہتک عزت سمجھ کر قانونی چارہ جوئی کرنے پر بھی آمادہ ہین مگر کیا ہم جو مسلمان ہین صرف اسلیے کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے یا اسلیے کہ ہمارے نام عبداللہ۔ عبدالرحمن ہین یا کوئی اور وجہ ہے۔ کچھ شک نہین کہ اس سوال کا جواب کتاب اللہ قرآن شریف سے بہتر کوئی نہین دے سکتا کہ مسلمان جو کہلاتے ہین کون کہلاتے ہین اُنکا اس لفظ کی نسبت کیا استحقاق ہے۔ حضرات اسلام کے معنی ہی سمجھنے سے صاف سمجھ مین آجاے گا کہ اہل اسلام کون ہین اور کیون ہین خدا نے قرآن شریف مین بتلا دیا ہے اور ایک ایسا نشان قائم کیا ہے کہ مجھے افسوس آتا ہے کہ مین جو اسوقت اُس نشان کو بیان کرنا چاہتا ہون خود اُس سے محروم ہون اُس نشان کے بتلانے سے پہلے میری دعا ہے کہ اللہم اجعلنا مسلمین (یا اللہ ہمکو مسلمان بنا) خدا نے کیا نشان بتایا ہے؟ توجہ سے سننے کے

Marfat.com

قابل ہے ۔ ارشاد ہے "انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون" د مسلمان اور مومن تو بس وہی لوگ ہین جنکے دل اللہ کا ذکر سننے سے کانپ جاتے ہین اُسکی عظمت اور شہنشاہی اُنکے دل پر جاگیر ہو جاتی ہے اور اپنی خاکساری اور نا پائداری کا نقشہ سامنے کھنچ جاتا ہے اور جب اُنکو اللہ کے حکم سنائے جاتے ہین تو اُنکا ایمان تازہ ہوتا ہے اور یقین بڑھتا ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہین) صاحبو! یہ تو مسلمانونکی پہچان کی مختصر سی علامت ہی مگر یہ علامت جیسی کچھ ضروری اور لابدی ہے ویسی ہی دوسرونکی نظر سے غائب ہی اسلیئے خداوند عالم نے جو بندونکی حرکتون سے خوب واقف ہے ۔ انکے ریا اور اخلاص سی ایسا آگاہ ہے کہ خود یہ بھی نہ ہونگے اِسلیے اُسنے ایک مقام پر ایک اور علامت مسلمانی کی قائم کی ہے جو ہر ایک کی نظر مین آسکے چنانچہ ارشاد ہے "انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون" مسلمانون کو ارشاد ہے کہ تمہارے حقیقی خیرخواہ اور سچے دوست تو اللہ اور رسول ہین اور جو لوگ ایمان لائے وہ بھی تمہارے دوست ہین چونکہ ایمان بھی ایک فعل قلبی کا نام تھا اسلیے اِسکی توضیح کرنے کو کہ کون ایماندار مسلمانون کے دوست اور برادری بننے کے قابل ہین ۔ یہ لفظ بھی بڑھا دیا کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور دیتے ہوئے دل سے عاجزی کرتے ہین کہ خدا معلوم ہمارا یہ ناچیز ہدیہ قبول ہو یا نہ ہو شیخ سعدی مرحوم نے کیا ہی ٹھیک کہا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی	منت ازو بدان کہ بخدمت گذاشتت

جب تک مسلمانونکی قسمت نیک اور انکے بخت یاور تھے کہ انہین اس آیت نے ایسا اثر کیا تھا جو سعدی رحمہ اللہ کے اشعار مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے ۔

دانش مدہ آنکہ بے نماز ست	گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست
کو فرض خدا نمے گذارد	از قرض تو نیز غم ندارد

Marfat.com

ائمۂ اسلام کا اختلاف درباره حکم تارک الصلوة کیا ہے اسکے بیان کا موقع نہین لیکن یہ تو سب کے سب بیک زبان کہتے ہین ؎

بے نمازو کیا غضب کرتے ہو تم	حق تعالے سے نہین ڈرتے ہو تم
کچھ نہ تمنے اپنے رب کی یاد کی	عمر اپنی مفت مین برباد کی
سر جھکا کابل نہ ہوا اُٹھ تو سہی	بندہ ہونے کی علامت ہو یہی

مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ہمپر فرائض لازم ہوئے ہین وہ دو قسم کے ہین ایک تو عبادات دوسرے معاملات۔ عبادات کا ذکر تو مختصر آپ حضرات سُن چکے ہین معاملات کی بابت سُنیئے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (مسلمان تو وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہین) نہ کسیکو ہاتھ سے ایذا دے نہ زبان سے جیسا حافظ شیرازی فرماتے ہین ؎

مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

اگر کیا ہم ان سب احکام عبادات اور معاملات کے پابند ہین؟ اسکا جواب دینا میرا کام نہین ہر ایک صاحب کو اپنا اپنا علم حضوری ہے ع محتسب را درون خانہ چہ کار قرآن مجید مین نبوت کے منکرون کو ایک ایسے طریق سے سمجھایا گیا ہے کہ میرے خیال مین اگر ہم بھی اُس طریق سے غور و فکر کرین تو اپنی حالت کا جلد علم ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہے قل انما اعظکم بواحدة ان تقوموا للہ مثنی وفرادے ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنة (یعنی تُم ای منکرو اگر مل کر اور اکیلے اکیلے اس امر پر فکر کرو تو تم اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ کہ مین جو تمہاری رائے کی مخالفت کرتا ہون مجھے جنون نہین بلکہ مین سچا اور رسول ہون) ٹھیک اسیطرح اگر ہم علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر جسوقت ہم یا وہ ذات ستودہ صفات ہمارے ساتھ ہو جس سے ہمارا اصل معاملہ ہے جو بار بار ہمین متنبہ کرنے کو کہتا ہے کہ "ان الی ربک الرجعے" تو بہت جلد ہماری سمجھ مین آسکتا ہے کہ ہم کیا ہین مسلمان ہین یا ننگ مسلمانان۔ آیت مرقومہ کے

Marfat.com

مصداق ہین یا حافظ شیرازی کے قول کے حقدار ہ

وائے بر من وائے بر اسلام من	کفر دارد عار از ایمان من

مولانا روم نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت لکھی ہے کہ اُنکے پڑوس مین ایک کافر ہمسایہ رہتا تھا۔ حضرت موصوف کے مریدون مین سے ایک نے اُسے اسلام کی دعوت دی تو اُسنے جواب دیا کہ اگر تو جنید جیسا اسلام چاہتا ہے تو مجھ سے محال ہے اور اگر تو اپنے جیسے کا خواستگار ہے تو مجھے اِسکی حاجت نہین۔

حضرات سلف صالحین مین یہی بڑا کمال تھا جو کفار کے مقابلے پر سو نہین ہزار دلیل منطقی اور فلسفی سے زیادہ کام دیتا تھا کہ اُنکے اپنے حالات صاف ہوتے تھے۔ وہ جو کچھ لوگون کو سکھاتے تھے خود پہلے اُسپر عامل ہوتے تھے۔ آپ لوگون نے دیکھا اور سُنا ہوگا کہ ایران کا بادشاہ یزدگرد جب عربی فوج کے مقابلے سے جسکو وہ نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا شکست پر شکست کھا کر بھاگا تو اُسنے دریافت کیا کہ ان عربون مین کیا کمال ہے کہ یہ لوگ باوجود ناتربیت یافتہ ہونے کے ہماری جرار افواج قاہرہ کو روندتے چلے آتے ہین؟ تو جو اُسکو جواب ملا وہ ہمارے بھی کان اینٹھتا ہے اور ہماری ناکامیونکی وجہ بتاتا ہے۔ لوگون نے کہا ہمنے اُنمین اور تو کوئی بات نہین دیکھی البتہ یہ ہے کہ دن کو سواری کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہین رات کو جاے نماز پر جا بیٹھتے ہین۔ دن کو میدان جنگ کے غبار سے خاک آلودہ ہوتے ہین تو رات کو خدا کے آگے ناک رگڑتے ہین۔ اُس دانا بادشاہ نے کہا کہ بس یہی وجہ ہے اور کچھ نہین۔ بخلاف اِسکے ہم کیا کہین اِسکے جواب مین مجھے وہی فقرہ یاد آتا ہے کہ ع محتسب را درون خانہ چہ کار + مگر افسوس کہ ہمارے کام اب درون خانہ کے مصداق بھی نہین رہے بلکہ ایسے فاش ہوئے ہین کہ محتسب کے اختیارات کے اندر سب سے پہلے وہی داخل ہین۔ قومی مجالس مین قومی مضامین [illegible] کہنے یا کوئی نظم سنا دینے مین تو ہم مشاق ہین لیکن جب دوسرا پہلو عمل کا دیکھا جائے تو بس

Marfat.com

لِمَ تقولون ما لا تفعلون کے مخاطب - مین سچ عرض کرتا ہون اور خدا کو شاہد کرکے کہتا ہون وکفیٰ باللہ شہیدا - مجھے تو یقین ہے کہ مین ہی اُس حدیث کا مصداق ہون جو حضور نے ارشاد فرمائی ہے کہ "بڑا مبغوض اللہ تعالےٰ کا وہ شخص ہے جو بڑا فصیح زبان ہو اور جو زبان چبا چبا کر تقریر کرے کیونکہ ایسی تقریرون سے ہم خدا کی حجت اپنے پر پوری کرتے ہین - میری مراد سب سے نہین خدا کے نیک بندے بھی ہین "خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد" ہان مین اپنی اور اپنے جیسے قومی گیت گانے والون کی حالت زار کا بیان کرتا ہون - مجھے یاد ہے کہ مین نے ایک دوست سے جنکی دوستی کو مین صلحا کی دوستی جانتا ہون کچھ مدت ہوئی ندوے کے جلسے مین تقریر کرنے کی ترغیب دی تو اُنھون نے انکار کیا - مجھے اُنکا انکار ناگوار سا گزرا مین نے اصرار کیا - آخر اُنھون نے کہا کہ "اخلاص مشکل ہے" یہ اُنکا کہنا تھا کہ میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید جبتک مین زندہ رہون مجھے نہ بھولے - حضرات! یہی ایک کمی ہے جسکو ہم سب ملکر بھی روئین تو تھوڑا ہے کہ ہم مین اخلاص نہین - دنیا کے کام تو ہم دنیا کی نیت سے کرین گو خدای تعالےٰ کی مہربانی سے ہمارے ہادی کامل فداہ ابی وامی نے ہمین دنیا کے کامون مین بھی ایسا طریق بتا تھا کہ وہ بھی دین ہی ہو جاتا - مگر افسوس ہمنے اُس تعلیم سے ایسا خلاف کیا کہ دین کو بھی دنیا کی نیت سے کرنے لگے - حضرات! یہ امر کوئی قابل ذکر نہین کہ کوئی کام ہو اخلاص کے بغیر وہ کچھ بھی نہین - اخلاص ہی ایسی چیز ہے جسکے ہم سب مکلف ہین -

تیسرا سوال مین پھر اُسی عنوان سے کرتا ہون کہ "ہم کون ہین"؟ جس کا جواب یہ ہے کہ ہم علماے کرام ہین - غالباً اِس جواب کی صحت مین بھی کسی کو اختلاف نہ ہوگا - واہ واہ یہ نام تو ایسا بابرکت اور قابل عزت نام ہے کہ ؎

ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب	ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

علما کی اِس سے زیادہ فضیلت کیا ہوگی کہ خدا تعالےٰ نے ایک ضروری کام مین اُن کو اپنی ذات والاصفات کے ساتھ شامل کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے "شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو و

الملائکتہ واولوالعلم قائماً بالقسط؂ بغور دکھین تو یہی ایک فضیلت علما کے لیے کافی ہے کہ خداوند عالم نے جہان اپنی گواہی کا ذکر کیا ہے ان کو بھی اپنے ساتھ گواہ بنایا ہے ؏

گدایان را ازین معنی خبر نیست ۔۔۔ کہ سلطان جہان با ماست امروز

علما ہی وہ گروہ ہے جنکی بابت حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ انکی سیاہی جس سے یہ فتاوی اور تصنیف کتب مذہبی کرتے ہین شہیدون کے خون سے وزن کیجاوے گی علما ہی کا گروہ ہی جسکو حضور نے اپنا سچا جانشین فرمایا ہے اور اگر بغور دکھین تو یہ امر ذرہ بھی مخفی نہین اسوقت اسلام کا نام جو اطراف واکناف سے کانون مین پہونچتا ہے کسکی کوشش کا نتیجہ ہے؟ اسی گروہ علما کا۔ کچھ شک نہین کہ علما کا احسان اسوقت تمام مسلمانون پر ہے چاہیے وہ ہندمین ہون یا سندھ مین۔ ایران مین ہون یا افغانستان مین۔ ایشیا مین ہون یا یورپ مین۔ کیا یہ امر مخفی ہے کہ ایک عالم جو ہندوستان مین کسی کافر کی کتاب کا جواب لکھ کر اسلام کی حمایت کرتا ہی اُسکا احسان روم والون پر نہین؟ یا روم مین بیٹھا ہوا ایک عالم کسی شخص کو مسئلہ بتاتا ہے اُسکا احسان ہند والون پر نہین؟ بیشک ہی۔ اُس سے بڑھ کر ہے جتنا کہ لارڈ رابرٹس کا قندہار کو فتح کرنے سے انگلستان کے ایک معمولی باشندہ پر تھا۔ ٹرنسوال فتح کرنے سے ہندوستان مین رہنے والے انگریزون پر ہے۔ اسلیے کہ جسطرح انگریز بحیثیت قوم اُس فتح سے متمتع ہو سکتے ہیں یا اُنکی عزت دوسری قومونکی نگاہ مین بڑھتی ہے اُس سے بدرجہا مسلمانون کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ انگریزون کا یا اُنکی اولاد کا کسی وجہ سے اُن فتوحات سے محروم ہوجانا ممکن ہے مگر مسلمانونکا اُن فوائد سے بے نصیب ہونا غیر ممکن ہے پس چونکہ ہم مسلمانون مین دین اسلام سب مین مشترک سرمایہ ہے جسکی کوٹھیان خدا کے فضل سے دنیا کے ہر حصے مین قائم ہین اسلیے جو کوئی انکی حفاظت کریگا اُسکا ہم سب مسلمانون پر احسان ہوگا۔ مگر کیا علما اس فضیلت وشرافت کے ہی اہل ہین مستحق ہین یا اُنکے لیے بھی کچھ فرائض ہین؟ نہین بیشک عام مسلمانون سے بڑھکر انکے فرائض ہین۔ چونکہ علما وارث انبیا ہین اسلیے جو فرائض انبیا کے ہونگے وہی انکے ہونگے انبیا کے فرائض

کو قرآن مجید مین کئی جگہ بتا یا گیا ہے پہلی آیت مین ارشاد ہے۔ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا
صالحا انی بما تعملون علیم (اے رسولو! حلال کھاؤ اور نیک عمل کیا کرو مین تمہارے کامون سے
واقف ہون) ایک مقام پر ارشاد ہے: بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
(اے رسول جو کچھ تجھے خدا کے ہان سے ملا ہے وہ سب کا سب لوگون کو پہونچا دے اور اگر تو نے
اُسمین کچھ تھوڑا سا بھی نہ پہونچایا تو گویا کچھ بھی نہ پہونچایا) بڑی بات جسکو خداوند تعالے نے بڑی
تاکید کے صیغے سے فرمایا ہے یہ ہے کہ جاہلونکی لوٹ پر نہ چلین بلکہ اُنکو اپنی چال پر چلانے کی
کوشش کرین چنانچہ ارشاد ہے" لا تتبعان سبیل الذین لا یعلمون (جاہلونکی روش اختیار نکرنا)
انھین آیات سے علما کے فرائض کا بھی مختصر سا بیان معلوم ہوتا ہے۔ اول یہ کہ وہ خود نیک عمل
کرین یا کم سے کم یہ کہ اپنے کہے پر آپ عامل ہون۔ حلال کی روزی کمائین۔ جاہلون کے لحاظ سے
حق بات کو چھپایا نہ کرین یا اُنکے لحاظ سے خواہ مخواہ کی تاویلات بارد سے کام نہ لیا کرین بڑی
بات یہ ہے کہ کلام ربانی لوگون کو پہونچا دین لیکن سوال ہے کہ کتنے ایک علما اسوقت ہین جو
ان فرائض کو انجام دیتے ہین ہر ایک بجائے خود سوچ سکتا ہے۔ محتسب را درون خانہ چہ کار
البتہ یہ بات ذرا تفصیل کے قابل ہے کہ قرآن مجید کا پہونچانا دو طرح سے ہے ایک تو مسلمانون
کو قرآن مجید کے مضامین سے آگاہ کرنا خواہ بذریعہ تقریر ہو یا بذریعہ تحریر۔ دوسرا طریق قرآن مجید کے
پہونچانے کا یہ ہے کہ قرآن کے منکرون تک قرآن پہونچایا جائے اُنکے ذہن نشین کیا جائے
اسی کی فرع یہ ہوگی کہ اُنکے سوالات و اعتراضات کو احسن پیرائے مین حل کیا جائے اُنکی
مذہبی کتابون سے واقفیت ہو بلکہ زیادہ بلند پردازی کرین تو اُنکی زبان سے واقف ہونا
اسکی فرع ہے۔ یہی وہ مناظرہ ہے جسکی بابت ارشاد ہے جادلھم بالتی ہی احسن۔ مگر ہمارے
علما اس فرض کو پورا کرتے نہین جہان تک میرا علم ہے علما اس فرض سے بہت ہی کم واقف
ہین۔ بیشتر حصہ ہمارے علما کا تو ایک ایسے دھندے مین پھنسا ہوا ہے جس سے اُنکو
شاید حشر تک بھی فرصت نہ ہو۔ وہ کیا ہے؟ صدرا اور قاضی مبارک کی ورق گردانی

Marfat.com

جسکو بڑے فخر سے علم فلسفہ اور حکمت اور منطق کہا جاتا ہے۔ جسکے پڑھنے والون کو "من یوت
الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا" کا مصداق بنایا جاتا ہے حالانکہ اس فلسفے کی ساری تحصیل سے اتنی
فلسفہ دانی بھی حاصل نہین ہوتی جتنی پرائمری کے طلبہ کو ہوتی ہے۔ جزء لایتجزے کا فضول
جھگڑا اور اُسکے ابطال کے دلائل سے طومار بھرے ہین صورت نوعیہ کے ثبوت سے
دفترون کے دفتر پُر ہین پھر طرفہ یہ کہ نہ تو پڑھنے والون کو خبر ہے اور نہ اکثر پڑھانے والون کو
کہ متکلمین اسکے قائل کیون ہین اور حکما اس سے منکر کیون ہین۔ پھر وہ اقرار متکلمین کا اس زمانہ
مین بھی بدستور مفید ہو سکتا ہے یا فضول۔ یہ ہے ہمارا علم طبعیات جسکی ہمارے طلبہ کو
نہ ابتدا معلوم ہے نہ انتہا صرف اجمالی علم اتنا ہی کافی ہے کہ ہمنے تحصیل کی تمام کتابین
پڑھ لی ہین اور بس۔ مجھے یاد ہے کہ کانپور کے جلسۂ دستاربندی پر جس روز ندوۃ العلما کی
عمارت کا بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے ہم سب
طلبہ کو جنکی دستاربندی تھی مخاطب کرکے ایک نہایت ہی پر معنے نصیحت فرمائی تھی
کہ یہ مت سمجھنا کہ ہم تحصیل علم سے فارغ ہوگئے ہین بلکہ یہ سمجھو کہ آج تم میدان علم مین آئے ہو
مین نے جو مولانا صاحب کی اس نصیحت کو یاد رکھا تو بالکل سچ اور نہایت ہی مفید پایا۔
حضرات! ہمکو غیر قومون کے علما سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ کیا کر رہے ہین کہانتک
ہمارے فرائض کی انجام دہی مین وہ مستعد ہین۔ مثال کے لیے مین سوامی دیانند سرستی کا
ذکر کرتا ہون۔ اس شخص کی ہمت پر مجھے رشک آیا کرتا ہے۔ اُردو فارسی سے ناواقف
انگریزی اور عربی سے محض بے خبر صرف سنسکرت کا عالم مگر اس بے خبری نے اُسکو کسی
فرض کی انجام دہی سے نہ روکا۔ اسنے جہان ہندوؤن مین ویدکے (بخیال خود) صحیح معنے
کی اشاعت کی اور ایسے مشکلات کا سامنا کیا جو کسی بڑے ہی باہمت آدمی کا کام ہے دوسری
طرف اُسنے تمام دنیا کے مذاہب کا رد لکھا اور ایک جامع کتاب اپنے پیروون کے ہاتھ
دیدی۔ جسکا نام ستیارتھ پرکاش ہے۔ اس کتاب مین اس باہمت آدمی نے اپنے مذہبی

Marfat.com

مسائل کو بھی بیان کیا اور عیسائیون اور مسلمانون کا بالاستیعاب رد کیا ایسا کہ بائبل کے پہلے ورس سے آخر مکاشفات تک رد کرتا چلا گیا - اسیطرح قرآن شریف سے بسم اللہ سے آخر تک اسنے وہی معاملہ کیا - جن دنون مین اسکی کتاب سیتارتھ پرکاش کا جواب لکھ رہا تھا مجھے اسکے اعتراضات پر تو بے ساختہ ہنسی آتی تھی مگر ساتھ ہی اسکی ہمت پر غبطہ بھی آتا تھا کہ کس ہمت اور استقلال سے اس باہمت مرد نے تراجم کو ناگری مین کرایا اور پھر ایک ایسی جامع کتاب لکھ کر اپنی قوم کے ہاتھ مین دی - بخلاف اسکے ہم ہین کہ ہمین خبر تک نہین کہ ہمارے فرائض کیا ہین - ادائے فرائض تو ایک بڑی بات ہے اس آزادی کے زمانے مین بھی ہم غافل رہین گے تو کب بیدار ہونگے - حضرات مین سچ عرض کرتا ہون کہ اس زمانے مین ہمارا فرض ہے کہ ہم میدان مین آئین تو ہمارے دونون ہاتھون مین بائبل اور وید ہو اور سر پر قرآن شریف - ان تینون کتابون کے مضامین کا ایمانداری سے مقابلہ کرکے بلند آواز سے پکارین کہ " ائتونی بکتاب من قبل ہذا او اثارۃ من العلم - حضرات ! آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو نعمت خدا تعالے کسی بندے کو دیتا ہے اُسکو دیکھنا پسند کرتا ہے - حدیث کے الفاظ یہ ہین " ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علے عبدہ او کما قال - پس یہ آزادی تقریر و تحریر بھی تو کوئی نعمت ہے اسکا اثر بھی دکھاؤ مین سچ کہتا ہون کہ اگر آپ تمام ہندکے بڑے حاکم ویسرائے کو بھی چلتے چلتے یہ کہین کہ مین حضور کی خیر خواہی سے غرض کرتا ہون کہ آپ اسلام قبول فرمائین تو بہتر ہوگا وہ بھی آپکا شکریہ کرکے تھینکس کہتے ہوئے آپسے جدا ہونگے - پچھلے ہی سال کا ذکر ہے کہ مین نے ایک رسالہ " اسلام و برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ " لکھ کر سب سے پہلے ویسرائے بہادر کو بھیجا تو بڑے شکریے سے اُسکی رسید پہونچی - پھر کمال یہ کہ ۹ - تاریخ کو یہانسے روانہ ہوا گیارہ کو وہان پہونچا تیرہ کو مجھے جواب پہونچ گیا - ہان یاد آیا کہ ہم نے بھی اس آزادی کی پوری قدر کی کہ جو کوئی شخص یا جماعت ہماری اصلاح کو اُٹھی اُسکا ہمنے دل کھولکر مقابلہ کیا

جہان تک بس چلا اُنکو اپنے اردگرد سے نکالدیا بلکہ دور و دراز ملکون تک اُنکا تعاقب کیا۔ گویا کسی اُستاد کے شعر کو ہمنے اِسی معنی مین سمجھا ؎

ہم اور غیر دونون یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہونگے

یہی مجلس ندوۃ العلما سے کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے۔ طرح طرح کے بُہتان لگائے جاتے ہین نئی نئی قسم کے افترا گڑھے جاتے ہین مگر ممبران ندوہ ہین یا کوہ وقار کہ اُسکی ذرا بھی پرواہ نہین کرتے کیونکہ یہ جانتے ہین کہ ؎

پانی مین ہے آگ کا لگانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا
بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار
بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

اب مین ان شکایات سے گزرکر علماے حقانی اور غیر حقانی کی تعریف اور تفصیل ایک جلیل القدر بزرگ کے کلام سے بیان کرتا ہون۔ حضرت مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہین "علما را محبت دنیا و رغبت دران کلف چہرہ جمال شان ست۔ خلائق را اگرچہ از ایشان حصول فوائدست اما علم شان در حق ذاتہاے ایشان نافع نیاید۔ ہرچند تائید شریعت و تقویت ملت برایشان مترتب ست اما گاہ ست کہ این تائید و تقویت از اہل فجور و ارباب فتور ہم می آید چنانچہ سید الانبیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات از تائید آن مرد فاجر خبر دادہ اند و فرمودہ "ان اللہ لیوید ہذا الدین بالرجل الفاجر" در رنگ سنگ پارس اند کہ از مس و آہن ہرچہ با درسد زر گردد و آن فی حد ذات برنجریۂ خود ست و ہمچنین آتشے کہ در سنگ و ذ مودع ست عالم را ازان آتش حصول منافع ست اما آن سنگ دنے ازان آتش درونے بے نصیب اند بلکہ گویم کہ این علم در حق ذات ایشان مضر آمد کہ حجت را برایشان تمام ساخت "ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ" چگونہ مضر نباشد علمی کہ نزد خداے عز و جل عزیز ست واشرف موجودات آن را وسیلہ دنیاء دنیہ از مال و جاہ و ریاست ساختہ اند و حالانکہ دنیا نزد حق تعالے ذلیل و خوار ست

Marfat.com

و بدترین مخلوقات پس عزیز خدا را عز وجل خوار ساختند و ذلیل را عزت دادند بغایت مستقبح ست فی الحقیقة معارضہ است بحق سبحانہ تعالے۔ تدریس و افتا وقتے نافع آید کہ خالصاً لوجہ اللہ سبحانہ باشد و از شائبہ حب جاہ و ریاست و حصول مال و رفعت خالی باشد و علامت این خلو زہد دنیاست و بے رغبتی بودن ست از دنیا و ما فیہا۔ علمائیکہ باین بلا مبتلا اند و بہ محبت این دنیا گرفتار از علماے دنیا اند۔ ایشانند علماے سوء و شرار مردم و لصوص دین حال آنکہ ایشان خود را مقتداے دین میدانند و بہترین خلائق ے انگارند ویحسبون انھم علے شئ الا انھم ھم الکاذبون استحوذ علیھم الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون۔ عزیزے شیطان لعین را دید کہ فارغ نشستہ است و از تضلیل و اغوا خاطر جمع ساختہ آن عزیز سر آنرا پرسید لعین گفت کہ علماے سوء درین وقت درین کار با من مدد عظیم کردند و مرا ازین مہم فارغ ساختہ اند۔ والحق درین زمان ہر سستی و مداہنتی کہ در امور شرعیہ واقع شدہ و ہر فتورے کہ در ترویج ملت و دین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علماے سوء ست و فساد نیات ایشانست آرے علمائیکہ از دنیا بے رغبت اند و از حب جاہ و ریاست و مال و رفعت آزاد از علماے آخرت اند و ورثۂ انبیا اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و بہترین خلائق ایشانند کہ فرداے قیامت سیاہی ایشان را بخون شہداے فی سبیل اللہ وزن خواہند کرد و پلہ این سیاہی خواہد چربید و نوم العلماء عبادۃ" در شان ایشان متحقق ست ایشان اند کہ جمال آخرت در نظر شان مستحسن آمدہ و قباحت دنیا و شناعت آن مشاہد گشتہ الخ (جلد اول مکتوب ۳۳)

چوتھا سوال میں پھر انھیں لفظوں سے کرتا ہوں کہ "ہم کون ہیں؟" جسکا جواب یہ ہے کہ ہم مشائخ عظام ہیں۔ یہ جواب اگرچہ میری زبانی اصالۃً صحیح نہ ہوگا مگر دکالۃً تو اسکی صحت میں بھی کلام نہیں۔ مشائخ کے فرائض حقیقت میں وہی ہیں جو حضرت مجدد صاحب کی عبارت مرقومۂ بالا میں علماے آخرت کے ہیں یعنی دنیا و ما فیہا سے بے رغبتی اور توحید و سنت کی اشاعت عام طور پر نا واقف لوگ تصوف کے معنے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ صوفیہ اور

علما بین تضاد یا تناقض کی نسبت ہے مگر حقیقت مین یہ اُنکی غلطی ہے حضرت مجدد صاحب فرماتے ہین "کل حقیقیہ ردتہا الشرعیۃ فھی زندقۃ" (جس حقیقت اور تصوف کو شریعت رد کرے وہ الحاد ہے) بس علماے حقانی اور مشائخ ربانی مین تساوی کی نسبت ہے بس جو علماے حقانی کے فرائض ہین وہی مشائخ ربانی کے فرق صرف اصطلاحی ہے یعنی شریعت مطہرہ کی حفاظت اور امت کی نصیحت، فطوبے للغربار الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی اللھم اجعلنا منھم - آمین -

تجویز شکریہ جناب نواب صاحب بہاولپور دام اقبالہٗ

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے تحریک کی کہ اس جلسے کیطرف سے عالی جناب نواب محمد بہاول خان صاحب بہادر عباسی فرمانرواے ریاست بہاولپور دام اقبالہ کا شکریہ بابت اس توجہ کے ظاہر کیا جائے جو اس سال جناب ممدوح نے ندوۃ العلما کی طرف فرمائی ہے - مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید فرمائی اور جناب نواب صاحب ممدوح کی روشن دماغی اور فیاضی کا اعتراف کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ جناب ممدوح کی توجہ سے آیندہ ہمکو بہت مدد ملے گی - اس تجویز کو حاضرین جلسہ نے بہت گرمجوشی سے قبول فرمایا اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی -

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے ندوۃ العلما کی جانب سے روساے امرتسر کا اس مہمانداری کے بابت شکریہ ادا کیا جسکو انھون نے تکلیف اُٹھا کر خوشی سے گوارا کیا تھا - اور اسی کے ضمن مین اس بات کا بھی ذکر کیا کہ نارتھ وسٹرن ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے رعایتی ٹکٹ جاری کرنے سے شرکاے جلسہ کو بہت نفع ہوا اور اسکے لیے ہم سب افسران ریلوے کے شکرگذار ہین -

شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر و سکریٹری انجمن معین الندوہ نے روساے امرتسر

کیطرف سے اسکے جواب مین بہت متانت و معقولیت سے تقریر فرمائی جسمین ارکان انتظامیہ کے شکرے کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ان علماے کرام کے شکرگزار ہین جو ہماری دعوت پر یہان تشریف لائے اور جلسے مین شریک ہوئے۔ ہمسے انکی مدارات خاطرخواہ نہین ہوسکی مگر وہ ہمسے رضامند اور خوشنود ہین۔ یہ بھی بیان کیا کہ ہمنے مہمانداری مین قصداً میانہ روی اختیار کی ہے تاکہ ندوۃ العلما کے لیے آیندہ ایک نیا راستہ پیدا ہوا اور جو لوگ زیادہ مقدرت نہین رکھتے وہ بھی اسکے برکات سے فائدہ اُٹھا سکین۔ یہ بھی کہا کہ جو خدمت یہان ہوئی ہے وہ شہر کے تمام مسلمانونکی طرف سے ہوئی ہے اور سب ہمارے مدد و معاون رہے ہین خاصکر وہ حضرات جنھون نے استقبال اور پخت طعام کی اہم خدمتین انجام دی ہین اسلیے کہ وہ ہنر فرائض مین ایسے مشغول تھے کہ جلسے کا بھی لطف نہین اُٹھا سکے میرے نزدیک ایثار کی یہ بےنظیر مثال ہے اور وہ شکرگزاری کے مستحق ہین۔ اسکے بعد دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا

جلسۂ عام

آج کا مجمع سب دنون سے زیادہ تھا اور مسجد کی شان و شوکت قابل دید تھی سب سے پہلے قاضی مولوی علی احمد صاحب بدایونی نے مختصر مگر نہایت خوبی سے وعظ فرمایا اُسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے حضرت کے فضائل اور معجزات اور اسلام کی خوبیونکو اِس خوش اسلوبی سے بیان کیا کہ حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ اُنکے بعد مولوی اسرارالحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے اپنے خاص طرز و اسلوب سے حاضرین کو محظوظ و مستفید کیا۔ آخر مین کچھ چندہ بھی ہوا اور گیارہ بجے کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا

جلسۂ خاص

دن کو علماے کرام کی خدمت مین اطلاع دی گئی تھی کہ بعد نماز مغرب کے نشستگاہ علما مین جلسۂ

خاص منعقد ہوگا۔ روشنی کا انتظام معقول طریقے سے بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری معین الندوہ نے کردیا اور چاے کا انتظام مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری سابق طالب العلم دارالعلوم کے متعلق کیا گیا۔ وقت موعود پر علماے کرام تشریف لاے اور جو حضرات دور تر مقامون پر فروکش تھے اور کبرسنی کیوجہ سے شب کو تشریف نہین لاسکتے تھے اُنھون نے معذرت فرمائی۔ بہرحال تقریباً ڈیڑھ سو علما و مشائخ اسوقت موجود تھے اسوقت یہ مناسب سمجھا گیا کہ اپنے معزز میزبانون مین سے بھی بعض حضرات کو اس مجلس مین شریک کیا جاے۔ چنانچہ شیخ غلام صادق صاحب سکریٹری معین الندوہ بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب کو جو وہان موجود تھے تکلیف دی گئی اور وہ مہربانی کرکے شریک مجلس ہوے۔

سب سے پہلی باہم تعارف کی رسم ادا کی گئی اسکے بعد انسداد رسوم قبیحہ کے طریقون پر گفتگو کی گئی اور مندرجۂ ذیل محضر دستخطون کے واسطے پیش کیا گیا جسپر بہت خوشی کے ساتھ علما نے دستخط فرمائے اور حضرات علماے پشاور نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ان رسوم کو اپنی حدود سے یکقلم اُٹھا دین گے۔

محضر انسداد رسوم قبیحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریبات شادی مین اُمور محرمہ مثل رقص و سرود و آتشبازی اور موقع غمی مین محض نام و نمود کے لیے اسراف کرنا ازروے شرع ناجائز ہے کل مسلمانونکو اس سے احتراز رکھنا چاہیے۔

علماے دین اپنے مواعظ مین ان رسوم کی بُرائی مسلمانون کے ذہن نشین فرمائین اور اُنکو تاکید کرین کہ وہ ان رسوم کو ترک کردین اور ہم بھی انشاءاللہ العزیز اپنے حدود سے ان رسوم کے ترک کرنے کی کوشش کرین گے۔

Marfat.com

فہرست اُن علما کے دستخطوں کی جو اِس محضر پر ثبت ہوئے ہین

خادم علماے ربانی حافظ علام صمدانی واعظ و امام مسجد مہابتخان شہر پشاور بقلم خود۔

خادم شرع رسول اللہ قاضی صفی اللہ ساکن شہر پشاور مدرس مسجد میان حاجی میر احمد صاحب بازار کلان قریب پُل پختہ شہر پشاور بقلم خود۔

العبد الراجی الے رحمۃ الغفور خادم شرع مولوی محمد نور مدرس و امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔

عاجز خادم علما حکیم محمد عبد اللہ پشاوری بقلم خود

خادم السادات والعلما الراجی من غفور ربہ الکریم عبدہ محمد عبد الحکیم پشاوری مدرس مدرسۂ نعمانیہ سکنۂ محلۂ گاڑی خانہ۔

محمد ذکریا عفے عنہ ساکن لدہانہ۔

ابو سعید محمد حسین عفے اللہ عنہ۔

انشاء اللہ کوشش ہوگی۔ (مفتی حکیم) سلیم اللہ لاہور۔ مورخہ ۲۰- اکتوبر ۱۹۰۲ء

خادم سنت محمد ابراہیم میر خاص شہر سیالکوٹ

عبد الضعیف الملتجی الے ربہ الغنی غلام العلی عفے اللہ ولی عن ذنبہ الخفی والجلی اوفیسر منشی السنہ مشرقیہ راولپنڈی۔

مفتی عبد الرحیم مدرس ساکن شہر پشاور محلہ قاضی خیلان بقلم خود۔

العبد راجی الے اللہ مولوی کرامت شاہ ساکن پیر پیائی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔

من خالف سواد الاعظم وشذ شذ فی النار کتبہٗ خادم العلما پیر احمد علی شاہ ساکن مردان ضلع پشاور۔

خادم العلما ابو الفیض محمد عبد الرحمن ساکن پنڈے سرہال مدرس اول عربی مدرسۂ اسلامیہ راولپنڈی

حقیر قاضی سربلند ساکن پشاور علاقہ کریم پورہ

حافظ گل محمد مدرس و امام۔

جماعت علی عفی عنہ ساکن علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ

بدیع الدین۔ محمد فضل الرحمن عفے عنہ کرنالی۔

محمد ابراہیم کرنالی۔ خادم العلما محمد ن المدعو عبد اللہ جگرانوی۔

عبد السلام رفیقی کشمیری متوطن نور پور ضلع کانگڑہ ضلع پنجاب۔

محمد ابراہیم قریشی ہاشمی نقشبندی مجددی ساکن چک قریشیان مدرس مدرسۂ اسلامیہ لاہور۔

محمد حیات مدرس مدرسۂ اسلامیہ قصور۔

Marfat.com

عاجز عبد الحمید سوہدروی شاگرد حافظ عبد المنان
صاحب محدث وزیرآباد۔
ابوالقاسم سید احمد دہلوی بقلم خود۔
رحیم بخش۔
محمد ظہور الاسلام مہتمم مدرسہ اسلامیہ فتحپور۔
محمد منفعت علی دیوبندی بقلم خود
محمد سعید بقلم خود (ناظر مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ)
بدر الاسلام بقلم خود (ملازم کتبخانہ شاہی استنبول
برادر زادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجر مکہ)
محمد مبارک حسین حسینی قادری چھپروی مدرس ضلع
اسکول دربھنگہ۔ انشاء اللہ تعالے مین بدل و
جان کوشش کرونگا۔
عبد السلام عفے عنہ انصاری۔ (پانی پتی)
ذلک ماکنا نبغ
خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری
ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی الامرتسری
عفے عنہ۔
ابو عبید حمد اللہ عفی عنہ۔
مفتی محمد عبد اللہ عفے عنہ ٹونکی۔

محمد فاروق۔ عباسی چریاکوٹی۔
خادم العلماء علی احمد۔ بدایونی۔
عاجز عبد المنان خادم سنت وزیرآبادی ضلع
گجرانولہ۔
اضعف عباد اللہ ابوالحسنین غلام اللہ قصوری
عفے عنہ۔
غلام احمد مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
نور محمد عفے عنہ مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانہ۔
حافظ سید محمد قصوری مجددی بقلم خود۔
فتح محمد تائب لکھنو
سید ابوظفر دہلوی عفی عنہ۔
غلام محمد شملوی۔
غلام محمد ہوشیارپوری۔
محمد سلیمان قادری چشتی غفر اللہ لہ ساکن پھلواری
ضلع عظیم آباد پٹنہ۔
نور احمد عفے عنہ پسروری۔
انشاء اللہ الرحمن حتے الامکان ازالہ رسومات
منہیہ مین کماینبغی سعی مبذول کیجاویگی واللہ الموفق
والہادی المعین بندہ الحقیر کریم بخش عفی عنہ و والدیہ شادی

Marfat.com

نقشۂ آمد و صرف ندوۃ العلماء بابت سال ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ھ یعنی از ابتدائے شوال ۱۳۱۹ھ لغایت ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

	نمبر	مد	رقم
	۱	بقایا سال گذشتہ	[illegible] ۹/۶/۲½
آمد	۲	چندہ رکنیت و عطیات متفرق	[illegible] ۱۳/۳/۲
آمد	۳	عطیہ سرکار لیے بست آبادی کن و عطیہ دار یا چندہ	[illegible] ۱۲/
آمد	۴	فروخت کتب رپورٹ و رسائل وغیرہ	[illegible] ۱۲/
آمد	۵	زکوٰۃ	[illegible] ۱/۲½
آمد	۶	یتیمخانہ کانپور	[illegible] ۶/
آمد	۷	وہ رقم جسکی تفصیل درج نہیں ہوئے	[illegible] ۴ ½
آمد	۸	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ	[illegible] ۱۳/۱۱/۲½
صرف	۹	تنخواہ ملازمین	[illegible] ۱۳/۱/۲
صرف	۱۰	مد خرچ وکلا	[illegible] ۱۰/۳/۲
صرف	۱۱	مد خرچ یتیمخانہ کانپور	[illegible]
صرف	۱۲	طبع	[illegible] ۱۴/۹/۲
صرف	۱۳	ڈاک	[illegible] ۲/۶/۲
صرف	۱۴	متفرقات	[illegible] ۱۲/
صرف	۱۵	مہمان داری	[illegible] ۱۳/۱۵/۲
صرف	۱۶	خرید کتب	[illegible] ۵/۶/۲
صرف	۱۷	سفر خرچ	[illegible] ۲/۶/۲
صرف	۱۸	کتب خانہ	[illegible] ۲/۲/۲
صرف	۱۹	میزان کل مصارف	[illegible] ۱/۲/۲

کیفیت: [illegible]

میزان کل آمدنی مع بقایا سنوات — بقایا سال گذشتہ [illegible] ۹/۶/۲½ — آمدنی سال حال [illegible] ۳/۲ — [illegible] ۱۳/۱۱/۲½

تفصیل مصارف بابت سال ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ھ یعنی از ابتدائے شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ — [illegible] ۱/۲/۲

باقی مانده سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ — [illegible] ۹/۲½

گوشوارۂ آمد و صرف دار العلوم بابت سال ۱۹۰۲ء و ۱۳۱۹ھ من ابتدائے شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

	۱	بقایا سال گذشتہ	۸۳/۲
آمدنی	۲	چندہ دار العلوم	۸۳/۴
آمدنی	۳	خزانۂ محمدیہ	۱۹/۱۵
آمدنی	۴	فیس طلبہ بابت خوراک	۸۶/۵
آمدنی	۵	کرایۂ مکانات موقوفہ	۱/
آمدنی	۶	فروخت کتب	۸۳/۲
آمدنی	۷	وظیفہ طلبہ	۲/
آمدنی	۸	فروخت اشیا	[illegible]
آمدنی	۹	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ	۸۱/۱۵
صرف	۱۰	تنخواہ ملازمین	۷/
صرف	۱۱	متفرقات سائر خرچ ڈاک	۸۶/۱۱
صرف	۱۲	مرمت وصفائی مکان	۱۵/
صرف	۱۳	مصارف باورچیخانہ مع لباس طلبائے غیر مستطیع	۸۲/۴ ½ ۲
صرف	۱۴	طبع	۱۵/
صرف	۱۵	خرید اشیائے دار العلوم	۸ ½ ۲/۱
صرف	۱۶	تعمیر	۴/
صرف	۱۷	سفر خرچ	۳/
صرف	۱۸	کتب خانہ	۸۶/۶
صرف	۱۹	میزان کل مصارف	۱/۸۹

کیفیت

میزان کل آمدنی مع بقایا سنوات — ۸۱/۱۵

بقایا سال گذشتہ — ۸۳/۲

آمدنی سال حال — ۸۱/۱۳

مصارف بابت سال ۱۹۰۲ء ۱۳۱۹ھ من ابتدائے یکم شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ — ۱/۸۹

باقی سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ — ۸۴/۱۳

تحویل الہ آباد بنک لمیٹڈ	تحویل دفتر	نزد ذات
۸ ½ ۵/۸	۳/	۸ ½ ۱/۱۰

محمد علی محرر ندوۃ العلما

Marfat.com

فہرست ارکان قسم اوّل ندوۃ العلما بابت سال نہم

نمبر شمار	اسماے گرامی	تعداد
	الف	
۱	مولوی محمد امانت اللہ صاحب خلف مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب مدظلہ علیگڑھ۔	عار
۲	مولوی سید ابوظفر صاحب ہلوی کلکتہ	عار
۳	مولوی احمد زمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور	عار
۴	مولوی امام الدین صاحب رئیس ضلع گجرات	عار
۵	صاحبزادہ مولوی سید احمد شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ قصور۔	عار
۶	مولوی میر امانت علی صاحب جج علاقہ مدار المہام مرحوم حیدر آباد دکن	عار
۷	مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹ	عار
۸	مولوی امانت علی صاحب نکودر	
۹	مولوی سید اشرف علی صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول امرتسر۔	
۱۰	مولوی حکیم احمد علی صاحب نورمحل	
۱۱	مولوی سید احمد علی صاحب پروفیسر عربی اسلامیہ کالج لاہور۔	
۱۱	مولوی پیر احمد علیشاہ صاحب مردان	
۱۳	مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر	
۱۴	مولوی احمد الدین صاحب فتح گڑھ	

نمبر شمار	اسماے گرامی	تعداد
۱۵	مولوی اللہ دتا صاحب صحیح فی واعظ وزیرآباد	
۱۶	مولوی ابوالابرار محمد اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت الاسلام مونگیر	
۱۷	مولوی سید ابوالقاسم صاحب ہنسوہ	
۱۸	مولوی امیر حسن صاحب گنگوہی مہتمم مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد۔	
19	مولوی انوار الحق صاحب۔	
۲۰	مولوی ابوالخیر سید انوار حسین صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پٹیالہ	
۲۱	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلامیہ	
۲۲	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانوان	
۲۳	مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری	
۲۴	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری	
۲۵	مولوی شاہ ابوالبرکات صاحب فصیحی غازی پوری۔	
۲۶	مولوی حکیم سید ابوحبیب صاحب دسنوی	
	ب	
۲۷	مولوی بدیع الدین صاحب کرنال	عار
۲۸	مولوی بدر الاسلام صاحب برادرزادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکہ ملازم کتبخانۂ سلطانی استنبول۔	

Marfat.com

٢٩ مولوی قاضی بشیر الدین صاحب میرٹھی

ت

٣٠ مولوی تاج الدین صاحب امرتسری
٣١ مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی
٣٢ مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب نزیل ریاست جھونہ۔

ث

٣٣ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری — عه/

ج

٣٤ میر جعفر شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ دولہا صاحب شہر گجرات (پنجاب)
٣٥ مولوی جمال الدین صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ چونیان۔
٣٦ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین علی پور سیدان۔

چ

٣٧ مولوی چراغ علی شاہ صاحب رئیس مہت پور ضلع جالندھر۔

ح

٣٨ مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔
٣٩ مولوی ابو الفضل محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی مہتمم دار العلوم ندوۃ العلما

٤٠ مولوی حمید الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور — عه/
٤١ مولوی حبیب اللہ صاحب جگرانوان
٤٢ مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری پھلوی
٤٣ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی نزیل پٹنہ۔

خ

٤٤ مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولوی احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری — عه
٤٥ مولوی خدا بخش صاحب امرتسری۔
٤٦ مولوی خیر الدین صاحب مدرس رُدولی — عه/

د

٤٧ مولوی داؤد صاحب امرتسری۔ — عه/

ر

٤٨ مولوی رسول شاہ صاحب امرتسری
٤٩ مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول الموڑہ
٥٠ مولوی رحمت اللہ صاحب لدھیانہ — عه/
٥١ مولانا شاہ رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ۔
٥٢ مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی — صہر
٥٣ مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری
٥٤ مولوی سید شاہ رحمۃ اللہ صاحب

Marfat.com

ز

۵۵ مولوی زاہد حسین صاحب مقیم مچھوا بازار کلکتہ

س

۵۶ مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی واعظ — عا ر

۵۷ مولوی حکیم مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور۔ — عا ر

۵۸ مولوی قاضی سربلند خانصاحب رئیس پشاور۔

۵۹ مولوی سرور شاہ صاحب کشمیری

۶۰ مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفر پور

۶۱ مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی علاقہ حیدرآباد

۶۲ مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن کاکو ضلع پٹنہ۔

۶۳ مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم مئو ضلع اعظم گڑھ

۶۴ سید سردار علی شاہ صاحب ہوشیارپور

ش

۶۵ مولوی محمد شفقت اللہ صاحب بدایونی از بریلی بابت سال گزشتہ و حال — للعہ

۶۶ شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدرآباد — عا ر

۶۷ مولوی محمد شہاب الدین صاحب رئیس قصبہ غور غشتی۔ — عا ر

۶۸ مولوی سید شیر علی شاہ صاحب مدرس ڈھکی شریف خان پشاور۔

۶۹ مولوی شمس الدین صاحب نقشبندی دہلوی جالندھر۔

۷۰ مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھل ضلع کرنال۔

۷۱ مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔

۷۲ مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادہ شاہ قیام اصدق صاحب سجادہ نشین بیرنگھ۔

ص

۷۳ مولوی قاضی صفی اللہ صاحب پشاور

۷۴ مولوی صدرالدین صاحب قصور

۷۵ مولوی صدرالدین صاحب واعظ ضلع لدھیانہ۔

ظ

۷۶ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری

۷۷ مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی

Marfat.com

ع

نمبر	نام	رقم
۷۸	مولوی عبدالرحمن خانصاحب اتالیق سرکار عالی ہز ہائینس نواب صاحب بہادر ٹونک	عہ
۷۹	مولوی حافظ محمد عنایت اللہ صاحب حکم عدالت ریاست بھوپال بابت دو سال گذشتہ و سال حال	سے؍
۸۰	مولوی سید عبدالرحمن بن جعفر مولا خیلہ العلوی رئیس بجاؤنگر کاٹھیاوار	للعہ؍
۸۱	مولوی شیخ عبداللہ صاحب جیتیکر رئیس بمبئی۔	للعہ؍
۸۲	مولوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری پانی پتی۔	عا؍
۸۳	حافظ عبدالرحمن صاحب سیاح امرتسری	عا؍
۸۴	مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما۔	عا؍
۸۵	سید عیدروس ابن علی القادری رئیس بھروچ۔	عا؍
۸۶	مولوی محمد عبدالجبار صاحب عمرپوری از رنگون	عا؍
۸۷	مولوی عبدالعزیز صاحب پلی بھیت	عا؍
۸۸	مولوی عبدالغفور صاحب اکبرآبادی نیکم گڑھ	ع؍
۸۹	مولوی عبداللہ صاحب پسروری	عا؍
۹۰	مولوی عبدالعظیم صاحب پسروری	عا؍
۹۱	مولوی عبدالغفور صاحب خلف مولوی قاضی عبدالکریم صاحب چھاونی راولپنڈی	عا؍
۹۲	مولوی عبدالحکیم صاحب مدرس عربی بورڈ اسکول سیالکوٹ۔	عا؍
۹۳	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور	عا؍
۹۴	مولوی محمد عزت اللہ خانصاحب رئیس بنارس	عا؍
۹۵	مولوی عبدالعزیز صاحب امرتسر	
۹۶	مولوی عبدالرحمن صاحب امرتسر	
۹۷	مولوی قاری عبدالکریم صاحب امام مسجد مدرسۃ المسلمین امرتسر	
۹۸	مولوی مفتی سید عبدالقیوم صاحب جالندھری۔	
۹۹	مولوی عبداللہ صاحب امرتسری	
۱۰۰	مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسری	
۱۰۱	مولوی علی گوہر صاحب مدرس مدرسہ تائیدالاسلام امرتسر	
۱۰۲	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایون۔	
۱۰۳	مولوی حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب امرتسری۔	

Marfat.com

۱۰۴ مولوی عبدالعزیز صاحب دیناںگری

۱۰۵ مولوی عبدالقادر صاحب ساکن موضع لکھوکھی۔

۱۰۶ مولوی عبدالاحد صاحب ساکن ضلع پشاور۔

۱۰۷ مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ پنجابی الوری۔

۱۰۸ مولوی عزیز الدین احمد صاحب نظر جلیسری۔

۱۰۹ مولوی عبدالحمید صاحب وزیرآبادی

۱۱۰ مولوی سید عبدالرسول صاحب جالندہری

۱۱۱ مولوی حاجی حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی

۱۱۲ مولوی عبدالمجید صاحب خلف محدث ممدوح۔

۱۱۳ مولوی حافظ عبدالجبار صاحب "

۱۱۴ مولوی عبدالستار صاحب "

۱۱۵ مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ نعمانیہ لاہور۔

۱۱۶ مولوی عبدالعزیز صاحب امام مسجد لاہور

۱۱۷ مولوی مفتی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلما۔

۱۱۸ مولوی عبدالرحمن صاحب سابق مدرس عربی اسلامیہ اسکول راولپنڈی

۱۱۹ مولوی علاءالدین صاحب مدرس جوالاپور ضلع سہارنپور۔

۱۲۰ مولوی حاجی حافظ عبدالحکیم صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پشاور

۱۲۱ مولوی مفتی عبدالرحیم صاحب پشاور

۱۲۲ مولوی عبدالسبحان صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ بٹالہ۔

۱۲۳ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری

۱۲۴ مولوی حکیم عبداللہ صاحب مینونسپل کمشنر جگراؤں۔

۱۲۵ مولوی عبداللہ صاحب پشاور

۱۲۶ شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔

۱۲۷ مولوی حافظ سید عبدالعزیز صاحب امام جامع مسجد مونگیر۔

۱۲۸ مولوی ابوالجمیل عبدالجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوری۔

۱۲۹ مولوی قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ۔

۱۳۰ سید شاہ عبدالرشید صاحب رائے بریلوی

۱۳۱ مولوی عبدالغفور صاحب پشاوری کانپوری

۱۳۲ مولوی عبداللطیف صاحب کرایہ روڈ کلکتہ

Marfat.com

نمبر	نام
۱۳۳	شمس العلما مولوی عطاء الرحمن صاحب کلکتہ
۱۳۴	مولوی عبد اللہ صاحب مقیم کلکتہ
۱۳۵	مولوی علی اکرم صاحب مقیم خضر پور کلکتہ
۱۳۶	مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری
۱۳۷	مولوی عبد النور صاحب مدرس احمد یہ آرہ
۱۳۸	مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی۔ دہلی
۱۳۹	مولوی حافظ عبد المنان صاحب ساکن بخشی بازار کٹک۔
۱۴۰	مولوی سید عبد القدوس صاحب ساکن کملا پور کشتیا ضلع ندیا بنگال۔
۱۴۱	مولوی عبد الغفار صاحب گنج مرادآباد ضلع اُناؤ۔
۱۴۲	الشیخ عمر آفندی ارد ہار مجاور مکہ مکرمہ
۱۴۳	مولوی عبد الجبار صاحب ساکن شیخپورہ
۱۴۴	مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادۂ شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی رح
۱۴۵	مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی
۱۴۶	مولوی عبد الاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ بیتھیا نا
۱۴۷	مولوی شاہ ابو الفتح سراج الدین عبد القادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔
۱۴۸	مولوی ابو الانوار عبد الغفار صاحب مدرس انوار العلوم نوانگر۔
۱۴۹	مولوی حکیم عبد الحمید صاحب صاحب دیپوری
۱۵۰	مولوی حکیم عبد الرزاق صاحب صاحب جونا گڑھی
۱۵۱	مولوی حکیم عبد الباری صاحب صاحب نگرنہسوی
۱۵۲	مولوی حکیم عبد اللہ شاہ صاحب کرنالی
۱۵۳	مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ قادریہ علاقہ سندھ
۱۵۴	مولوی عبد الماجد صاحب مونگیری
۱۵۵	مولوی حکیم عبد العزیز صاحب بہاری نزیل مونگیر
۱۵۶	مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری
۱۵۷	ابو الفیاض مولوی عبد القادر صاحب ساکن مئو
۱۵۸	مولوی عبد الحق صاحب پشاوری
۱۵۹	ابو الحسنات مولوی عبد الغفور صاحب داناپوری
۱۶۰	ابو الخیر مولوی سید عبد الوہاب صاحب
۱۶۰/۱	مولوی عبد الغنی صاحب بہاری متوسل
۱۶۱	ریاست حیدرآباد دکن۔
۱۶۲	مولوی شاہ عبد الواحد خان صاحب رئیس شاہجہان پور۔
۱۶۳/۱	مولوی سید عبد الحق صاحب قصور
۱۶۴/۱	مولوی عبد الرحیم صاحب قصور

تمام

Marfat.com

١٦٣ ½	مولوی علاء الدین صاحب نور محل ضلع جالندھر	
١٦٤ ½	مولوی عبد الکریم صاحب جالندھری	
١٦٥	مولوی سید عبد الحی صاحب قصوری	
	غ	
١٦٦	مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب امرتسر چندہ سالہ حال دو سال بعد	ے ر
١٦٧	مولوی غلام محبوب صاحب پشاوری	عاَر
١٦٨	مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس اول فارسی بورڈ اسکول نور محل	عاَر
١٦٩	مولوی غلام محمد صاحب ہیڈ مولوی بورڈ اسکول شملہ۔	عاَر
١٧٠	حکیم سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی قادری جالندھر۔	عاَر
١٧١	مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب سیٹھی رئیس پشاور	عاَر
١٧٢	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب لاہور	عاَر
١٧٣	مولوی مفتی غلام احمد صاحب مدرس اول دار العلوم نعمانیہ لاہور۔	عاَر
١٧٤	مولوی غلام محی الدین صاحب امرتسر	
١٧٥	مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ″	
١٧٦	مولوی غلام رسول صاحب ″	
١٧٧	مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری	
١٧٨	مولوی غلام اللہ صاحب قصوری	

١٧٩	مولوی غلام حسین صاحب پنجابی کانپور	
١٨٠	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عرف رسل بابا مرحوم امرتسری	
١٨١	مولوی غلام حسین صاحب لاہور	
١٨٢	مولوی مفتی غلام مرتضےٰ صاحب ضلع شاہپور	
١٨٣	مولوی سید غلام علی شاہ صاحب ″	
١٨٤	مولوی حافظ غلام ربانی صاحب پشاور	
١٨٥	مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب واعظ و امام مسجد مہابت خان پشاور	
	ف	
١٨٦	مولوی فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی سیالکوٹ	عاَر
١٨٧	صاحبزادہ مولوی سید فیض محی الدین صاحب بٹالہ	عاَر
١٨٨	مولوی فضل الدین صاحب مدرس مدرسہ قصور۔	عاَر
١٨٩	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس اول مدرسہ عربی کرنال۔	
١٩٠	مولوی فضل الدین صاحب مدرس اول فارسی بورڈ اسکول قصور	
١٩١	مولوی شاہ فیض اللہ صاحب ساکن مکان شریف۔	

Marfat.com

۱۹۲	مولوی فتح محمد صاحب نائب مہتمم رفاہ المسلمین لکھنؤ	
۱۹۳	مولوی حافظ فضل حق صاحب راولپنڈی	
۱۹۴	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسۂ امدادیہ دربھنگہ۔	
۱۹۵	مولوی فیض محمد صاحب موضع بہدالا ضلع ہوشیارپور۔	
	ق	
۱۹۶	مولوی محمد قطب الدین صاحب مدرس خور غشتی ضلع راولپنڈی۔	۶عہ
۱۹۷	مولوی حکیم قادر بخش صاحب سہسرامی	
	ک	
۱۹۸	مولوی حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	۶عہ
۱۹۹	مولوی میر کرامت علی شاہ صاحب مکان شریف۔	
۲۰۰	مولوی حکیم حاجی پیر کریم عطا صاحب پانی پت۔	
۲۰۱	مولوی کریم بخش صاحب ممبر کمیٹی سیٹھی پشاور۔	
۲۰۲	مولوی پیر کرامت شاہ صاحب سجادہ نشین پیر پیائے نوشہرہ۔	
۲۰۳	مولوی کریم بخش صاحب ضلع گجرات	
۲۰۴	مولوی کمال الدین صاحب لدہیانوی	
۲۰۵	مولوی کرم علی صاحب گجرانولہ	
۲۰۶	مولوی کرامت علی صاحب چاٹگامی	
۲۰۷	مولوی کوثر علی صاحب گینوی مجاور مکہ معظمہ۔	
	ل	
۲۰۸	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	للعہ
۲۰۹	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب بانکی پور	
۲۱۰	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب پٹنوی	
	م	
۲۱۱	مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب افسر محکمۂ تواضع پٹیالہ۔	عـ۵
۲۱۲	مولوی محمد اسحاق صاحب پروفیسر عربی مہندرو کالج پٹیالہ	صہ
۲۱۳	شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ	۶عہ
۲۱۴	مولوی حکیم محمد زکریا صاحب مقیم الور راجپوتانہ۔	۶عہ
۲۱۵	مولوی محمد حسن صاحب مدرس اول مدرسہ حمیدیہ لاہور	۶عہ
۲۱۶	مولوی حاجی حافظ سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین قصور	عہ
۲۱۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب مفتی سیالکوٹ	عہ

Marfat.com

۲۱۸ مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر مشن کالج گجرانولہ۔ عہ/

۲۱۹ مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ۔ عہ/

۲۲۰ مولوی محمد جعفر صاحب معتمد نواب صاحب کرنال۔ عہ/

۲۲۱ مولوی منظور النبی صاحب رئیس سہارنپور عہ/

۲۲۲ مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور عہ/

۲۲۳ مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما عہ/

۲۲۴ مفتی محمد ایوب صاحب پشاور عہ/

۲۲۵ مولوی محمد الدین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پشاور۔ عہ/

۲۲۶ مولوی حافظ محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ حقانی لدھیانہ۔ عم

۲۲۷ مولوی محمد یحییٰ صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامی پانی پت۔ عہ/

۲۲۸ مولوی محمد سعید صاحب مکی مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ۔ ع

۲۲۹ مولوی محمد مبارک حسین صاحب قادری مدرس اول اسکول دربھنگہ۔

۲۳۰ مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ قراءت و تجوید کرنال

۲۳۱ مولوی حافظ محمد گل صاحب پشاور

۲۳۲ مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس دینیات جامع مسجد بٹالہ

۲۳۳ مولوی حافظ محمد رمضان صاحب امام مسجد گجرات پنجاب

۲۳۴ مولوی محمد ابراہیم صاحب قریشی مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔

۲۳۵ مولوی محمد حیات صاحب مظفر گڑھی مدرس مدرسہ اسلامیہ قصور۔

۲۳۶ مولوی محمد ایوب صاحب پشاوری ملازم محکمہ جنگلات جموں۔

۲۳۷ مولوی مفتی محمد نور صاحب تراہی مدرس و امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔

۲۳۸ مولوی محمد فاضل صاحب راولپنڈی

۲۳۹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

۲۴۰ مولوی محمد الدین صاحب امرتسری

۲۴۱ مولوی محمود الحسن صاحب سہارنپوری

۲۴۲ مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی مہتمم مدرسہ حدیثیہ بھوپال۔

۲۴۳ مولوی منفعت علی صاحب دیوبندی

۲۴۴ مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ انجمن حمایت الاسلام مونگیر۔

۲۴۵ مولوی حافظ محمد صدیق احمد صاحب علیگڑھ

Marfat.com

۲۴۶ مولوی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی
مدرس اعلیٰ دارالعلوم ندوۃ العلما

۲۴۷ مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب نگینوی

۲۴۸ مولوی حافظ محمود احمد صاحب علیگڑھ

۲۴۹ مولوی محمد حسین صاحب پسروری

۲۵۰ مولوی حافظ محمد بخش صاحب پشاور

۲۵۱ مولوی محمد بخش صاحب امام مسجد
شیخان سیالکوٹ

۲۵۲ مولوی مراد علی صاحب بگوال ریاست
کپورتھلہ

۲۵۳ مولوی سید میر حسن شاہ صاحب
مدرس بورڈ اسکول سیال کوٹ

۲۵۴ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب
سیالکوٹ

۲۵۵ مولوی محمد عمر صاحب ساکن بھدرک
ملک اڑیسہ۔

۲۵۶ مولوی محمد یوسف صاحب جعفری
چیف مولوی اگزامنرس کلکتہ

۲۵۷ مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس
کانپور۔

۲۵۸ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی
قادری رئیس پھلواری۔

۲۵۹ مولوی حکیم محمد ادیب صاحب رئیس پھلواری

۲۶۰ مولوی محمد صاحب رئیس ڈیانوان

۲۶۱ مولوی محمد زبیر صاحب 〃

۲۶۲ مولوی محمد احسن صاحب مطوف مکہ معظمہ

۲۶۳ مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپوری

۲۶۴ مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب
سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ۔

۲۶۵ مولوی معین اظہر صاحب رئیس مین ضلع پٹنہ

۲۶۶ مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب
رئیس نوآبادہ۔

۲۶۷ مولوی نعیم الدین صاحب ئیل سندیلہ

۲۶۸ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس مدرسہ
عربیہ دیوبند۔

۲۶۹ مولوی مبارک کریم صاحب رئیس بہار

۲۷۰ مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری
معین الندوہ سمستی پور

۲۷۱ مولوی سید محمد احسن صاحب بہاری

۲۷۲ مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان

۲۷۳ مولوی حافظ ابوالخیر محمد مکی صاحب مہتمم
مدرسہ حنفیہ جونپور۔

۲۷۴ مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب رئیس
دربھنگہ

۲۷۵ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب
رئیس دتاولی ضلع علی گڑھ

Marfat.com

نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ
۲۷۶	مولوی محمد اشرف خان صاحب واعظ	
۲۷۷	مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسۂ اشاعۃ العلوم بریلی۔	
	ن	
۲۷۸	مولوی نور احمد صاحب رئیس بہاولپور	سے
۲۷۹	مولوی ابو سراج شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجری	
۲۸۰	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ فتحپور۔	
۲۸۱	مولوی نور احمد صاحب پسروری مدرس وامام مسجد شیخ بڈھا صاحب مرحوم امرتسر	
۲۸۲	مولوی نذیر احمد صاحب جالندھر	
۲۸۳	مولوی نور الحسن صاحب سہارنپور	
۲۸۴	مولوی مفتی نور محمد صاحب مہتمم مدرسۂ حقانی لدہیانہ۔	
۲۸۵	مولوی نور الدین صاحب لدہیانہ	
۲۸۶	مولوی نور احمد صاحب بھیروی مدرس مدرسۂ حمیدیہ لاہور	
	و	
۲۸۷	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب رائے بریلوی	
۲۸۸	مولوی سید وزیر شاہ صاحب امام مسجد شیخان والی لاہور۔	
۲۸۹	مولوی سید وارث حسین صاحب نزیل بنارس۔	

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ
	(الف)	
۲۹۰	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ لکھنؤ	صہ
۲۹۱	میاں احمد صاحب جنجیانہ زمیندار کہرانولہ ضلع جھنگ	صہ
۲۹۲	منشی احمد حسن صاحب رئیس ہنسوہ بابت سال گذشتہ وحال	للعہ
۲۹۳	ڈاکٹر احمد بخش صاحب سالہ نمبر نوشہرہ	سے
۲۹۴	محمد امداد حسین صاحب رئیس اوساں ضلع گیا۔	عہ
۲۹۵	منشی سید ابو العاص صاحب سکریٹری اینگلو اورینٹل لائبریری پٹنہ	عہ
۲۹۶	منشی امیر علی شاہ صاحب محرر جوڈیشل پھلور۔	عہ
۲۹۷	میاں الٰہ دین صاحب سوداگر چرم پھلور۔	عہ

Marfat.com

۲۹۸	سید محمد علی شاہ صاحب پٹواری راہی لہریز پھلور۔	عہ/	۳۱۲	میاں الٰہ بخش صاحب فوٹوگر امرتسر	عہ/
۲۹۹	حافظ سید اوصاف علی صاحب نگینوی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	عہ/	۳۱۳	منشی الٰہی بخش صاحب خزانچی شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر	عہ/
۳۰۰	شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمشنر قصور۔ لاہور	عہ/	۳۱۴	سید میر امیر شاہ صاحب۔ امرتسر	عہ/
۳۰۱	حاجی امان اللہ خانصاحب گورہ رئیس قصور۔ لاہور	عہ/	۳۱۵	ماسٹر احمد اللہ صاحب فورتھ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرتسر۔	عہ/
۳۰۲	شیخ امیر بخش صاحب رئیس کوٹ عثمان خان تحصیل قصور۔	عہ/	۳۱۶	مرزا آغا حسین صاحب داروغہ نزول امرتسر۔	عہ/
۳۰۴	مرزا احمد بیگ صاحب سوداگر پشمینہ لاہور	عہ/	۳۱۷	میاں امیر الدین صاحب امرتسر	عہ/
۳۰۵	مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر وطن لاہور۔	عہ/	۳۱۸	سید امام علی شاہ صاحب پشاوری امرتسر۔	عہ/
۳۰۶	منشی احمد حسین خانصاحب بی اے ریڈر ڈویژنل کورٹ پنجاب۔ لاہور	عہ/	۳۱۹	میاں الٰہی بخش صاحب امرتسر	عہ/
۳۰۷	ماسٹر احمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول لاہور۔	عہ/	۳۲۰	اے شیخ حسین صاحب [illegible] امرتسر	عہ/
۳۰۸	میاں امین الدین صاحب رئیس باغبانپورہ۔	عہ/	۳۲۱	منشی امیر خانصاحب مثلخوان کچہری صدر امرتسر۔	عہ/
۳۰۹	قاضی امام الدین صاحب رئیس وہرہ	عہ/	۳۲۲	میاں احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عہ/
۳۱۰	شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر جفت امرتسر۔	عہ/	۳۲۳	منشی احمد الدین صاحب ملازم میر حبیب اللہ صاحب رئیس امرتسر	عہ/
۳۱۱	میاں احمد الدین صاحب امرتسر	عہ/	۳۲۴	میاں امیر بخش صاحب معمار ٹھیکیدار امرتسر	عہ/
			۳۲۵	میاں احمد اللہ صاحب۔ امرتسر	عہ/
			۳۲۶	میاں امیر بخش صاحب رئیس و میونسپل کمشنر امرتسر۔	عہ/

Marfat.com

۳۲۷	میاں احمد بخش صاحب دلال ریلی برادرس امرت سر۔	عہ ؍
۳۲۸	میر اسد اللہ صاحب بخاری ایجنٹ سنگر کمپنی امرت سر۔	عہ ؍
۳۲۹	منشی احسن شاہ صاحب امرت سر	عہ ؍
۳۳۰	مولوی احمد شاہ صاحب ایجنٹ سنگر کمپنی امرت سر۔	عہ ؍
۳۳۱	حافظ احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ ؍
۳۳۲	منشی الہ یار صاحب مسلخوان سشن جج امرت سر۔	عہ ؍
۳۳۳	منشی اکبر خان صاحب نائب شرف ترنتارن۔	عہ ؍
۳۳۴	مولوی الٰہی بخش صاحب محرر رجسٹری ترنتارن۔	عہ ؍
۳۳۵	منشی امداد اللہ صاحب منصرم عدالت مراد آباد	[illegible]
۳۳۶	مولوی الف الدین صاحب پلیڈر راولپنڈی۔	عہ ؍
۳۳۷	سیٹھ آدم جی صاحب رئیس اعظم راولپنڈی	عہ ؍
۳۳۸	سید اکبر شاہ صاحب رئیس موضع مرزا	عہ ؍
۳۳۹	میاں اقبال علی صاحب پٹواری حلقہ کامل پور۔	عہ ؍
۳۴۰	منشی احمد الدین صاحب فارق گرداسپور	عہ ؍
۳۴۱	منشی اللہ یار خان صاحب ناظر گرداسپور	عہ ؍
۳۴۲	مرزا آغا محمد صاحب اہلمد ،،	عہ ؍
۳۴۳	میاں الٰہ بخش صاحب رئیس دہرم کوٹ رندھاوا۔	عہ ؍
۳۴۴	مولوی سید احمد خان صاحب کاکاخیل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر	عہ ؍
۳۴۵	حکیم سید امیر شاہ صاحب رئیس جالندھر	عہ ؍
۳۴۶	بابو شیخ احمد بخش صاحب وکیل ،،	عہ ؍
۳۴۷	الٰہ بخش صاحب طالب العلم مڈل کلاس ،،	عہ ؍
۳۴۸	سید احمد شاہ صاحب مترجم کمشنری ،،	عہ ؍
۳۴۹	مستری امام الدین صاحب دوکو ضلع ،،	عہ ؍
۳۵۰	نواب سید علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال	عہ ؍
۳۵۱	میر امجد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ کرنال	عہ ؍
۳۵۲	بابو احمد الدین صاحب ،،	عہ ؍
۳۵۳	منشی احمد حسن صاحب ،،	عہ ؍
۳۵۴	شیخ احمد بخش صاحب خیاط ،،	عہ ؍
۳۵۵	منشی امام الدین صاحب ایجنٹ وکیل ہوشیار پور۔	عہ ؍
۳۵۶	چودھری احمد بخش صاحب ایجنٹ وکیل ہوشیار پور	عہ ؍
۳۵۷	حاجی احمد بخش صاحب سوداگر جفت ہوشیار پور	عہ ؍

Marfat.com

۳۵۸	منشی مرزا امیر اسد خانصاحب سر رشتہ دار ڈویزنل کورٹ ہوشیارپور	عا/
۳۵۹	میاں امام الدین خان صاحب رئیس خان پور۔	عا/
۳۶۰	مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عا/
۳۶۱	سید اصغر علی شاہ صاحب رئیس گجرات ملک پنجاب	عا/
۳۶۲	سید اکبر علی شاہ صاحب "	عا/
۳۶۳	میاں امیر بخش صاحب ٹھیکہ دار "	عا/
۳۶۴	منشی احمد الدین صاحب "	عا/
۳۶۵	مولوی حافظ امام الدین صاحب "	عا/
۳۶۶	قاضی امیر بخش صاحب "	عا/
۳۶۷	میاں امیر خان صاحب رئیس پشاور	عا/
۳۶۸	مولوی امیر الدین صاحب رئیس اکوڑہ	عا/
۳۶۹	میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار صدر نوشہرہ	عا/
۳۷۰	میاں امان اللہ خان صاحب رئیس گڑھی حبیب اللہ خان	عا/
۳۷۱	مولوی الٰہی بخش صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل جھنگ	عا/
۳۷۲	شیخ احمد الدین صاحب مینوسپل کمشنر جہلم۔	عا/
۳۷۳	خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس لدھیانہ	عا/

۳۷۴	حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا شاہ پور۔	عا/
۳۷۵	مرزا احسن اللہ خان صاحب وزیرآباد	عا/
۳۷۶	میاں احمد علی صاحب طالبعلم "	عا/
۳۷۷	مولوی الٰہی بخش صاحب پنشنر تحصیلدار گجرانوالہ۔	عا/
۳۷۸	خان احمد جان صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور۔	عا/
۳۷۹	نواب بہادر سید امیر حسین خانصاحب سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس کلکتہ۔	عا/
۳۸۰	سید اقبال حسین صاحب خلف نواب صاحب ممدوح۔	عا/
۳۸۱	الٰہی بخش صاحب ایل ایس آسام بنگال ریلوے۔	عا/
۳۸۲	منشی احمد الدین صاحب سوداگر چرم ملتان۔	عا/
۳۸۳	مولوی احمد بخش صاحب صدر عدالت بہاولپور۔	عا/
۳۸۴	مولوی اعجاز احمد صاحب رئیس بدایون	عا/
۳۸۵	اہلیہ حافظ محمد یحییٰ صاحب رئیس پانی پت۔	عا/
۳۸۶	منشی احسان الحسن صاحب [illegible]	عا/
۳۸۷	ملک امیر بن ملک حیات بند ہزارہ	عا/

Marfat.com

۳۸۸	پٹیل آدم بھائی ولد بخش بھائی بندر بھڑوچ۔	عہ
۳۸۹	میر امتیاز علی صاحب پنشنر منصف امروہہ	عہ
۳۹۰	ملا احمد صاحب جامن بیس صاحب بھیکن پور۔	عہ
۳۹۱	سید محمد امیر علی صاحب دربھنگوی مترجم ہائی کورٹ کلکتہ۔	عہ
۳۹۲	راجہ محمد اکرام اللہ خان صاحب رئیس اعظم وزیرآباد۔	عہ
۳۹۳	منشی اللہ بخش صاحب محرر خزانہ ریاست بہاولپور۔	عہ
۳۹۴	میر افضل حسن صاحب دہلوی بہاولپور	عہ
۳۹۵	منشی انعام باری صاحب "	عہ
۳۹۶	منشی ایوب احمد صاحب مثل خوان چھاؤنی فیروزپور	عہ
۳۹۷	چودھری الہٰی بخش صاحب ہوشیارپور	عہ
۳۹۸	سید امام علی شاہ صاحب "	عہ
۳۹۹	مولوی امیر علی صاحب مدرس "	عہ

ب

۴۰۰	میر برکت اللہ صاحب ناظر مال ریاست بہاولپور۔	صہ
۴۰۱	مولوی بہادر علی صاحب مہتمم تیم خانہ ریاست بہاولپور۔	صہ
۴۰۲	منشی برکت علیخان صاحب پٹیالہ	صہ
۴۰۳	سید بہادر شاہ صاحب گیلانی میر منشی ایجنسی کاشغر از جھنگ۔	صہ
۴۰۴	منشی بدرالدین صاحب محرر رجسٹری پھلور۔	عہ
۴۰۵	منشی بڈھے شاہ صاحب ملازم میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان امرتسر	عہ
۴۰۶	میاں بوعلی بخش صاحب امرتسر	عہ
۴۰۷	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گرداسپور	عہ
۴۰۸	سید برکت علی صاحب اکونٹنٹ امرتسر	عہ
۴۰۹	سید باقر حسین صاحب ٹھیکہ دار روپڑ	عہ
۴۱۰	سید برکت حسین صاحب "	عہ
۴۱۱	منشی بقا محمد صاحب اکونٹنٹ دفتر نہر امرتسر	عہ
۴۱۲	میاں بوٹا صاحب سوداگر چوب گجراتاں ریاست کپورتھلہ۔	عہ
۴۱۳	منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس ورکشوپ امرتسر	عہ
۴۱۴	قاضی باقی شاہ صاحب رئیس وزیرآباد	عہ
۴۱۵	سید باقر حسین صاحب سارجنٹ پولیس ترنتارن۔	عہ
۴۱۶	منشی بدرالدین صاحب ٹھیکہ دار ریلوے ملک برہما نربل امرتسر	عہ

Marfat.com

۴۱۷	سیٹھ باگی عبد القادر صاحب مدراسی تاجر چرم امرتسر۔	عہ/
۴۱۸	ماسٹر باغ دین صاحب ٹیچر گورنمنٹ اسکول پشاور۔	عہ/
۴۱۹	منشی برکت علی صاحب مدرس اسکول نور محل۔	عہ/
۴۲۰	منشی شیخ برکت علی صاحب ولد شیخ عظیم بخش صاحب امرتسر۔	عہ/
۴۲۱	بشیر احمد صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڑھ۔	عہ/
۴۲۲	ملک بوٹا خان صاحب چوب فروش وزیرآباد۔	عہ/
۴۲۳	خان بہادر محمد برکت علیخانصاحب رئیس اعظم لاہور۔	عہ/
۴۲۴	بلوخان صاحب جمعدار فیلخانہ پٹیالہ	عہ/
	پ	
۴۲۵	شیخ پیر علی ابن شیخ حسین بخش صاحب گوٹہ فروش پٹنہ۔	عہ/
۴۲۶	منشی پیر بخش صاحب پھلور	عہ/
۴۲۷	مستری پیر بخش صاحب پھلور	عہ/
۴۲۸	حاجی پیر محمد صاحب ٹوپی شہر پشاور	عہ/
۴۲۹	ڈاکٹر پیر بخش خانصاحب گجرات	عہ/
۴۳۰	پردہ نشین نامعلوم الاسم از بہاولپور	عہ/
	ت	
۴۳۱	سید تمیز علی صاحب سب رجسٹرار اجنالہ	عہ/
۴۳۲	خواجہ تصدق حسین صاحب میر منشی گورنمنٹ پنجاب لاہور۔	عہ/
۴۳۳	شیخ تفضل حسین صاحب تاجر چرم گجرانولہ۔	عہ/
۴۳۴	سید تاج محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول ہوشیارپور۔	عہ/
۴۳۵	میاں تاج الدین صاحب ولد شیخ عظیم بخش صاحب امرتسر۔	عہ/
۴۳۶	منشی شیخ تاج الدین صاحب مثلخوان منصفے صدر جالندھر۔	عہ/
۴۳۷	میاں محمد تاج الدین صاحب تحصیلدار باغبانپورہ۔	عہ/
	ج	
۴۳۸	منشی جان محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر دلیل ماسٹر پھلور۔	عہ/
۴۳۹	منشی جہانگیر خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس گرداسپور	عہ/
۴۴۰	میاں جمال الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عہ/
۴۴۱	میاں جلال الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عہ/

Marfat.com

۴۴۲	میاں جیون بخش صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات۔	عار
۴۴۳	میاں جان محمد صاحب نوکر امرتسر	عار
۴۴۴	میاں جلال الدین صاحب امرتسر	عار
۴۴۵	میاں جان محمد صاحب بوٹ فروش لاہور۔	عار
۴۴۶	میر حسین علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع امرتسر۔	عار
۴۴۷	مستری جھنڈا صاحب ملازم غلام قادر صاحب امرتسر۔	عار
۴۴۸	میاں جان محمد صاحب امرتسر	عار
۴۴۹	ڈاکٹر جلال الدین صاحب ”	عار
۴۵۰	میاں جمال الدین صاحب ”	عار
۴۵۱	میاں جیون صاحب ٹھیکہ دار کھیا کامل پور۔	عار
۴۵۲	منشی شیخ جان محمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات لدھیانہ۔	عار
۴۵۳	منشی جمال الدین صاحب خوشنویس لاہور	عار
	چ	
۴۵۴	حاجی چراغ دین صاحب ٹھیکہ دار اعظم لاہور۔	عار
۴۵۵	ڈاکٹر چراغ دین صاحب جو ہمز جن اینٹ فزیشن امرتسر۔	عار
۴۵۶	ملک چراغ دین صاحب چینی الامرتسر	عار
۴۵۷	شیخ چراغ دین صاحب شہر گجرات	عار
۴۵۸	چودھری چراغ دین صاحب منوسپل کمشنر ترنتارن۔	عار
۴۵۹	سیٹھ چندہ میاں صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عار
۴۶۰	قاضی چراغ دین صاحب وثیقہ نویس ہوشیارپور۔	عار
۴۶۱	منشی چراغ دین صاحب سبزی منڈی امرتسر۔	عار
۴۶۲	ماسٹر چراغ دین صاحب روشن مترجم چیف کوٹ پنجاب لاہور۔	عار
	ح	
۴۶۳	شیخ حسین بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ریاست بہاولپور۔	عصر
۴۶۴	مولوی حبیب احمد صاحب رئیس بنارس	صر
۴۶۵	منشی حقداد خان صاحب نائب محافظ دفتر سلطان پور	عار
۴۶۶	شیخ حسن صاحب ولد شیخ چاند صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بندر بھڑوچ	عار
۴۶۷	محمد حمید اللہ خان صاحب مختار چندوسی	عار
۴۶۸	شیخ حسین بن شیخ رسول صاحب بندر بھڑوچ	عار

Marfat.com

۴۶۹	میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر اعظم امرتسر۔	عار
۴۷۰	حسین محمد خانصاحب رئیس خانپور	عار
۴۷۱	منشی حاکم الدین صاحب ملازم دفتر پیسہ اخبار لاہور۔	عار
۴۷۲	بابو حاکم الدین صاحب اکونٹنٹ انگزیمنرس افس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ لاہور۔	عار
۴۷۳	منشی سید حمزہ علی صاحب امین منصفی چندوسی۔	عار
۴۷۴	منشی سید حاکم شاہ صاحب مترجم چیف کورٹ لاہور۔	عار
۴۷۵	منشی حسین شاہ صاحب سارجنٹ ریلوے پولیس امرتسر۔	عار
۴۷۶	منشی شیخ حسن احمد صاحب مختار عدالت ڈیرہ دون۔	عار
۴۷۷	منشی حبیب اللہ صاحب سکریٹری معین الندوہ شاہ آباد ضلع کرنال	عار
۴۷۸	شیخ حبیب اللہ صاحب منشی گورد قصور۔	عار
۴۷۹	شیخ حاجی محمد صاحب گور دنیجکا جانہ روے قصور۔	عار
۴۸۰	میاں حیات بخش صاحب لاہور	عار

۴۸۱	میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عار
۴۸۲	ماسٹر خواجہ حمید اللہ صاحب ایم اے تھرڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرتسر۔	عار
۴۸۳	میاں حبیب خانصاحب عطار امرتسر	عار
۴۸۴	ملک حبیب اللہ صاحب چین والہ امرتسر۔	عار
۴۸۵	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و سکریٹری معین الندوہ امرتسر۔	عار
۴۸۶	میاں حبیب اللہ صاحب مینوسپل کمشنر امرتسر۔	عار
۴۸۷	چودھری حیدر بخش صاحب نمبردار جالندھر	عار
۴۸۸	میاں حسام الدین صاحب خلف میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار اعظم شہر گجرات۔	عار
۴۸۹	شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عار
۴۹۰	شیخ حسین بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرتسر۔	عار
۴۹۱	میاں حافظ محمد خان صاحب رئیس شہر پشاور۔	عار
۴۹۲	منشی حبیب الٰہی صاحب صولت کراپہ روڈ نکلنہ	[illegible]
۴۹۳	چودھری حیات محمد صاحب مینوسپل کمشنر وزیر آباد۔	عار

Marfat.com

۴۹۴	میاں حفیظ اللہ صاحب وکیل امرتسر	عار
۴۹۵	میاں حبیب اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر۔	عار
۴۹۶	منشی حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار چونگی امرتسر۔	عار
۴۹۷	خواجہ حسین بخش صاحب نائب ثمرت صدر امرتسر۔	عار
۴۹۸	مرزا حمید الدین صاحب گرگانی نقشہ نویس تعمیرات ریاست بہاولپور	عار
۴۹۹	مرزا حسین بیگ صاحب خزانچی صدر ریاست نابھہ۔	عار
	خ	
۵۰۰	ڈاکٹر خدا بخش صاحب ریاست بہاولپور	صہر
۵۰۱	شیخ خورشید علی صاحب پٹیالہ	صہر
۵۰۲	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور۔	عار
۵۰۳	مولوی خادم حسین صاحب رئیس سہارنپور	عار
۵۰۴	میاں خیر اللہ صاحب رئیس اکوڑہ	عار
۵۰۵	میاں خدا بخش صاحب کیمپ میرٹھ	عار
۵۰۶	شیخ خدا بخش صاحب تاجر چرم گجرانولہ۔	عار
۵۰۷	میاں خدا بخش صاحب فوٹوگرا امرتسر	عار
۵۰۸	چودھری خدا بخش صاحب تاجر چرم امرتسر	عار
۵۰۹	میاں خواص خانصاحب رئیس موضع ساماں ضلع راولپنڈی۔	عار
۵۱۰	سید خلیل الرحمن صاحب مترجم ہائی کورٹ کلکتہ۔	عار
۵۱۱	منشی خدا بخش صاحب معرفت حاجی غلام حسین صاحب وغیرہ۔	عار
۵۱۲	میاں خورشید عالم صاحب پسر ڈاکٹر امام الدین صاحب امرتسر۔	عار
۵۱۳	میاں خیر اللہ صاحب علیگڑھ	عار
۵۱۴	ملک خدا بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر۔	عار
۵۱۵	بابو خدا داد صاحب انسپکٹر آف ریلوے ورکس بیاس ریور۔	عار
	د	
۵۱۶	منشی دین محمد صاحب پٹواری حلقہ گنسی بند پھلور۔	عار
۵۱۷	منشی دین محمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔	عار
۵۱۸	شیخ دوست محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عار
۵۱۹	شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	عار

Marfat.com

۵۲۰	مستری داد محمد صاحب چھتری ساز امرت سر۔	عار
۵۲۱	میاں دوست محمد صاحب خلف شمس الدین صاحب تاجر چرم امرت سر	عار
۵۲۲	میاں دین محمد صاحب خیاط امرتسر	عار
۵۲۳	میاں دلاداد خان صاحب ولد میاں دین محمد صاحب رئیس پشاور	عار
۵۲۴	میاں دین محمد صاحب کوچہ دہوبیاں امرت سر	عار
۵۲۵	سید دین محمد شاہ صاحب ہوشیار پوری از بھاولپور	عار
۵۲۶	میاں دین محمد صاحب ہوشیار پور	عار
۵۲۷	منشی دین محمد صاحب ایڈیٹر صدائے ہند لاہور۔	عار
۵۲۸	میاں دین محمد صاحب شاہ آباد ضلع کرنال۔	عار
۵۲۹	میاں دین محمد صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور۔	عار
۵۳۰	اسٹر دولت خانصاحب بہاولپور	عار
۵۳۱	سردار سید دین محمد شاہ صاحب رسالدار بھاولپور۔	عار
	ر	
۵۳۲	منشی رضی الدین احمد صاحب رئیس مدارتلی بنارس۔	عار

۵۳۳	حاجی رحمۃ اللہ حاجی قاسم صاحب میمن احمد آباد	عار
۵۳۴	شیخ رحیم بخش صاحب کھادنہ رئیس قصور۔	عار
۵۳۵	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر ادویات انارکلی لاہور۔	عار
۵۳۶	شیخ رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکیدار بصفیہ شملہ	عار
۵۳۷	بابو رحمت حسین صاحب اسٹور کیپر ڈرکشوپ ڈویژن امرت سر۔	عار
۵۳۸	شیخ رحیم بخش صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور۔	عار
۵۳۹	شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر افسر مال کرنال۔	عار
۵۴۰	ملک رکن الدین صاحب اکونٹنٹ دفتر نہر امرتسر۔	عار
۵۴۱	منشی روح الحق صاحب کرنال	عار
۵۴۲	شیخ رحمت علی شاہ صاحب اوفس قانونگو ترنتارن	عار
۵۴۳	صوفی رحیم شیخ صاحب نان پز امرتسر	عار
۵۴۴	میاں روشن الدین صاحب خلف چودھری عبدالخالق صاحب [illegible] امرت سر۔	عار

۵۴۵	حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری امرتسر	ع/ر
۵۴۶	منشی رحمت علی صاحب اسمال کاز کورٹ کلکتہ ۔	ع/ر
۵۴۷	شیخ رحیم بخش صاحب فاضل پوری چھوٹی عدالت کلکتہ ۔	ع/ر
۵۴۸	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب خلف ڈاکٹر محمد اکبر صاحب امرت سر ۔	ع/ر
۵۴۹	منشی رحیم اللہ صاحب ٹھیکہ دار شیر کوٹ ۔	ع/ر
۵۵۰	شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیارپور	ع/ر
۵۵۱	خان بہادر میاں رحیم شاہ صاحب صدر بازار نوشہرہ ۔	ع/ر
۵۵۲	مولوی رحیم بخش صاحب ضلعدار نہر ضلع لاہور سیکشن جامن ۔	ع/ر
۵۵۳	رحمت اللہ خان صاحب امیدوار ضلعداری نہر جامن سب ڈویژن	ع/ر
۵۵۴	رحمت علی صاحب خلف خان بہادر بابو فتح الدین صاحب امرت سر	ع/ر
۵۵۵	قاری رشید احمد صاحب بی۔ اے ٹرانسلیٹر گورنمنٹ پنجاب سول سکریٹریٹ لاہور ۔	ع/ر
۵۵۶	حافظ رحمن بخش صاحب تھانہ بھون	ع/ر
۵۵۷	سید رحمت علی شاہ صاحب مصطفیٰ آباد ۔	ع/ر
۵۵۸	منشی رحیم بخش صاحب چی دروازہ لاہور	ع/ر
	سردار رب نواز خان صاحب سائیدار بہاولپور ۔	ع/ر
	ز	
۵۵۹	حافظ زین العابدین صاحب تھانہ دار شہر پشاور ۔	ع/ر
	س	
۵۶۰	پیرزادہ سلطان احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع جھنگ ۔	[illegible]
۵۶۱	منشی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج ۔	ع/ر
۵۶۲	جمعدار سلیم صاحب بن محمد علی الرومی بڑودہ گجرات	ع/ر
۵۶۳	میاں سراج الدین صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور ۔	ع/ر
۵۶۴	شیخ سراج الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور ۔	ع/ر
۵۶۵	نواب مرزا سعید الدین احمد خانصاحب رئیس دہلی	ع/ر
۵۶۶	منشی سید عالم خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس راولپنڈی ۔	ع/ر
۵۶۷	صاحبزادہ سلطان احمد صاحب رئیس جالندھر ۔	[illegible]

Marfat.com

۵۶۸	ملک سلطان صاحب چینی والا امرتسر	عا ر
۵۶۹	منشی حافظ سیف اللہ صاحب تحصیلدار ریاست لس بیلہ ضلع کراچی۔	عا ر
۵۷۰	منشی سعید اکبر صاحب مترجم عدالت سشن جج پشاور۔	عا ر
۵۷۱	میاں سبحان جیو صاحب کشمیری نگر امرتسر۔	عا ر
۵۷۲	منشی سید احمد خان صاحب ایجنٹ بابو سندر سنگھ وکیل پشاور	عا ر
۵۷۳	چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا جہلم	عا ر
۵۷۴	چودھری سلطان محمد صاحب رئیس ضلع ہوشیار پور۔	عا ر
۵۷۵	شیخ سکندر بخش صاحب رئیس ،،	عا ر
۵۷۶	سید سردار علی شاہ صاحب انجنیئر شکارپور سندھ	عا ر
۵۷۷	میاں سیف الدین صاحب طالبعلم انٹرنس کلاس امرتسر۔	عا ر
۵۷۸	چودھری سردار خان صاحب مختار عدالت سیالکوٹ۔	عا ر
۵۷۹	میاں سعد اللہ صاحب ٹھیکہ دار صدر نوشہرہ۔	عا ر
۵۸۰	منشی سراج الحق صاحب خلف حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر۔	عا ر
۵۸۱	مولوی سخاوت حسین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول سہارنپور۔	عا ر
۵۸۲	مولوی حکیم سلطان علی صاحب سیکریٹری انجمن اسلام وزیر آباد۔	عا ر
۵۸۳	مولوی سراج الدین صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور۔	عا ر
۵۸۴	حاجی سعید احمد صاحب کرنال	عا ر
۵۸۵	چودھری سردار خان صاحب رئیس پلا سور ضلع امرتسر۔	عا ر
۵۸۶	سید سکندر شاہ صاحب رئیس ضلع جالندھر۔	عا ر
۵۸۷	میاں سمندر خان صاحب رئیس پشاور	عا ر
۵۸۸	بابو سراج الدین صاحب اکونٹنٹ میونسپل آفس امرتسر۔	عا ر
۵۸۹	فقیر سعید الدین صاحب بی۔اے لاہور۔	عا ر
۵۹۰	محمد سلطان جان صاحب پشاور	عا ر
۵۹۱	میاں سعد اللہ صاحب۔ پٹیالہ۔	عا ر
	ش	
۵۹۲	حاجی شکور طاہر صاحب یمن صانع الہنا بھاؤنگر۔	صر

Marfat.com

۵۹۳	میانجی شرف الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور۔	عار
۵۹۴	میاں شیخا صاحب سوداگر چرم پھلور	عار
۵۹۵	شیر محمد صاحب ولد حسن صاحب چودھری گاڑیا نان پھلور۔	عار
۵۹۶	منشی حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن حمایت الاسلام لاہور	عار
۵۹۷	میاں شہباز خان صاحب رئیس قصور	عار
۵۹۸	میاں شیر محمد صاحب رئیس بٹالہ	عار
۵۹۹	حکیم شیخ احمد صاحب ملازم میونسپل کمیٹی راولپنڈی۔	عار
۶۰۰	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس و نمبردار جالندھر۔	عار
۶۰۱	منشی شہاب الدین صاحب ناطق کوٹ رکن الدین خان۔	
۶۰۲	میاں شیر خان صاحب گجرات	عار
۶۰۳	منشی شیخ شریف احمد صاحب محرر جوڈیشل ترنتارن۔	عار
۶۰۴	میاں شمس الدین صاحب دوہرہ امرتسر	عار
۶۰۵	میاں شرف الدین صاحب ولد میاں حاکم علی صاحب امرتسر۔	
۶۰۶	خواجہ شمس الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عار
۶۰۷	میاں شمس الدین صاحب بازار رنگریزان امرتسر۔	عار
۶۰۸	سید شیر علی شاہ صاحب پشاور	عار
۶۰۹	منشی شاہ محمد خان صاحب عرضی نویس ضلع پشاور۔	عار
۶۱۰	مسٹر شاہ نواز صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور۔	عار
۶۱۱	میاں شیر خان صاحب رئیس اُڑمڑ۔	عار
۶۱۲	منشی شہاب الدین خان صاحب نائب تحصیلدار ہوشیار پور	عار
۶۱۳	مولوی شرف الدین صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	عار
۶۱۴	میاں شرف الدین صاحب کاپی نویس روز بازار پریس امرت سر۔	عار
۶۱۵	منشی شہاب الدین صاحب کاپی نویس روز بازار پریس	عار
۶۱۶	شیخ شمس الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر۔	عار
۶۱۷	بابو شیر محمد صاحب کلرک دفتر نہر چناب سرکل لاہور	عار
۶۱۸	مولوی حکیم شہباز دین صاحب لاہور	عار
۶۱۹	میاں جی شاہ ولی صاحب گرداور حلقہ اپرہ پھلور۔	عار

Marfat.com

نمبر	نام	رقم
۶۲۰	میاں شمس الدین صاحب امرتسر	عہ
۶۲۱	مسٹر محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر ایٹ لا رئیس باغبانپورہ۔	عہ
۶۲۲	محمد شبیر علی خان صاحب منصف کوئٹہ بلوچستان	عہ
۶۲۳	مستری شہاب الدین رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار بہاول پور۔	عہ
۶۲۴	چودھری شام چوراسی صاحب بہاولپور	عہ

ص

نمبر	نام	رقم
۶۲۵	صاحب خان صاحب مشیر خاص حاضر باش حضور سرکار عالی نواب صاحب ریاست بہاولپور دام ملکہ۔	صہ
۶۲۶	شیخ صادق حسن صاحب خلف شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عہ
۶۲۷	حاجی صدر الدین صاحب امرتسر	عہ
۶۲۸	میاں صدر الدین صاحب داگر ،،	
۶۲۹	میاں صدر الدین صاحب پنشنر اکال گڑھ۔	عہ
۶۳۰	منشی صغیر حسین صاحب سب اورسیر جامن سب ڈویژن۔	عہ
۶۳۱	حافظ صدیق اکبر صاحب نائب محافظ دفتر کرنال۔	عہ

ض

نمبر	نام	رقم
۶۳۲	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ	عہ
۶۳۳	مستری ضیاء اللہ صاحب امرتسر	عہ
۶۳۴	خواجہ ضیاء الدین خانصاحب رئیس ضلع جالندھر	عہ
۶۳۵	شیخ ضمیر الدین حسین صاحب سررشتہ دار بندوبست پٹیالہ	عہ
۶۳۶	منشی ضیاء الحسن صاحب محرر چکبندی محکمہ نہر ڈویژن نمبر ۳ باری دوآب	عہ

ط

نمبر	نام	رقم
۶۳۷	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔	عہ
۶۳۸	بابو طالب علی صاحب کلرک محکمہ نہر جہلم۔	عہ
۶۳۹	منشی طالع مند خانصاحب پنشنر ضلع ہوشیارپور۔	عہ

ظ

نمبر	نام	رقم
۶۴۰	حکیم ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب پٹیالہ	عہ
۶۴۱	مولوی ظہور الحسن صاحب رئیس پانی پت	صہ
۶۴۲	منشی ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ پانی پت۔	عہ
۶۴۳	مرزا ظفر اللہ خان صاحب اکسٹرا	

Marfat.com

نمبر	نام	رقم
	اسسٹنٹ کمشنر کرداس پور	ع/
۶۴۴	حکیم ظہور الدین صاحب تاجر ادویہ کرنال	ع/
۶۴۵	محمد ظہور الدین صاحب رئیس باغبانپورہ	ع/
	ع	
۶۴۶	کرنل عبد العزیز صاحب کمانڈر افواج ریاست پٹیالہ	۵ـ
۶۴۷	میاں حاجی عبد الرحیم صاحب سیٹھی سوداگر اعظم پشاور مع صاحبزادگان وہمراہیان پنج کس۔	۵ـ
۶۴۸	مولوی سید عبد اللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع رائے بریلی۔	صہ/
۶۴۹	منشی عبد المجید صاحب ڈپٹی انسپکٹر پانی پت	صہ/
۶۵۰	میاں عبد الحمید صاحب بہادر پنشنر ای۔اے۔سی جھنگ۔	صہ/
۶۵۱	ڈاکٹر عبد الستار صاحب بہاولپور	للعہ/
۶۵۲	میاں عبد الرحیم صاحب سوداگر و مینوسپل کمشنر حضرو	للعہ/
۶۵۳	داروغہ سید عبد الرحمن صاحب متوی از مونگیر۔	للعہ/
۶۵۴	میمن عیسیٰ علی بن غلام رسول تاجر بھاؤنگر۔	سے/
۶۵۵	مولوی عطاء اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مطبع ریاست بہاولپور	سے
۶۵۶	مرزا علی محمد صاحب مختار جھنگ	سے/
۶۵۷	حافظ عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بھڑوچ بندر	ع/
۶۵۸	سید عبد اللہ عرف پیر صاحب رئیس بھڑوج۔	ع/
۶۵۹	حافظ عبد الرحیم خان صاحب رئیس آمان آباد۔	ع/
۶۶۰	منشی علی حسن صاحب ظہور آبادی	ع/
۶۶۱	شیخ عمر علی صاحب رئیس ہاپوڑ	ع/
۶۶۲	شیخ عبد الحلیم صاحب رئیس بنارس	ع/
۶۶۳	سید عبد اللہ بن صالح بوبکر العلوی الحضرمی بھاؤنگر۔	ع/
۶۶۴	میمن عبد اللہ صاحب گاوا تاجر بھاؤنگر۔	ع/
۶۶۵	میمن عثمان آلانہ صاحب تاجر "	ع/
۶۶۶	میمن عیسیٰ بھائی جیوا جان تاجر بھاونگر	ع
۶۶۷	منشی محمد عبد اللہ خان صاحب نمبردار جیٹھ تحصیل چندوسی۔	ع/
۶۶۸	محمد عبد الرحمن صاحب بن حاجی ہاشم مرحوم تاجر الیپی ملک ملابار	ع/
۶۶۹	حافظ عبد الغفور صاحب کارخانہ دار	

Marfat.com

	تقل علی گڑھ	عا ر
٦٧٠	مولوی عمرالدین صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ پشاور۔	عا ر
٦٧١	میاں عمرالدین صاحب سوداگر چرم پھلور۔	عا ر
٦٧٢	بابو عبدالکریم صاحب فورتھ ماسٹر اسکول بہادر۔	عا ر
٦٧٣	میاں عنایت اللہ خان صاحب سفید پوش رئیس تلون تحصیل پھلور	عا ر
٦٧٤	عنایت علیخان صاحب ذیلدار تلون	عا ر
٦٧٥	منشی عبدالکریم صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور	عا ر
٦٧٦	حافظ عبداللہ صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر قصور	عا ر
٦٧٧	شیخ علی محمد صاحب تاجر کتب قصور	عا ر
٦٧٨	میاں عظیم الدین صاحب چوڑی گر "	عا ر
٦٧٩	میاں عبداللہ صاحب بزاز "	عا ر
٦٨٠	مولوی عبدالقادر صاحب وکیل و مینوسپل کمشنر قصور	عا ر
٦٨١	مولوی عبدالحق صاحب وکیل گجرانولہ	عا ر
٦٨٢	مولوی علاءالدین صاحب "	عا ر
٦٨٣	شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عا ر
٦٨٤	ماسٹر عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر	

	مشن اسکول امرتسر۔	عا ر
٦٨٥	منشی عبدالاحد صاحب اپیل نویس امرتسر	عا ر
٦٨٦	بابو علی بخش صاحب سوداگر امرتسر	عا ر
٦٨٧	سیٹھ عبدالاحد صاحب تاجر ظروف چینی امرتسر	عا ر
٦٨٨	میاں عزیزالدین غلام محمد صاحب تاجر امرتسر	عا ر
٦٨٩	میاں عبدالغنی و ثناءاللہ صاحبان تاجران امرتسر۔	عا ر
٦٩٠	میر عباداللہ صاحب وکیل امرتسر	عا ر
٦٩١	حافظ عنایت اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر	عا ر
٦٩٢	منشی عبدالخالق صاحب ملازم شیخ غلام صادق صاحب	عا ر
٦٩٣	ڈاکٹر ملک عبدالستار صاحب امرتسر	عا ر
٦٩٤	شیخ عبدالرحمن صاحب "	عا ر
٦٩٥	بابو علی گوہر صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات امرتسر	عا ر
٦٩٦	ڈاکٹر سید عبدالرحیم صاحب پولیس اسپتال امرتسر	عا ر
٦٩٧	میاں عزیز اللہ صاحب بی اے وکیل امرتسر	عا ر

Marfat.com

۶۹۸	میر عبدالوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمۂ نہر امرت سر	عا/
۶۹۹	خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر	عا/
۷۰۰	میر عبدالعزیز صاحب قلعہ بھنگیاں امرت سر	عا/
۷۰۱	مستری عبدا صاحب امرت سر	عا/
۷۰۲	سیٹھ عبدالرحیم صاحب تاجر چرم "	عا/
۷۰۳	حاجی عنایت اللہ صاحب نقشہ نویس صدر امرت سر	عا/
۷۰۴	شیخ عبدالرزاق صاحب نبیرۂ خان بہادر شیخ خدابخش صاحب	عا/
۷۰۵	منشی علی بخش صاحب مدرس ہائی اسکول امرت سر	عا/
۷۰۶	سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی امرت سر	عا/
۷۰۷	مولوی عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ امرت سر	عا/
۷۰۸	مستری عبدالغنی صاحب امرت سر	عا/
۷۰۹	شیخ علی بخش صاحب سوداگر چرم گوال منڈی امرت سر	عا/
۷۱۰	میاں عبداللہ متو صاحب کشمیری	عا/
۷۱۱	بابو عبداللہ صاحب ملازم چنگی امرتسر	عا/
۷۱۲	میاں عبدالرحیم صاحب آہنگر "	عا/
۷۱۳	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب جنرل ڈسپنسری امرت سر	عا/
۷۱۴	منشی عباداللہ صاحب معرفت حاجی غلام حسین وغیرہ	عا/
۷۱۵	میاں عبداللہ صاحب قصاب امرتسر	عا/
۷۱۶	شیخ عبدالواحد صاحب خلف خان بہادر شیخ خدابخش صاحب امرت سر	عا/
۷۱۷	شیخ عبدالروف صاحب خلف خان بہادر ممدوح امرت سر	عا/
۷۱۸	عزیز شاہ صاحب سوداگر چرم "	عا/
۷۱۹	سردار عبدالرحمن صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر ڈویژن نمبر ۲۔ امرت سر	عا/
۷۲۰	ڈاکٹر عباداللہ صاحب امرت سر	عا/
۷۲۱	سیٹھ عبدالہادی صاحب تاجر چرم "	عا/
۷۲۲	بابو عبدالفتح صاحب ڈپٹی انسپکٹر ترن تارن ضلع امرت سر	عا/
۷۲۳	منشی عزیزالدین صاحب محرر وکل بورڈ اجنالہ امرت سر	عا/
۷۲۴	شیخ علی محمد صاحب بی۔اے منصف اجنالہ امرت سر	عا/
۷۲۵	قاضی عبدالحکیم صاحب سوداگر چھاؤنی جالندھر	عا/
۷۲۶	میاں علم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ	

Marfat.com

نمبر	نام	رقم
	کمشنر افسر مال جالندھر	عگر
۲۷	منشی سید عطا محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس جالندھر	عگر
۲۸	میاں علی گوہر صاحب سوداگر جالندھر	عگر
۲۹	منشی علی بخش صاحب مدرس نور محل ضلع جالندھر	عگر
۳۰	حکیم قاضی علی اکبر صاحب رئیس مہت پور جالندھر	عگر
۳۱	مولوی عبد المجید صاحب وکیل لاہور	عگر
۳۲	مولوی عبد الواحد صاحب "	عگر
۳۳	عبد الغنی صاحب "	عگر
۳۴	حاجی عبد الصمد صاحب رئیس "	عگر
۳۵	خواجہ عبد الصمد صاحب رئیس "	عگر
۳۶	شیخ عبد القادر صاحب بی۔اے ایڈیٹر ابزرور لاہور۔	عگر
۳۷	مرزا عبد الرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لاہور و وائس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام	عگر
۳۸	منشی علی الدین صاحب لاہور	عگر
۳۹	مولوی عبد اللطیف صاحب از دکان میاں محکم دین امیر دین صاحبان سوداگران چرم لاہور۔	عگر
۴۰	میاں علی بخش صاحب ایجنٹ مسرز	

نمبر	نام	رقم
	والٹر کمپنی لاہور	عگر
۴۱	شیخ عطاء اللہ صاحب ایجنٹ مسٹر شاہ دین صاحب بیرسٹر لاہور	عگر
۴۲	بابو عبد الرحیم صاحب بی۔اے "	عگر
۴۳	میاں علم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس باغبانپورہ	عگر
۴۴	شیخ عبد الرحیم صاحب رئیس قصور	عگر
۴۵	شیخ محمد بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عگر
۴۶	شیخ عزیز الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور	عگر
۴۷	مولوی عصمت اللہ صاحب مدرس فارسی اسلامیہ اسکول ہوشیارپور	عگر
۴۸	شیخ عزیز الدین صاحب ملتوان صدر ہوشیارپور۔	عگر
۴۹	شیخ عبد المجید صاحب ہوشیارپور	عگر
۵۰	میاں عبد اللہ خان صاحب رئیس خانپورہ۔	عگر
۵۱	منشی علی محمد خان صاحب نقلنویس فارسی خانپورہ۔	عگر
۵۲	میاں عزیز الدین خان صاحب رئیس میاں خیلاں	عگر
۵۳	شیخ عبد الکریم صاحب معرفت شیخ غلام حید صاحب نقلنویس کمشنر گجرات	عگر

Marfat.com

۷۵۴	منشی مرزا عباس بیگ صاحب گجرات	عار
۷۵۵	میاں عمر بخش صاحب رئیس سارو گی ضلع گجرات	عار
۷۵۶	بابو عزیز الدین صاحب نقشہ نویس ملٹری ورکس راولپنڈی	عار
۷۵۷	خان عبدالحمید خان صاحب رئیس اعظم موضع سامان ضلع راولپنڈی	عار
۷۵۸	مسٹر عبداللطیف صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول کوہاٹ۔	عار
۷۵۹	میاں علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک دفتر باڈر ملیٹری کوہاٹ	عار
۷۶۰	قاضی عبدالرحمن صاحب۔ پشاور	عار
۷۶۱	مرزا عبدالحلیم خان صاحب مسلخوان باڈر ملیٹری پشاور	عار
۷۶۲	سید عبدالمنان خان بادشاہ صاحب ضلع پشاور۔	عار
۷۶۳	حاجی عبدالحکیم صاحب سوداگر پشاور	عار
۷۶۴	میاں عبدالحبیب خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عار
۷۶۵	میاں عنوان الدین صاحب "	عار
۷۶۶	سید عبداللہ شاہ صاحب "	عار
۷۶۷	مرزا عبدالحکیم صاحب رئیس اکوڑہ	عار
۷۶۸	شیخ عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار نوشہرہ	عار
۷۶۹	خان عبدالحمید خان صاحب رئیس موضع بدریشی	عار
۷۷۰	شیخ عبدالرحیم صاحب قصاب نوشہرہ	عار
۷۷۱	ڈاکٹر عالم شاہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شہر جہلم۔	عار
۷۷۲	شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور	عار
۷۷۳	منشی عبدالرحمن صاحب "	عار
۷۷۴	شیخ علی بخش صاحب مختار عدالت سیالکوٹ	عار
۷۷۵	میاں عبدالحمید خان صاحب انبالہ	عار
	حافظ عبداللہ و عبدالسلام صاحبان	عار
۷۷۶	سوداگر حرم صدر بازار انبالہ	عار
۷۷۷	حافظ عاشق علی صاحب نجیا ط کرنال	عار
۷۷۸	مولوی عظمت اللہ صاحب مدرس ریاضی اسکول کرنال	عار
۷۷۹	میر عبدالصمد صاحب کرنال	عار
۷۸۰	بابو عبدالکریم صاحب کلرک دفتر ضلع کرنال	عار
۷۸۱	میر عبدالمجید صاحب مسلخوان جج صاحب کرنال۔	عار
۷۸۲	بابو سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک پولیس کرنال	عار
۷۸۳	بابو عبدالغنی صاحب وکیل کرنال	عار

Marfat.com

۷۸۴	سید عنایت علی صاحب عرضی نویس تھانیسر ضلع کرنال	عار
۷۸۵	بابو عبد السبحان صاحب کلرک دفتر نہر پانی پت	عار
۷۸۶	میاں عبد الوہاب صاحب رئیس کوٹلہ سفید اضلاع ہزارہ	عار
۷۸۷	میاں عبد الکریم صاحب رئیس "	عار
۷۸۸	میاں عمر بخش صاحب تاجر چوب وزیر آباد	عار
۷۸۹	مرزا عصمت اللہ خان صاحب "	عار
۷۹۰	بابو عبد الرحمن صاحب اورسیر "	عار
۷۹۱	بابو عزیز بخش صاحب بی۔ اے کپورتھلہ۔	عار
۷۹۲	شیخ عبد الرحمن صاحب ضلعدار نہر رہتک۔	عار
۷۹۳	ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی ہسپتل اسسٹنٹ زیلا سمالی لینڈ۔ افریقہ	عار
۷۹۴	عبد الصمد صاحب صوفی خلف ڈاکٹر صاحب ممدوح بہاولپور۔	عار
۷۹۵	مولوی عبد المجید صاحب صوفی معرفت ڈاکٹر صاحب ممدوح۔	عار
۷۹۶	منشی عبد الخالق صاحب بہاولپور	عار
۷۹۷	مرزا عثمان اشرف صاحب گورگانی	

	کلرک سپرنٹنڈنٹی بہاولپور	عار
۷۹۸	سردار عیسیٰ خانصاحب جمعدار "	عار
۷۹۹	مولوی عبد اللہ صاحب مدرس انگریزی مہندرو کالج پٹیالہ	عار
۸۰۰	میاں عبد اللہ خان صاحب کوٹ حولدار پٹیالہ	عار
۸۰۱	میاں عبد الغنی صاحب جمعدار بگی خانہ پٹیالہ	عار
۸۰۲	مولوی محمد عبد القیوم صاحب پنشنر ملی	عار
۸۰۳	منشی عنایت اللہ خان صاحب "	عار
۸۰۴	حکیم عبد الحکیم صاحب شامی از نابھہ	عار
۸۰۵	سردار عطا محمد خان صاحب صوبہ دار رائل گارڈ نابھہ۔	عار
۸۰۶	میاں علی محمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پولیس جھنگ۔	عار
۸۰۷	حافظ عبد الرحیم صاحب وکیل علیگڑھ	عار
۸۰۸	حافظ عبد اللہ صاحب کارخانہ دار قفل بر نجی علیگڑھ	عار
۸۰۹	میاں عبد الوہاب صاحب ہفت فروش علیگڑھ	عار
۸۱۱	شیخ عبد الحکیم صاحب ملازم اسکول ورکشوب علیگڑھ	
۸۱۱	حاجی علی بخش صاحب جریدہ ایپلز	عار

Marfat.com

۸۱۲	حافظ عبداللطیف خان صاحب بھموری رئیس علیگڑھ	ع/
۸۱۳	مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی	ع/
۸۱۴	شیخ عبداللہ صاحب رئیس "	ع/
۸۱۵	مولوی عبداللہ جان صاحب وکیل سہارنپور۔	ع/
۸۱۶	مسٹر عنایت اللہ جان صاحب خلف مولوی صاحب ممدوح سہارنپور	ع/
۸۱۷	مولوی عبدالجبار صاحب خلف خان بہادر عبدالحامد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر سہارنپور	ع/
۸۱۸	بابو عبدالرحمن صاحب نیٹو اسسٹنٹ سرجن مظفرنگر۔	ع/
۸۱۹	میاں عبدالرزاق صاحب رئیس شاہجہانپور	عہ
۸۲۰	شیخ عبدالرحمن صاحب تاجر چکن لکھنؤ	ع/
۸۲۱	حکیم عبدالحمید صاحب رئیس لکھنؤ	ع/
۸۲۲	منشی عبدالحفیظ صاحب اورسیر بارہ بنکی	ع/
۸۲۳	خواجہ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم کلکتہ۔	ع/
۸۲۴	حاجی عبدالرحمن صاحب نمبر ۲۵ منشی صدرالدین لین کلکتہ۔	ع/
۸۲۵	سید علی حسین صاحب خلف نواب بہادر سید امیر حسن خان صاحب سی آئی اے۔ رئیس کلکتہ۔	ع/
۸۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب گرداور قانونگو تحصیل بھلوال	ع/
۸۲۷	حکیم محمد عبداللہ صاحب طبیب میونسپل کمیٹی ہوشیارپور۔	ع/
۸۲۸	منشی محمد عبداللہ صاحب اختر۔ بی اے ہیڈ ماسٹر بورڈ اسکول علی پور	ع/
۸۲۹	حافظ محمد عبداللہ صاحب امرتسر	ع/
۸۳۰	میاں عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ ضلع ہوشیارپور	ع/
۸۳۱	میاں عبدالقدوس صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	ع/
۸۳۲	میاں عبدالرحیم صاحب بہار سوداگر پشمینہ امرتسر	ع/

غ

۸۳۳	ڈاکٹر شیخ غلام نبی صاحب سہارنپور	صر
۸۳۴	مستری غلام محی الدین صاحب ہوشیارپور۔	سے
۸۳۵	سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب رئیس بھاولپور۔	سے
۸۳۶	چودھری غلام نبی صاحب ذیلدار بھلوال	ع/
۸۳۷	حاجی غلام علی صاحب "	ع/

Marfat.com

نمبر	نام	رقم
۸۳۸	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار پھلور	عہ/
۸۳۹	مرزا غلام نبی صاحب پٹواری حلقہ عقلپور پھلور	عہ/
۸۴۰	چودھری غلام قادر صاحب عرف دولتمند ذیلدار پھلور	عہ/
۸۴۱	غلام محمد صاحب پٹواری حلقہ گورکھ پھلور	عہ/
۸۴۲	شیخ غلام رسول صاحب مالک مطبع راست گفتار امرتسر	عہ/
۸۴۳	شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر و ناظم معین الندوہ امرتسر	عہ/
۸۴۴	شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل ایڈیٹر وکیل امرتسر	عہ/
۸۴۵	میاں غلام محی الدین رنگر امرتسر	عہ/
۸۴۶	مولوی غلام محمد صاحب اختر ایڈیٹر اخبار پنجاب امرتسر	عہ/
۸۴۷	مولوی غلام رسول صاحب گال منڈی امرتسر	عہ/
۸۴۸	میاں غلام محمد صاحب سب اوورسیر "	عہ/
۸۴۹	غلام محی الدین صاحب سوداگر "	عہ/
۸۵۰	میاں غلام نبی صاحب مینوسپل کمشنر "	عہ/
	میاں غلام محی الدین صاحب نانک	عہ/
۸۵۱	میاں غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ/
۸۵۲	میاں غلام حبیب خان صاحب ٹھیکہ دار ککے زئی امرتسر	عہ/
۸۵۳	میاں غلام حسن صاحب امرتسر	عہ/
۸۵۴	غلام مصطفٰے صاحب سوداگر پشمینہ "	عہ/
۸۵۵	غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ مہان سنگھ امرتسر	عہ/
۸۵۶	شیخ غلام حیدر صاحب نائب نزف امرتسر	عہ/
۸۵۷	مستری غلام محمد صاحب امرتسر	عہ/
۸۵۸	غلام حسن صاحب سوداگر پشمینہ "	عہ/
۸۵۹	غلام علی صاحب رنگریز "	عہ/
۸۶۰	غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ "	عہ/
۸۶۱	منشی غلام محی الدین صاحب محرر رام سرنداس بیرسٹرایٹ لا امرتسر	عہ/
۸۶۲	میاں غلام حسن صاحب کلاہ ساز "	عہ/
۸۶۳	منشی غلام محمد صاحب ولد میاں حاکم علی صاحب امرتسر	عہ/
۸۶۴	میاں غلام یٰسین صاحب خلف میاں غلام حسن صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عہ/
۸۶۵	شیخ غلام محمد صاحب رمامیہ امرتسر	عہ/

Marfat.com

نمبر	نام	رقم
۸۶۶	منشی غیاث الدین صاحب ولد منشی ننت بابا صاحب امرتسر	عار
۸۶۷	میاں غلام نبی صاحب حکاک ،،	عار
۸۶۸	میاں غلام محمد صاحب فوٹوگرافر المعروف مہندا امرتسر	عار
۸۶۹	میاں غلام نبی صاحب فوٹوگرافر امرتسر	عار
۸۷۰	میاں غلام حسن صاحب خلف عبداللہ منو صاحب کشمیری امرتسر	عار
۸۷۱	میاں غلام قادر و غلام نبی صاحبان سوداگران پشمینہ امرتسر	عار
۸۷۲	میاں غلام حسن صاحب کلرک ڈویژنل کورٹ امرتسر	عار
۸۷۳	خواجہ غلام محی الدین صاحب امرتسر	عار
۸۷۴	غلام محمد صاحب بقال ،،	عار
۸۷۵	میاں غلام رسول صاحب ریوڑی ،،	عار
۸۷۶	منشی غلام قادر صاحب اورسیر ،،	عار
۸۷۷	غلام قادر صاحب لکھمنڈی ،،	عار
۸۷۸	خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل	عار
۸۷۹	غلام قادر صاحب خلف ولی جیو صاحب رنگریز امرتسر	عار
۸۸۰	ڈاکٹر غلام مصطفے صاحب اسسٹنٹ سرجن ترنتارن۔	عار
۸۸۱	منشی غلام محمد خان صاحب منصرم	
	چک بندی دویژن اول گکھر بھیتہ امرتسر	عار
۸۸۲	زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب لاہور	عار
۸۸۳	منشی غلام نبی صاحب عرضی نویس منصفی لاہور	عار
۸۸۴	میاں غلام محی الدین صاحب ،، سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب لاہور	عار
۸۸۵	مولوی غلام محمد صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	عار
۸۸۶	نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور	عار
۸۸۷	میاں غلام محمد صاحب ولد ملک لسّو صاحب لاہور	عار
۸۸۸	منشی غلام حسین صاحب معرفت منشی حاکم الدین صاحب متعلق دفتر پیسہ اخبار لاہور۔	عار
۸۸۹	میاں غلام فرید صاحب رئیس باغبانپورہ	عار
۸۹۰	میاں غلام حسین خان صاحب رئیس و میونسپل کمشنر قصور۔	عار
۸۹۱	شیخ غلام فرید صاحب میونسپل کمشنر قصور۔	عار
۸۹۲	مولوی غلام محی الدین صاحب عرضی نویس	عار

Marfat.com

۸۹۳	میان غلام قادر صاحب برادر مولوی صاحب ممدوح قصور	عار
۸۹۴	مولوی غلام دستگیر صاحب عرضی نویس قصور۔	عار
۸۹۵	سردار غلام قادر صاحب زمیندار مبوکی تحصیل قصور۔	عار
۸۹۶	مولوی شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص حضور نظام دکن و رئیس امرتسر۔	عار
۸۹۷	سید غفور اللہ شاہ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس صدر انجمن معین الندوہ جالندھر۔	عار
۸۹۸	منشی سید غلام جیلانی شاہ صاحب ناظر جالندھر	عار
۸۹۹	حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب جالندھر۔	عار
۹۰۰	ڈاکٹر غلام نبی صاحب بندار بیاز جالندھر۔	عار
۹۰۱	چودھری غلام محمد خانصاحب کینٹ انسپکٹر جالندھر۔	عار
۹۰۲	بابو غلام محی الدین خانصاحب بی۔اے وکیل جالندھر	عار
۹۰۳	بابو غلام جیلانی خان صاحب تحصیلدار جہلم	عار
۹۰۴	شیخ غلام یٰسین صاحب وکیل جھنگ	عار
۹۰۵	میان غلام خان صاحب رئیس کوٹھ سفید ضلع ہزارہ	عار
۹۰۶	میان حاجی غلام جیلانی صاحب سیٹھی رئیس اعظم پشاور	عار
۹۰۷	حکیم غلام رسول خان صاحب پشاور	عار
۹۰۸	میان غلام ربانی صاحب اخونزادہ موضع سامان ضلع راولپنڈی	عار
۹۰۹	شیخ غلام علی صاحب ٹھیکہ دار موضع بدرشی ضلع پشاور	عار
۹۱۰	میان غلام محمد صاحب قانونگو گوجر	عار
۹۱۱	مولوی غلام علی صاحب آفیسر منشی السنہ مشرقی راولپنڈی	عار
۹۱۲	بابو غلام اللہ صاحب ڈپٹی انجنیر بیاس ریور امرتسر	عار
۹۱۳	حکیم غلام باری صاحب کلارک اوفدی کورٹ گرداسپور	عار
۹۱۴	منشی غلام محی الدین صاحب فارق گرداسپور	عار
۹۱۵	بابو غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر گرداسپور۔	عار
۹۱۶	شیخ غلام محی الدین صاحب سوداگر خانیوال	عار

Marfat.com

٩١٩	بابو غلام حسن صاحب اسٹور کیپر ریلوے وزیر آباد۔	عہ
٩٢٠	شیخ غلام قادر صاحب سوداگر "	عہ
٩٢١	بابو غلام مصطفٰے صاحب "	عہ
٩٢٢	میاں غلام رسول صاحب گجرات	عہ
٩٢٣	میاں غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار سری نگر کشمیر۔	عہ
٩٢٤	خواجہ غلام محی الدین صاحب رئیس لدھیانہ۔	عہ
٩٢٥	مولوی غلام جیلانی صاحب منصف بٹالہ۔	عہ
٩٢٦	میاں غلام محمد صاحب کارخانہ دار برف لدھیانہ۔	عہ
٩٢٧	مستری غلام محی الدین صاحب ٹکنکل اسکول لدھیانہ	عہ
٩٢٨	بابو غلام قادر صاحب " "	
٩٢٩	غلام قادر صاحب بہیروی نزیل امرت سر	عہ
٩٣٠	حکیم غلام نبی خانصاحب رئیس خانپور	عہ
٩٣١	میر غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ وکیل انبالہ	عہ
٩٣٢	میاں غلام نبی خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ منام پٹیالہ ریاست	عہ
٩٣٣	میاں غلام طاہر صاحب پٹیالہ	عہ
٩٣٤	مولوی غلام محی الدین صاحب اول مدرس فارسی نور پور	عہ
٩٣٥	مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس اعظم کلکتہ۔	عہ
٩٣٦	خواجہ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و سب جج امرت سر	عہ
٩٣٧	منشی غلام محمد صاحب کلرک سپرنٹنڈنٹی بہاولپور۔	عہ
٩٣٨	شیخ غلام حیدر صاحب پیشکار "	عہ
٩٣٩	حافظ غفور الدین صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر بانس بریلی۔	عہ
٩٤٠	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک الاونس بنک شملہ۔	عہ
	ف	
٩٤١	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب مہتمم شفاخانجات ریاست نابھ	صہ
٩٤٢	نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس پانی پت	صہ
٩٤٣	میاں فقیر محمد صاحب نانڈیرو	للعہ
٩٤٤	معرفت بابو فضل الرحمن خانصاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ امرت سر بابت دو صاحب بروقت جلسہ	للعہ

Marfat.com

۹۴۵	ڈاکٹر فخر الحسن صاحب اسپیشل اسسٹنٹ سردار شہر راجپوتانہ	عار
۹۴۶	مولوی فدا حسین صاحب رئیس رتنی ضلع گیا۔	عار
۹۴۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار قانونی پھلور	عار
۹۴۸	منشی فضل کریم صاحب سیاہہ نویس پھلور۔	عار
۹۴۹	منشی فتح الدین صاحب پٹواری حلقہ منگل پھلور	عار
۹۵۰	ملک فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی لاہور	عار
۹۵۱	شیخ فضل الدین صاحب مالک کارخانہ ردی قصور۔	عار
۹۵۲	قاضی شیخ فضل حق صاحب سپرنٹنڈنٹ گجرانولہ	عار
۹۵۳	شیخ فضل کریم صاحب تاجر چرم گجرانولہ	عار
۹۵۴	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم امرت سر۔	عار
۹۵۵	منشی فرزند علی صاحب سر دفتر کمانڈنگ جنرل راولپنڈی	عار
۹۵۶	میاں فضل الرحمن صاحب۔ پٹیالہ	عار
۹۵۷	میاں فضل عظیم صاحب پٹیالہ	عار
۹۵۸	ڈاکٹر فتح محمد صاحب گرداسپور	عار
۹۵۹	فضل احمد خانصاحب رئیس سامان ضلع راولپنڈی۔	عار
۹۶۰	مولوی فضل الدین صاحب گجرات	عار
۹۶۱	میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر۔	عار
۹۶۲	منشی فتح الدین صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	عار
۹۶۳	چودھری فتح علی صاحب ذیلدار گجرات	عار
۹۶۴	منشی شیخ فضل الدین صاحب "	عار
۹۶۵	مولوی فخر الدین صاحب سوداگر "	عار
۹۶۶	سیٹھ فقیر صاحب مدراسی تاجر چرم امرت سر	عار
۹۶۷	میاں فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان ملازم کمسریٹ پشاور	عار
۹۶۸	مرزا فقیر محمد صاحب سیستانی رئیس پشاور	عار
۹۶۹	مفتی فدا محمد خان صاحب بیرسٹر پشاور	عار
۹۷۰	میاں فدا محمد صاحب دکاندار پشاور	عار
۹۷۱	شیخ فضل محمد صاحب رئیس اڑمڑ	عار
۹۷۲	منشی فوجدار خان صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور۔	عار
۹۷۳	منشی فضل الدین صاحب امرت سر	عار

Marfat.com

۹۷۴	میاں فضل الٰہی صاحب چوب فروش وزیرآباد۔	عہ/
۹۷۵	حافظ فیروزالدین صاحب بی-اے ڈپٹی انسپکٹر پولیس امرتسر	عہ/
۹۷۶	میاں فتح محمد صاحب سوداگر چرم	عہ/
۹۷۷	حاجی فقیر محمد خان صاحب کلرک پوشل ورکشوپ علی گڑھ	عہ/
۹۷۸	منشی شیخ فیروزالدین صاحب بی اے رئیس قصور۔	عہ/
۹۷۹	میاں فضل حق صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔	عہ/
۹۸۰	ابو فتح شاہ خان صاحب ایگزیکٹیو انجینئرس آفس ہیڈ کلرک امرتسر	عہ/
۹۸۱	شیخ فضل الٰہی صاحب بی-اے مدرس بورڈ اسکول گجرات	عہ/
۹۸۲	خانصاحب ڈاکٹر فضل احمد خاں صاحب وزیرآباد۔	عہ/
۹۸۳	میاں فضل الدین صاحب خیاط	عہ/
۹۸۴	سید فدا علی صاحب رئیس کندرکی	عہ/
۹۸۵	منشی فخرالدین صاحب مسلخوان آنریری مجسٹریٹ لاہور۔	عہ/
۹۸۶	منشی فخر محمد صاحب نقلنویس انگریزی ڈویژنل کورٹ لاہور۔	عہ/
۹۸۷	میر فیاض حسین صاحب مشنری انسپکٹر پانی پت	عہ/
۹۸۸	میاں محمد فیروزالدین صاحب معرفت حاجی غلام حسین و خدابخش صاحبان امرتسر	عہ/
	ق	
۹۸۹	حاجی شیخ قدرت اللہ صاحب پٹیالہ	صہ/
۹۹۰	میر قمرالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ روپڑ مع ہمراہی	للعہ/
۹۹۱	خان بہادر حاجی شیخ قادربخش صاحب رئیس فیض آباد اودھ	عہ/
۹۹۲	سید قلندر حسین صاحب گجرانولہ	عہ/
۹۹۳	حافظ قمرالدین صاحب سوداگر چرم امرتسر	عہ/
۹۹۴	میاں قادربخش صاحب ضلعدار ہوشیارپور	عہ/
۹۹۵	منشی قادربخش صاحب کلرک دفتر نوٹ گھر لاہور	عہ/
۹۹۶	حاجی قطب الدین صاحب عطار امرتسر۔	عہ/
۹۹۷	میاں قادربخش صاحب رئیس شیرگڑھ	عہ/
۹۹۸	حاجی قادربخش صاحب رئیس لاہور	عہ/
۹۹۹	میاں قمرالدین صاحب امرتسر	عہ/

Marfat.com

۱۰۰۰	منشی محمد قائم الدین صاحب سابق مترجم امیر کابل لاہور	عہ/
۱۰۰۱	شیخ قدرت اللہ صاحب سر رشتہ دار عدالت صدر ریاست نابھ	عہ/
	ک	
۱۰۰۲	حکیم ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب پانی پتی از پٹیالہ۔	صعہ
۱۰۰۳	ڈاکٹر کریم الدین صاحب پٹیالہ	صہ/
۱۰۰۴	میاں کریم بخش صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور۔	للعہ/
۱۰۰۵	کریم بخش صاحب روغن فروش نابھ	عہ/
۱۰۰۶	شیخ کامل الدین صاحب منیجر کارخانہ روی قصور۔	عہ/
۱۰۰۷	حاجی کریم اللہ صاحب قصور	عہ/
۱۰۰۸	کریم بخش صاحب دریای باف "	عہ/
۱۰۰۹	شیخ کریم بخش صاحب خلف حافظ محمد بخش صاحب قصور	عہ/
۱۰۱۰	حاجی کریم بخش صاحب قصور	عہ/
۱۰۱۱	میاں کرم الدین صاحب ٹھیکہ دار گجرانولہ۔	عہ/
۱۰۱۲	میاں کریم بخش صاحب سوداگر چرم امرت سر۔	عہ/
۱۰۱۳	میاں کرم الٰہی صاحب رئیس پشاور	عہ/
۱۰۱۴	بابو کریم بخش صاحب مختار عدالت امرت سر۔	عہ/
۱۰۱۵	شیخ کریم بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرت سر۔	عہ/
۱۰۱۶	ڈاکٹر کلن خان صاحب دندان ساز لاہور۔	عہ/
۱۰۱۷	میاں حاجی کریم بخش صاحب مینوسپل کمشنر پشاور۔	عہ/
۱۰۱۸	منشی کرم دین صاحب مینوسپل کمشنر جہلم۔	عہ/
۱۰۱۹	حافظ کریم بخش صاحب لدھیانہ	عہ/
۱۰۲۰	حکیم کریم بخش صاحب رئیس باغبانپورہ	عہ/
۱۰۲۱	مولوی کریم بخش صاحب مالک اسلامیہ پریس لاہور۔	عہ/
۱۰۲۲	ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ امرت سر شفاخانہ ڈب کھٹکان۔	عہ/
۱۰۲۳	میاں کریم بخش صاحب رئیس امرت سر	عہ/
۱۰۲۴	منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ۔	عہ/
۱۰۲۵	میاں کریم بخش صاحب پشاور	عہ/
۱۰۲۶	میاں کریم اللہ خان صاحب رئیس ضلع ہزارہ	عہ/

Marfat.com

۱۰۲۵	میاں کمال خان صاحب رئیس ہزارہ	عہ/
۱۰۲۶	مستری کرم الٰہی صاحب ضلع انبالہ	عہ/
۱۰۲۷	میاں کرم الٰہی صاحب معرفت منشی حاکم الدین صاحب لاہور	عہ/
۱۰۲۸	شیخ کرم الٰہی صاحب نقلنویس فارسی ڈویژنل کورٹ لاہور	عہ/
۱۰۲۹	ڈاکٹر حاجی کفایت اللہ صاحب ہلور	عہ/
۱۰۳۰	حکیم کریم الدین صاحب پٹیالہ	عہ/
۱۰۳۱	میر کرامت علی صاحب "	عہ/
۱۰۳۲	حاجی کلب حسین صاحب بانس بریلی	عہ/
۱۰۳۳	شیخ کریم بخش صاحب مختار جھنگ	عہ/

گ

۱۰۳۴	میاں حاجی گل محمد صاحب پٹیالہ	صہ/
۱۰۳۵	میاں گل محمد صاحب بہاولپور	سے/
۱۰۳۶	میاں گیلانی بخش صاحب گجرات	عہ/
۱۰۳۷	ملک حاجی گل محمد خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	ہہ/
۱۰۳۸	چودھری گاسے خانصاحب لدھیانہ	عہ/
۱۰۳۹	شیخ گلاب دین صاحب وکیل لاہور	عہ/
۱۰۴۰	منشی گلاب خانصاحب اپیل نویس امرتسر۔	عہ/
۱۰۴۱	بابو گل محمد صاحب پہلوری ملازم ریلوے دھوری لین۔	عہ/

ل

۱۰۴۲	لطیف احمد صاحب خلف مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر گرداسپور۔	عہ/
۱۰۴۳	منشی لال دین صاحب تھانہ دار گجرانولہ۔	عہ/
۱۰۴۴	میاں لبھا صاحب خیاط گجرانولہ	عہ/
۱۰۴۵	میاں لیکھو صاحب تاجر برنج جالندھر	عہ/
۱۰۴۶	لطف علی خان صاحب ٹھیکہ دار پشاور	عہ/
۱۰۴۷	چودھری لیکھو خان صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور۔	عہ/
۱۰۴۸	خان صاحب لیاقت علیخان صاحب نابھہ	عہ/

م

۱۰۴۹	خان بہادر مشیر الدولہ آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب ممتاز الملک ممبر کونسل آف ایجنسی پٹیالہ	صہ/ ۵۰
۱۰۵۰	سردار محمود خان صاحب خاکوانی مشیر مال بہادر ریاست بہاولپور	عنہ/ ۲۰
۱۰۵۱	سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہادر ریاست بہاولپور	عنہ/ ۳۰
۱۰۵۲	ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل افسر	

Marfat.com

	ریاست بہاول پور	صہ ۱۵
۱۰۵۳	سردار محمود خان صاحب جھلوانہ	
	نائب مشیر مال ریاست بہاولپور	عہ ۱۵
۱۰۵۴	مرزا محمد اشرف صاحب گورگانے	
	ہیڈ کلرک وزارت بہاولپور	صہ
۱۰۵۵	ملک محمد الدین صاحب سب جج ریاست	صہ
۱۰۵۶	قاضی مہرالدین صاحب پرائیوٹ سکریٹری	صہ
	سرکار بہاول پور	صہ
۱۰۵۷	شیخ مہدی حسن صاحب تحصیلدار بندوبست جھنگ	صہ
۱۰۵۸	مولوی محمد الدین صاحب بی اے	
	میرمنشی دربار بہاولپور۔	صہ
۱۰۵۹	بابو محمد اسمٰعیل صاحب اسٹیشن ماسٹر	
	اورکی سدرن پنجاب ریلوے۔	صہ
۱۰۶۰	میان منیرالدین صاحب رئیس نورپور	
	پوسٹ اوفس گرداڑہ	صہ
۱۰۶۱	شیخ محمد عمر صاحب رئیس میونسپل	
	کمشنر بنارس۔	صہ
۱۰۶۲	منشی ممتاز احمد صاحب رئیس بنارس	صہ
۱۰۶۳	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب رئیس بنارس	صہ
۱۰۶۴	مولوی محمد نعیم صاحب وکیل مینوسپل	
	کمشنر بنارس	للعہ
۱۰۶۵	منشی نجیب الحق صاحب مختار عدالت	
	بانکی پور	للعہ

۱۰۶۶	منشی محمد اسحٰق صاحب قانونگو گنگاپور	
	ضلع بنارس۔	للعہ
۱۰۶۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب لائبریرین	
	یونائیٹڈ سروس انسٹیٹیوشن آف انڈیا	
	شملہ۔	سیے
۱۰۶۸	شیخ محمد حبیب صاحب پٹیالہ	عہ
۱۰۶۹	قاضی محمد یوسف صاحب تحصیلدار	
	مروت ضلع بنون۔	عہ
۱۰۷۰	مولوی مقبول عالم صاحب بی۔اے	
	ایل۔ایل۔بی۔وکیل بنارس	عہ
۱۰۷۱	حکیم مولوی مہدی حسن صاحب	عہ
۱۰۷۲	قاضی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس [illegible]	عہ
۱۰۷۳	منشی محمد رضا خان صاحب [illegible]	
	چندوسی۔	عہ
۱۰۷۴	محمد یعقوب خان صاحب [illegible]	
	ہوٹل اسٹیشن پھلور	عہ
۱۰۷۵	منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب ڈپٹی	
	انسپکٹر پھلور	عہ
۱۰۷۶	میان محمد بخش صاحب تالیہ پھلور	عہ
۱۰۷۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب سب رجسٹرار	
	پھلور۔	عہ
۱۰۷۸	منشی محمد جان صاحب سارجنٹ	
	پولیس پھلور۔	عہ

Marfat.com

۱۰۷۹	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع مسجد پھلور۔	عا ر
۱۰۸۰	منشی محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول پھلور	عا ر
۱۰۸۱	بابو محمد علی صاحب اسسٹنٹ گڈس کلارک اسٹیشن پھلور	عا ر
۱۰۸۲	چودھری محمد بخش صاحب پھلوری ڈپٹی انسپکٹر تھانہ راہون	عا ر
۱۰۸۳	منشی محمد اعظم صاحب پٹواری حلقہ میانی تحصیل پھلور۔	عا ر
۱۰۸۴	حافظ محمد اسحاق صاحب خلف چودھری قطب الدین صاحب ذیلدار پھلور۔	عا ر
۱۰۸۵	مولوی محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ انجنیر پورٹ ٹرسٹ عدن۔	عا ر
۱۰۸۶	حاجی محمد جیو صاحب سوداگر امرتسر	عا ر
۱۰۸۷	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملازم ریلے برادرس امرتسر۔	عا ر
۱۰۸۸	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر لوٹ امرت سر۔	عا ر
۱۰۸۹	میان مولا بخش صاحب صابونیا امرت سر	عا ر
۱۰۹۰	حکیم مرید احمد صاحب امرت سر	عا ر

۱۰۹۱	شیخ محمد حسین صاحب سوداگر امرتسر	عا ر
۱۰۹۲	میان محمد عمر صاحب حکیم و سوداگر "	عا ر
۱۰۹۳	میان محمد سلطان صاحب سوداگر "	عا ر
۱۰۹۴	سیٹھ محمد رمضان صاحب تاجر چرم "	عا ر
۱۰۹۵	بابو مولا بخش صاحب سب اورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر	عا ر
۱۰۹۶	حافظ محمد بخش صاحب تاجر چرم "	عا ر
۱۰۹۷	ماسٹر مولا بخش صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر	عا ر
۱۰۹۸	منشی مہرالدین صاحب ملازم حاجی غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر	عا ر
۱۰۹۹	سید میر حسن شاہ صاحب اندرانی امرت سر۔	عا ر
۱۱۰۰	ملا محمد رمضان صاحب ملازم ملی برادرس امرت سر	عا ر
۱۱۰۱	منشی محمد بخش صاحب برادر شیخ الٰہ بخش صاحب امرتسر سوداگر	عا ر
۱۱۰۲	منشی محمود خان صاحب معرفت شیخ محمد شاہ صاحب وکیل امرتسر	عا ر
۱۱۰۳	شیخ محمد صادق صاحب خلف شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر	عا ر
۱۱۰۴	مولوی محمد اعظم صاحب مختار عدالت "	عا ر

Marfat.com

۱۱۰۵	منشی محنت بابا صاحب سوداگر پشمینہ	
	امرت سر۔	عہ/
۱۱۰۶	میاں مولا بخش صاحب تاجر چرم امرتسر	عہ/
	معرفت حاجی غلام حسین خدا بخش و	
	شمس الدین صاحبان	عہ/
۱۱۰۷	سیٹھ مدار صاحب " "	عہ/
۱۱۰۸	شیخ مہر بخش صاحب " "	عہ/
۱۱۰۹	شیخ محمد شاہ صاحب وکیل چیف کورٹ	
	امرت سر۔	عہ/
۱۱۱۰	بابو میراں بخش صاحب مختار عدالت	
	امرت سر۔	عہ/
۱۱۱۱	میاں محمد عبد اللہ صاحب خلف	
	صالح محمد صاحب امرت سر	عہ/
۱۱۱۲	شیخ میاں محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عہ/
۱۱۱۳	میاں محمد ملک صاحب سوداگر پشمینہ	عہ/
۱۱۱۴	میاں مولا بخش صاحب کارچوب	عہ/
۱۱۱۵	میاں محمد الدین صاحب معرفت حاجی	
	غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر	عہ/
۱۱۱۶	حافظ محمد یوسف صاحب سکرٹری	
	انجمن حامی نومسلمان امرت سر۔	عہ/
۱۱۱۷	میاں محمد رمضان صاحب سوداگر	
	لگلوائی امرت سر	عہ/
۱۱۱۸	محمد بخش صاحب معرفت غلام رسول و	

	صدر الدین صاحبان امرت سر	عہ/
۱۱۱۹	میاں محمد بخش صاحب نور پوری "	عہ/
۱۱۲۰	حافظ محمد وزیر صاحب "	عہ/
۱۱۲۱	مرزا محمد حسین صاحب گورگانی "	عہ/
۱۱۲۲	محمد رمضان صاحب بٹ رفوگر "	عہ/
۱۱۲۳	منشی مصباح الحق صاحب بی۔اے "	عہ/
۱۱۲۴	شیخ محمد عمر صاحب بی۔اے بیرسٹر "	عہ/
۱۱۲۵	حافظ محمد یٰسین صاحب خزانچی	
	چنگی خانہ امرت سر	عہ/
۱۱۲۶	حکیم محمد بخش صاحب امرت سر	عہ/
۱۱۲۷	منشی مولا بخش صاحب ڈویزنل	
	کورٹ امرت سر	عہ/
۱۱۲۸	مولوی محمد زمان صاحب امرت سر	عہ/
۱۱۲۹	منشی محمد عمر خان صاحب۔ایل ایل	
	بی۔وکیل امرت سر۔	عہ/
۱۱۳۰	حکیم مظہر الدین احمد صاحب عرف	
	موج دریا۔ امرت سر	عہ/
۱۱۳۱	منشی مصباح الحق صاحب خلف	
	حافظ محمد یوسف صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ	
	کمشنر امرت سر	عہ/
۱۱۳۲	بابو محکم الدین صاحب مختار عدالت	
	امرت سر۔	عہ/
۱۱۳۳	مولوی محمد حسن صاحب اول مدرس فارسی	

Marfat.com

	بورڈ اسکول امرت سر۔	عہ
١١٣٤	حافظ محمد ابراہیم صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار باری دواب امرت سر	عہ
١١٣٥	سید محمد شاہ عبداللہ سوداگران پشمینہ امرت سر۔	عہ
١١٣٦	حافظ محمد یونس صاحب محافظ دفتر صدر امرت سر۔	عہ
١١٣٧	محمد بخش صاحب ٹھیکہ دار پشاوری امرت سر۔	عہ
١١٣٨	میاں محمد الدین صاحب ہیڈ دارغہ صفائی امرت سر	عہ
١١٣٩	بابو محمد الیاس خان صاحب کلرک ملٹری ہاسپٹل امرت سر۔	عہ
١١٤٠	ڈاکٹر محمد خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ڈھاب بستی رام امرت سر	عہ
١١٤١	بابو محمد الدین صاحب ریڈر عدالت ڈسٹرکٹ جج امرت سر۔	عہ
١١٤٢	بابو ممتاز خان صاحب ٹھیکہ دار امرت سر۔	عہ
١١٤٣	بابو مولا بخش صاحب کلرک پوسٹ آفس ٹون ہال امرت سر۔	عہ
١١٤٤	منشی محمود الحسن صاحب ضلعدار نہر ڈویژن دوم امرت سر	عہ
١١٤٥	منشی محمد اسمعیل خان صاحب مسلخوان منصفی امرت سر	عہ
١١٤٦	حاجی محمد وزیر خان صاحب رئیس و تاجر اسپان لاہور	عہ
١١٤٧	میاں محمد بخش صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	عہ
١١٤٨	شیخ محمد نقی صاحب رئیس میونسپل کمشنر لاہور	عہ
١١٤٩	منشی محمد حسن صاحب پنشنر لاہور	عہ
١١٥٠	منشی مشتاق احمد صاحب ″	عہ
١١٥١	مولوی محمد اسمعیل صاحب مدرس مدرسہ رحیمیہ لاہور	عہ
١١٥٢	شیخ محمد حسین صاحب قریشی مالک وکٹوریہ پریس لاہور	عہ
١١٥٣	منشی محمد اسحاق صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور	عہ
١١٥٤	ماسٹر مولا بخش صاحب بی۔اے لاہور۔	عہ
١١٥٥	منشی محمد حسین صاحب۔بی۔اے سکینڈ ماسٹر اسکول قصور۔	عہ
١١٥٦	حاجی محمد فرید صاحب کارخانہ دار ″	عہ
١١٥٧	محمد عظیم خان صاحب آنریری مجسٹریٹ قصور۔	عہ

Marfat.com

نمبر	نام	رقم
۱۱۵۸	ڈاکٹر محمد الدین صاحب قصور	ع/
۱۱۵۹	بابو مولا بخش صاحب کلرک ریلی برادرس ایجنسی قصور۔	ع/
۱۱۶۰	مولوی محمد الدین صاحب مدرس ایم۔بی۔اسکول قصور	ع/
۱۱۶۱	حکیم حافظ محمد محی الدین صاحب قصور	ع/
۱۱۶۲	شیخ محمد بابر صاحب پسر شیخ سراج الدین صاحب منصف قصور۔	ع/
۱۱۶۳	شیخ محمد اکبر صاحب " "	ع/
۱۱۶۴	مرزا مبارک بیگ صاحب آنریری مجسٹریٹ قصبہ پٹی تحصیل قصور	ع/
۱۱۶۵	بابو میران بخش صاحب سب انجنیر قصور۔	ع/
۱۱۶۶	مولوی میران بخش صاحب پلیڈر رئیس باغبان پورہ	ع/
۱۱۶۷	مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول باغبان پورہ	ع/
۱۱۶۸	شیخ محمد اقبال صاحب اقبال ایم اے اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔	ع/
۱۱۶۹	مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور۔	ع/
۱۱۷۰	حاجی محمد دین صاحب امرت سر	ع/
۱۱۷۱	بابو محبوب عالم صاحب تحصیلدار راولپنڈی	ع/
۱۱۷۲	سید مہدی شاہ صاحب رئیس موضع مرزا ضلع راولپنڈی	ع/
۱۱۷۳	چودہری محمد وارث خان صاحب مینوسپل کمشنر راولپنڈی	ع/
۱۱۷۴	میاں محمد شفیع صاحب سوداگر ملاحی ٹولہ ضلع راولپنڈی	ع/
۱۱۷۵	ملک محمد امین صاحب رئیس اعظم شمس آباد	ع/
۱۱۷۶	محمد نواب خان صاحب رئیس موضع ساہان ضلع راولپنڈی	ع/
۱۱۷۷	سردار ظفر خان صاحب رئیس موضع واہ ضلع راولپنڈی	ع/
۱۱۷۸	مولوی محبوب عالم صاحب مینوسپل کمشنر گجرانولہ	ع/
۱۱۷۹	میاں محمد رمضان صاحب [illegible] فروش گجرانولہ۔	ع/
۱۱۸۰	منشی محمد شعبان صاحب شملہ	ع/
۱۱۸۱	ڈاکٹر [illegible] خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ جگدرو	ع/
۱۱۸۲	ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی	
۱۱۸۳	شیخ میران بخش صاحب اتالیق	
۱۱۸۴	میاں محمد حبیب صاحب پٹیالہ	

Marfat.com

۱۱۸۵	میاں محمد انوار الحق صاحب پٹیالہ	عمر
۱۱۸۶	میاں محمد حیات خان صاحب "	عمر
۱۱۸۷	مولوی محمد حسین صاحب مسلمون گرداسپور۔	عمر
۱۱۸۸	مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گرداسپور	عمر
۱۱۸۹	منشی محمد صادق صاحب نقشہ نویس پٹیالہ۔	عمر
۱۱۹۰	سید مملوک علی صاحب مملوک دہلوی جالندھر	عمر
۱۱۹۱	سید مہتاب علی شاہ صاحب جالندھر	عمر
۱۱۹۲	شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر جالندھر۔	عمر
۱۱۹۳	منشی میران بخش صاحب سررشتہ دار عدالت جالندھر۔	عمر
۱۱۹۴	مولوی محمد بخش صاحب وکیل جالندھر	عمر
۱۱۹۵	قاضی محمد یعقوب صاحب ناظم ریاست رئیس کرنال۔	عمر
۱۱۹۶	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کرنال	عمر
۱۱۹۷	محمد یوسف صاحب کرنال	عمر
۱۱۹۸	قاضی محمد یامین صاحب کرنال	عمر
۱۱۹۹	قاضی سید محبوب عالم صاحب مینوسپل کمشنر جالندھر	عمر

۱۲۰۰	قاضی محمد معین صاحب کرنال	عمر
۱۲۰۱	حاجی محمد ابراہیم خان و نذر محمد خان صاحبان ٹھیکہ دار چھاونی جالندھر	عمر
۱۲۰۲	حکیم محمد حسن صاحب رئیس قصبہ میوہار	عمر
۱۲۰۳	قاضی محمد اسمٰعیل صاحب مینوسپل کمشنر "	عمر
۱۲۰۴	منشی مشتاق نظر صاحب سارجنٹ پولیس ترنتارن	عمر
۱۲۰۵	محمد مسیح صاحب سیالکوٹ	عمر
۱۲۰۶	ڈاکٹر محمد فاضل صاحب سیالکوٹ	عمر
۱۲۰۷	نواب محمود علی خان صاحب بی اے۔ وکیل الہ آباد۔	عمر
۱۲۰۸	مولوی محمد شریف صاحب ساروگی ضلع گجرات	عمر
۱۲۰۹	قاضی محمد عمر صاحب رئیس بھاگلپور	عمر
۱۲۱۰	سید محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ۔	عمر
۱۲۱۱	ماسٹر محمد امین صاحب گجرات	عمر
۱۲۱۲	شیخ مولا بخش صاحب کارخانہ دار کارچوب لاہور۔	عمر
۱۲۱۳	حافظ محمد مقبول صاحب سوداگر لدھیانہ۔	عمر
۱۲۱۴	حافظ محمد عظیم صاحب سوداگر لدھیانہ	عمر
۱۲۱۵	میاں محمد امین صاحب کلاہ فروش پشاور	عمر

Marfat.com

۱۲۱۶	سید محمد عمر خان صاحب جاگیر دار پشاور	عا ر
۱۲۱۷	محمد ذکریا صاحب طالب العلم اسلامیہ اسکول پشاور۔	عا ر
۱۲۱۸	منشی محمد عاشق صاحب جوڈیشل قانون گو ضلع پشاور۔	عا ر
۱۲۱۹	سید میر اکبر شاہ صاحب پشاور	عا ر
۱۲۲۰	شیخ محمد صاحب وکیل گرداسپور	عا ر
۱۲۲۱	محمد عظیم صاحب باکی ساز پشاور	عا ر
۱۲۲۲	مرزا محمد زرین صاحب اپیل نویس پشاور۔	عا ر
۱۲۲۳	سید محمد صادق صاحب کلاہ فروش پشاور۔	عا ر
۱۲۲۴	میاں محمد بخش صاحب سوداگر پشاور	عا ر
۱۲۲۵	قاضی محمد اسلم خان صاحب سی ایم جی - ڈویژنل جج جہلم	عا ر
۱۲۲۶	بابو محمد اسمعیل صاحب کلرک جہلم	عا ر
۱۲۲۷	سید مقبول شاہ صاحب کلاہ فروش پشاور۔	عا ر
۱۲۲۸	میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا رئیس باغبانپورہ۔	عا ر
۱۲۲۹	منشی محمد بخش صاحب شرف محکمہ ڈویژنل کورٹ ہوشیار پور۔	عا ر
۱۲۳۰	منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج	
	ہوشیار پور۔	عا ر
۱۲۳۱	میاں محمد عمر صاحب معرفت میر امیر شاہ صاحب شملہ	عا ر
۱۲۳۲	مستری میراں بخش صاحب وزیر آباد	عا ر
۱۲۳۳	مولوی محمد خلیل صاحب ایم اے کلکتہ۔	عا ر
۱۲۳۴	مجید احمد صاحب مجددی مصاحب رئیس بھیکن پور۔	عا ر
۱۲۳۵	محمد اسمعیل خان صاحب پٹواری پرگنہ پانی پت۔	عا ر
۱۲۳۶	قاری محمد ابراہیم صاحب دہلی	عا ر
۱۲۳۷	خواجہ مختار شاہ صاحب رئیس لدھیانہ	
۱۲۳۸	محمد یسین صاحب ملازم جالندھر	عا ر
۱۲۳۹	منشی شیخ محمد بخش صاحب [illegible] ہوشیار پور	عا ر
۱۲۴۰	حاجی محمد نکہت حسین صاحب [illegible] ضلع مونگیر۔	عا ر
۱۲۴۱	منشی محمد اسحاق صاحب مختار مونگیر	عا ر
۱۲۴۲	میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار اکوڑہ	عا ر
۱۲۴۳	میاں محمد زمان خان صاحب رئیس اکوڑہ	عا ر
۱۲۴۴	بابو عثمان صاحب [illegible] یوسف [illegible]	

Marfat.com

۱۲۴۵	حافظ محمد نقی صاحب سوداگر علیگڑھ	عا ر
۱۲۴۶	حافظ محمد یحیی صاحب ″	عا ر
۱۲۴۷	حافظ منظور احمد صاحب مالک نیو پریس سہارن پور۔	عا ر
۱۲۴۸	منشی محمد جان صاحب شیخ سوداگر عظیم آباد پٹنہ۔	عا ر
۱۲۴۹	منشی محمد سعید صاحب سب پوسٹ ماسٹر مرغہ۔	عا ر
۱۲۵۰	مولوی محمد محسن صاحب تبسامی وکیل گورکھپور	عا ر
۱۲۵۱	مستری میران بخش صاحب اُڑمڑ	عا ر
۱۲۵۲	شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم شیخوپور	عا ر
۱۲۵۳	منشی محمد اسمعیل صاحب سارجنٹ پولیس کرنال	عا ر
۱۲۵۴	منشی محمد عباس صاحب نیز اسسٹنٹ منٹگمری۔	عا ر
۱۲۵۵	محمد مہر الدین صاحب ٹھیکہ دار میاں افرند ضلع امرت سر	عا ر
۱۲۵۶	محمد سعید خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عا ر
۱۲۵۷	منشی مولا بخش صاحب ہیڈ ڈویژنل کورٹ ہوشیارپور۔	عا ر
۱۲۵۸	شیخ ملک یار صاحب پنشنر انسپکٹر جالندھر۔	عا ر
۱۲۵۹	منشی منظور الحق صاحب چک نمبر ۱۱۰ ضلع جھنگ۔	عا ر
۱۲۶۰	میاں محمد شریف صاحب ترنتارن	عا ر
۱۲۶۱	حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل جج شاہجہان پور۔	عا ر
۱۲۶۲	منشی محمد یعقوب صاحب رئیس خلف حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہانپور	عا ر
۱۲۶۳	میاں محمد بخش صاحب اول پشاور	عا ر
۱۲۶۴	میاں محمد بخش صاحب دوم ″	عا ر
۱۲۶۵	میاں محمد جان صاحب ″	عا ر
۱۲۶۶	منشی مہر الٰہی صاحب رئیس روپڑ	عا ر
۱۲۶۷	شیخ محمد یعقوب صاحب امرت سر	عا ر
۱۲۶۸	محمد نصیر خان صاحب تحصیلدار بلیگ ڈیوٹی اجنالہ۔	عا ر
۱۲۶۹	سید مردان علی شاہ صاحب رئیس ضلع ہزارہ	عا ر
۱۲۷۰	شیخ میران بخش صاحب کلاک مرچنٹ ہوشیارپور۔	عا ر
۱۲۷۱	شیخ مظفر عمر صاحب لدھیانہ	عا ر
۱۲۷۲	سید محمد صادق علی صاحب دیپال ضلع امرت سر۔	عا ر
۱۲۷۳	میاں محمد نواز خان صاحب ٹکٹ کلکٹر اسٹیشن چھاؤنی جالندھر۔	عا ر

Marfat.com

۱۲۷۴	حافظ محمد حسن صاحب خیاط سیالکوٹ	عہ ر
۱۲۷۵	خواجہ مقبول شاہ صاحب بی۔اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر میانی والی۔	عہ ر
۱۲۷۶	میمن محمد گنگہ صاحب پٹیل بھاؤنگر	عہ ر
۱۲۷۷	منشی مقبول الزمان صاحب وکیل درجۂ اول گوالیار	عہ ر
۱۲۷۸	منشی محمد علی صاحب سررشتہ دار دربار گوالیار	عہ ر
۱۲۷۹	حاجی محمد یوسف خان صاحب رئیس بڈہانسی ضلع علیگڑھ	عہ ر
۱۲۸۰	منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپوڑ محلہ قطب؟ ریاست ناگود	عہ ر
۱۲۸۱	منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس چندہ وصیت بابت سالگذشتہ وحال	للعہ
۱۲۸۲	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس پانی پت	عہ ر
۱۲۸۳	محمد ابراہیم خان صاحب پانی پت بابت سالگذشتہ۔	عہ ر
۱۲۸۴	حافظ محبوب الٰہی صاحب ہیڈ کلرک میڈیکل ڈیپارٹمنٹ بہاولپور	عہ ر
۱۲۸۵	مولوی محمد اکرم صاحب صدر عدالت بہاولپور۔	عہ ر
۱۲۸۶	سردار محمد امین خان صاحب رسالدار بہاولپور۔	عہ ر

۱۲۸۷	منشی محمد زکریا صاحب رحمت آلیپی ملک ملابار	عہ ر
۱۲۸۸	محمد عمر بن حاجی ہاشم مرحوم تاجر	عہ ر
۱۲۸۹	محمد یونس بن حاجی ہاشم مرحوم ”	عہ ر
۱۲۹۰	ڈاکٹر محمد خان صاحب پٹیالہ	عہ ر
۱۲۹۱	مولوی محمد احسن صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹیالہ	عہ ر
۱۲۹۲	بابو محمد اسمٰعیل خان صاحب سب اورسیر محکمہ نہر۔ نابھ	عہ ر
۱۲۹۳	شیخ محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر جھنگ۔	عہ ر
۱۲۹۴	میاں مبارک علی صاحب ذیلدار جھنگ۔	عہ ر
	ن	
۱۲۹۵	نواب ناصر احمد خان صاحب ذیلدار ورئیس پانی پت	صہ ر
۱۲۹۶	میر نذر الباقر صاحب کمسریٹ ایجنٹ صدر نوشہرہ	صہ ر
۱۲۹۷	نواب خان صاحب رسالدار نمبرہ رسالہ شتران صدر نوشہرہ	سے ر
۱۲۹۸	چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ	سے ر
۱۲۹۹	مہر نبی بخش صاحب گرداسپور	عہ ر

Marfat.com

۱۳۰۳	سید محمد نیاز علی صاحب اہل کانگڑہ امرتسر	عہ/
۱۳۰۴	سید محمد نجم الدین صاحب رئیس ضلع مظفر نگر	عہ/
۱۳۰۵	منشی محمد نظام الدین صاحب فنانشل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور	عہ/
۱۳۰۶	محمد نصر اللہ صاحب پٹواری حلقہ بوند والہ پھلور	عہ/
۱۳۰۷	حافظ تدیر حسن صاحب فرخ آباد	عہ/
۱۳۰۸	میاں نیاز محمد صاحب ٹھیکہ دار ریلوے بھٹنڈہ	عہ/
۱۳۰۹	مولوی نبی بخش صاحب مدرس اول فارسی اسکول پھلور	عہ/
۱۳۱۰	میاں نور احمد صاحب ٹھیکہ دار پھلور	عہ/
۱۳۱۱	میر نذر علی صاحب ہیڈ محرر چونگی امرتسر	عہ/
۱۳۱۲	بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ امرتسر	عہ/
۱۳۱۳	شیخ نور احمد صاحب امین معین الندوہ امرتسر	عہ/
۱۳۱۴	میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	عہ/
۱۳۱۵	میاں نبی بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر	عہ/
۱۳۱۶	میر نعمت اللہ صاحب خلف میر محمود صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عہ/
۱۳۱۷	نادر شاہ صاحب امرتسر	عہ/
۱۳۱۸	حکیم نظام الدین صاحب امرتسر	عہ/
۱۳۱۹	میاں نور الدین صاحب ولد رحیم بخش صاحب امرتسر	عہ/
۱۳۲۰	میاں نبی بخش صاحب گھڑی ساز امرتسر۔	عہ/
۱۳۲۱	حکیم نیاز علی خان صاحب تاجر کتب امرتسر۔	عہ/
۱۳۲۲	میاں نبی بخش صاحب پہلوان امرتسر	عہ/
۱۳۲۳	میاں نظام الدین صاحب ہوٹل والہ امرتسر۔	عہ/
۱۳۲۴	چودھری نبی بخش صاحب ذیلدار ترنتارن۔	عہ/
۱۳۲۵	ڈاکٹر نواب شاہ صاحب سینیر اسسٹنٹ سرجن ترنتارن	عہ/
۱۳۲۶	خان نجم الدین صاحب ٹھیکہ دار لاہور۔	عہ/
۱۳۲۷	سید نادر شاہ صاحب لاہور	عہ/
۱۳۲۸	میاں نظام الدین صاحب دسٹرکٹ جج لاہور۔	عہ/
۱۳۲۹	مولوی نذیر حسین صاحب میونسپل	

Marfat.com

کمشنر و امام مسجد گجرانولہ عار

١٣٣٠ شیخ نورالدین صاحب مدرس گجرانولہ عار

١٣٣١ شیخ نبی بخش صاحب تاجر جرم ″ عار

١٣٣٢ بابو نورالدین صاحب شملہ عار

١٣٣٣ ملک نواب خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔ عار

١٣٣٤ نبی جنگ خان صاحب رسالدار نمبر ٢ ترپ اول بنگال نوشہرہ عار

١٣٣٥ چودہری نور حسین صاحب رئیس نوشہرہ عار

١٣٣٦ شیخ نبی بخش صاحب وکیل گرداسپور عار

١٣٣٧ میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات عار

١٣٣٨ سید نذیر اللہ شاہ صاحب چشتی جالندھر عار

١٣٣٩ منشی نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک عدالت ضلع جالندھر عار

١٣٤٠ مولوی نیاز علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر۔ عار

١٣٤١ حکیم نور احمد صاحب جالندھر عار

١٣٤٢ منشی نیاز احمد صاحب مدرس بورڈ اسکول نور محل عار

١٣٤٣ منشی نیاز محمد خان صاحب بی-اے وکیل ورئیس ضلع جالندھر۔ عار

١٣٤٤ شیخ نعمت علی صاحب معرفت شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیارپور عار

١٣٤٥ منشی نظر محمد خان صاحب کورٹ انسپکٹر کرنال۔ عار

١٣٤٦ منشی نامدار خان صاحب سارجنٹ کرنال۔ عار

١٣٤٧ قاضی نسیم الدین صاحب مسلخوان منصفی کرنال۔ عار

١٣٤٨ مولوی نور احمد صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ لکھوکے ضلع فیروزپور عار

١٣٤٩ مولوی نادر شاہ خان صاحب رئیس امروہہ۔ عار

١٣٥٠ منشی نہال احمد صاحب علوی حمیدی رئیس کڑا عار

١٣٥١ مولوی نثار احمد صاحب معرفت خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ عار

١٣٥٢ منشی نیاز محمد خان صاحب بی-اے وکیل سہارنپور عار

١٣٥٣ منشی ناظم علی صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر نگینہ۔ عار

و

١٣٥٤ شاہزادہ والا گوہر صاحب ڈسٹرکٹ جج جھنگ۔ عہ

Marfat.com

۱۳۵۲	سید ولی شاہ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جھنگ	صہ
۱۳۵۳	کرنیل واحد بخش خان صاحب کمانڈنٹ کیمل پور بہاولپور	للعہ
۱۳۵۴	منشی وزیر بخش صاحب رئیس شہر گجرات ۔	عہ
۱۳۵۵	مولوی وہاب الدین صاحب اول مدرس فارسی اسکول قصور ۔	عہ
۱۳۵۶	میاں وزیر محمد صاحب رفوگر امرتسر	عہ
۱۳۵۷	میر ولی اللہ صاحب برادر میر علیہ سعد صاحب امرتسر ۔	عہ
۱۳۵۸	میاں ولی جیو صاحب رنگریز امرتسر	عہ
۱۳۵۹	حاجی وزیر محمد صاحب خیاط "	عہ
۱۳۶۰	منشی وزیر علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر ریلوے پولیس امرتسر	عہ
۱۳۶۱	حافظ محمد ولایت علی صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس امرتسر ۔	عہ
۱۳۶۲	سید ولایت شاہ صاحب متعلق محکمہ سشن جج پشاور ۔	عہ
۱۳۶۳	میاں ولی محمد خان صاحب رئیس ضلع پشاور ۔	عہ
۱۳۶۴	قاضی وارث علی صاحب رئیس وزیرآباد	عہ
۱۳۶۵	میاں ولی محمد صاحب صوفی آہنگر جالندھر ۔	عہ
۱۳۶۶	مولوی ولی محمد صاحب گھڑی ساز لدھیانہ	عہ
۱۳۶۷	مولوی ولی محمد صاحب اسٹیشن خانپور	عہ
۱۳۶۸	منشی حیدر حسن صاحب رئیس آسیون	عہ
۱۳۶۹	سید ولی احمد صاحب رئیس کنڈہ ضلع ڈیگمیر	عہ
۱۳۷۰	منشی حمید الدین احمد صاحب رئیس سہسرام	عہ
۱۳۷۱	میر وزیر علی صاحب میر منشی ریاست نابھہ	عہ
۱۳۷۲	شیخ محمد وزیر الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار پٹیالہ	عہ
	ہ	
۱۳۷۳	میاں ہیرا صاحب سوداگر چرم کھیلور	عہ
۱۳۷۴	خانصاحب ہدایت اللہ خانصاحب قصور	عہ
۱۳۷۵	قاضی ہدایت اللہ صاحب رئیس ہریانہ	عہ
۱۳۷۶	ڈاکٹر میر ہدایت اللہ صاحب سرجن جہلم	عہ
۱۳۷۷	ڈاکٹر ہاشم علی صاحب اسسٹنٹ سرجن [illegible]	عہ
۱۳۷۸	شیخ ہدایت اللہ صاحب جنت فروش علیگڑھ	عہ
	ی	
۱۳۷۹	میر یوسف علی صاحب وکیل کرنال	صہ
۱۳۸۰	بابو یعقوب خانصاحب وکیل گورداسپور	عہ
۱۳۸۱	خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر ۔	عہ
۱۳۸۲	حکیم یار محمد صاحب امرتسر	عہ
۱۳۸۳	سردار یار محمد خان صاحب رئیس شہر گجرات	عہ

Marfat.com

فہرست عطیات بابت سال نہم سنہ ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ ہجری قدسی

نام و لقب	مقدار عطیہ
ہز ہائنیس نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور دام ملکہ۔	ساصہ ر
مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس کلکتہ	السہ
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر و ناظم معین الندوہ۔	سا ر
چندۂ متفرق در جلسۂ امرتسر معرفت مسٹر غلام حسین عارف صاحب۔	۱۸ر صہ ۶/۲ پائی
میاں حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس اعظم پشاور۔	ما ر
میاں امیر بخش صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	ما ر
شیخ محمد علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	ما ر
کرانی نواب محمد علی خان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور۔	ما
چندۂ متفرق در جلسہ معرفت خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	سہ ر ۹/ پائی
چندۂ متفرق بموقع وعظ مولوی سراج الحق صاحب در مسجد شیخ خیرالدین مرحوم امرتسر	مصہ ر ۷/ پائی
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ و رئیس امرتسر۔	صہ ر
مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب میاں حاجی	

نام و لقب	مقدار عطیہ
میر احمد صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	ظہ ر
حاجی محمد سعید صاحب سوداگر شاہجہانپور	صہ ر
مرزا ظفر اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور	صہ ر
مولوی رفیع الدین صاحب وکیل علی گڈھ	صہ ر
مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علی گڈھ	صہ ر
میاں حاجی پیر محمد صاحب سوداگر ابریشم پشاور	صہ ر
خان بہادر شیخ خدابخش صاحب سٹی ایکسٹرا جج گورداسپور رئیس امرتسر بعوض ٹی پارٹی	صہ ر
خان بہادر محمد درجہ بتائید علم دین۔	صہ ر
شیخ عبدالواحد صاحب و شیخ عبدالرزاق صاحب پسران خان بہادر شیخ خدابخش صاحب رئیس امرتسر	للعہ ر
شیخ محمد سلطان صاحب پیرواز رلیڈی ورکس سروس قلانہ خرد بمبئی معرفت ایڈیٹر صاحب وکیل امرتسر	سہ ر
میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	دعہ
حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	دیعہ
منشی محمد علی صاحب سٹی ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور	دعہ
مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	متعہ
مولوی حکیم شیخ احمد جینکر مرحوم رئیس بمبئی	عہ
شیخ عزیز الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	عہ

Marfat.com

نام و لقب	مقدار عطیہ
میان غلام نبی صاحب رئیس امرتسر	عـہ/
منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس سنٹرل ورکشوپ محکمہ نہر امرتسر۔	عـہ/
مولوی غلام جیلانی صاحب منصف بٹالہ	عـہ/
شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبزرور لاہور۔	عـہ/
وزیرزادہ سردار یار محمد خانصاحب رئیس شہر گجرات	مـعـہ/
ملازمان گلکاری کارخانہ میاں حاجی شیخ کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس پشاور اجرت یکروزہ مجموعی	صـعـہ/
مولوی حاجی محمد بخش صاحب پراچہ رئیس ملاحی ٹولہ ضلع راولپنڈی۔	صـعـہ/
خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل	صـعـہ/
لکھنؤ قیمت دوانی نیلام شدہ۔	ایک ساورن
منشی محمد حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار جنگی امرتسر	،، صـعـہ/
شیخ علی محمد صاحب خلف شیخ بڈھا صاحب مرحوم تاجر چرم امرتسر۔	صـعـہ/
نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس لاہور	صـعـہ/
چندہ متفرق آمدہ از بہاولپور جس کی تفصیل معلوم نہین ہوسکی۔	لـعـہ ۱۰/
ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ	لـعـہ ۲/
زیلا یسمانی لینڈ افریقہ قیمت ٹکٹ ریل در کنت جو عطیہ کوٹ کی جیب مین تھے بقیمت ایس لیے۔	ریلوی ٹکٹ ۲/ ہر ایک قیمت

نام و لقب	مقدار عطیہ
بابو صفدر جنگ صاحب انسپکٹر پولیس امرتسر	لـعـہ/
مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	عـہ/
میان ولی محمد صاحب رئیس چارسدہ ضلع پشاور	عـہ/
میان غلام رسول صاحب نورپوری منتظم مترجم ڈویژنل کورٹ مقیم امرتسر۔	عـہ/
حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار علیگڈھ	عـہ/
شیخ محمد نقی صاحب رئیس و میونسپل کمشنر لاہور	عـہ/
پنڈت برہماپوری صاحب اورسیر چھاونی	سے/
میان میر۔ از ربیع الاول سنہ ۲۲ھ لغایت آخر رمضان سنہ ۲۲ھ بابت (۷) ماہ بدفعات۔	
میان کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر لاہور	سے/
حکیم یار محمد صاحب امرتسر	سے/
میان محمد عمر صاحب رئیس شملہ۔	عـہ ۱۴/
ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی عطیہ کوٹ کے جیب مین تھے نقد۔	عـہ ۲/
مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور۔	مـہ/
شیخ عمر بخش صاحب پلیڈر ہوشیارپور	مـہ/
میان محمد ملک صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	سے/
حافظ عبداللہ صاحب علی گڈھ	صـہ/
خانصاحب ڈاکٹر فضل احمد خانصاحب وزیرآباد	صـہ/
منشی شیخ رحمت علی صاحب قانونگو ضلع امرتسر	عـہ/

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میاں حبیب اللہ صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر امرتسر	صہ ر	شیخ عبدالسبحان صاحب معرفت خان بہادر	صہ ر
فیروز الدین احمد ابن مولوی غلام مصطفیٰ صاحب	صہ ر	شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر۔	
ایم۔او۔ایل۔ بتقریب نیاز۔ از امرتسر۔		نامعلوم الاسم پانچ اصحاب از امرتسر	صہ ر
میاں بڈھے شاہ صاحب امرتسر۔	صہ ر	فی کس عمہ۔	
مرزا فقیر محمد خانصاحب بیستانی رئیس پشاور	صہ ر	شیخ الٰہی بخش صاحب وکیل جھنگ۔	صہ ر
مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور	صہ ر	میاں عبداللہ صاحب قصاب امرتسر۔	صہ ر
میاں کریم بخش صاحب سوداگر چھاؤنی امرتسر	صہ ر	منشی اللہ دتا صاحب جمعدار لاہور۔	للعہ ر
خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ	صہ ر	معلوم الاسم صاحب	للعہ ر
مدار المہام ریاست ٹیکم گڑھ۔		میاں غلام رسول غلام قادر صاحبان	للعہ ر
منشی شیخ فیروز الدین صاحب محرر جوڈیشنل امرتسر	صہ ر	سوداگران پشمینہ امرتسر۔	
مولوی چراغ علی صاحب رئیس حمت پور جالندھر	صہ ر	منشی سید احمد خانصاحب پشاور	سعہ ر
سردار بہادر خانصاحب امرتسر	صہ ر	شیخ عبدالاحد صاحب معرفت خان بہادر	سے ر
سید ولی احمد صاحب رئیس کنڈہ ضلع مونگیر	صہ ر	شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر	
رحمت علی نابالغ پسر خان بہادر فتح الدین صاحب	صہ ر	چودھری سلطان محمود صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور	سے ر
سابق انسپکٹر محکمہ جنگلی راجپوتانہ ساکن امرتسر		منشی طالع مند صاحب پنشنر ساکن کمال پور	سے ر
مولوی بدیع الدین صاحب مسل خوان افسر	صہ ر	ضلع ہوشیارپور۔	
مال کرنال۔		میاں شیر خانصاحب رئیس اٹمڑ۔	سے
ملک غلام محمد صاحب سوداگر امرتسر	صہ ر	میاں فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان	سے
چودھری نبی بخش صاحب رئیس ترنتارن	صہ ر	ملازم کمسریٹ پشاور۔	
مرزا عبدالرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ	صہ ر	قاضی عبدالرحمن صاحب رئیس پشاور	سے ر
انہار وائس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام		حاجی عبدالصمد صاحب رئیس لاہور۔	سے ر
لاہور۔		منشی وزیر بخش صاحب شہر گجرات	سے ر

Marfat.com

منشی لالہ گیان چند صاحب منصف گورداسپور	سے ؍	نامعلوم معرفت منشی محمد بخش صاحب ہوشیارپوری	عہ ؍
خواجہ عبدالقدوس صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	سے ؍	بابو ہری شنکر صاحب موری گنج امرتسر	عہ ؍
میاں غلام محمد صاحب عرف جھنڈا رفوگر امرتسر	سے ؍	مسٹر سندر داس صاحب بیرسٹر ایٹ لا	عہ ؍
متفرق معرفت منشی محمد حسین صاحب مسلخوان گوجرانوالہ	عہ ؍	کرنال ۔	
میاں محمد بخش ملازم رئیس صاحب بھیکن پور	عہ ؍	خواجہ عبدالاحد و منشی علی محمد صاحبان از شملہ	سہ ؍
مولوی نور احمد صاحب سپروری امام مسجد	عہ ؍	سید ابن علی صاحب اڈیٹر نیر اعظم مرادآباد	عہ ؍
شیخ بڈھا صاحب مرحوم امرتسر ۔		قیمت یک پیسہ نیلام شدہ دعا یہ	
قاری عبدالکریم صاحب امام مسجد تقویۃ المسلمین	عہ ؍	نامعلوم الاسم	عہ ؍
امرتسر ۔		منشی میران بخش صاحب امرتسر ۔	عہ ؍
والدہ شیخ عبدالنعیم صاحب سلسلۃ ابتدا	عہ ؍	مولوی سراج احمد صاحب رئیس بہوہ	عہ ؍
امرتسر معرفت خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب		منشی الٰہ بخش صاحب ایل ۔ ایس ۔ آر ۔ ایم	عہ
مستری میران بخش صاحب سکنہ اٹاری	عہ ؍	بنگال ریلوی ہاؤسنگ ڈلیہ ۔	
نامعلوم الاسم صاحب ۔	عہ ؍	الٰہ دین صاحب نقاش امرتسر ۔	عہ ؍
مولوی امام الدین صاحب شہر گجرات	عہ ؍	منشی عزیز الدین صاحب انبالہ ۔	عہ ؍
میاں احمد بخش صاحب خیاط میرٹھ	عہ ؍	حاجی قادر میر صاحب سیالکوٹ ۔	عہ ؍
سید ولایت شاہ صاحب مدرس اسلامیہ	عہ ؍	محمد شریف صاحب طالب علم ہائی اسکول	عہ ؍
اسکول پشاور ۔		کوہاٹ ۔	
عبداللطیف خان صاحب بھیکن پوری ۔	عہ ؍	مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی	عہ ؍
شیخ فضل محمد صاحب رئیس ہوشیارپور ۔	عہ ؍	رئیس بھیکن قیمت یک پیسہ نیلام شدہ	
نام چھپایا گیا ۔	عہ ؍	شیخ رحمت علی صاحب نقشبندی سوداگر	عہ ؍
سید محمد نجم الدین صاحب تحصیلدار ضلع مظفرنگر	عہ ؍	ہوشیارپور ۔	
منشی غلام نبی خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	عہ ؍	میاں کریم بخش صاحب سبزی فروش "	عہ ؍
سنام ریاست پٹیالہ ۔		میاں کریم بخش صاحب شیر فروش "	عہ ؍

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ غلام محمد صاحب دکاندار	عہ/	پیرزادہ حمید اللہ صاحب قنوج	عہ/
چودھری حاکم صاحب ـ	عہ/	مولوی حافظ سید محمد صادق علی صاحب ...	عہ/
چودھری غلام رسول صاحب اسسٹنٹ ...	عہ/	عرب علی بن ابوبکر الیافعی ...	عہ/
منشی عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ پلیڈر نابھہ	عہ/	شیدی جوہر بلال الحبشی	عہ/
میاں جی نادر علی صاحب وکیل ـ	عہ/	مولوی غلام محی الدین صاحب پنجابی	عہ/
میاں گلاب صاحب حجام	عہ/	امام مسجد چوبداران ـ	
مولوی محبوب اللہ صاحب مفتی شہر	عہ/	بابو [illegible] لال صاحب ٹھیکہ دار ...	عہ/
حکیم رمضان علی صاحب ـ	عہ/	[illegible] کمہار	عہ/
شیخ عبدالغنی صاحب جوتا ساز ـ	عہ/	منشی سجاد علی صاحب محرر کمیٹی ـ	عہ/
ڈاکٹر عبداللطیف صاحب اسپیشل اسسٹنٹ نابھہ	عہ/	ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر	عہ/
مولوی [illegible] صاحب ... خانہ	عہ/	میاں فضل الدین صاحب خیاط	عہ/
محمد حسین صاحب ٹھیکیدار تمباکو فروش	عہ/	میاں غلام محمد صاحب ... سوداگر	عہ/
شیخ غلام الدین صاحب وکیل ـ	۶/	[illegible] امرتسر ـ	
نعمت اللہ صاحب چودھری ...	عہ/	شیخ خلیل الرحمن صاحب سوداگر ... امرتسر	عہ/
میاں پیر ... صاحب ... ملتان	عہ/	میاں مولا داد صاحب تاجر ادویات انگریزی	عہ/
خانصاحب عبدالمجید خانصاحب	عہ/	میاں رحیم بخش صاحب گھڑی ساز	عہ/
بابو نظیر حسین صاحب افسر تعمیرات	عہ/	شیخ نور الٰہی صاحب ـ	عہ/
حکیم عبدالکریم صاحب ـ	عہ/	مولوی محمد شفیع صاحب طبیب سیالکوٹ	عہ/
میاں فتح محمد صاحب قصاب	عہ/	بابو لال الدین صاحب	عہ/
منشی صادق علی صاحب قنوج ضلع فرخ آباد	عہ/	فتح محمد صاحب ملازم ڈیوڑھی ... سیالکوٹ	عہ/
حاجی شیخ احمد اللہ صاحب	عہ/	منشی علم الدین صاحب ... ہوشیارپور	[illegible]
منشی مقبول احمد صاحب	عہ/	نور محمد صاحب پٹیالہ	عہ/

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ اله دین صاحب ۔ پٹیالہ	عہ ر
شیخ اللہ بخش صاحب ״	عہ ر
شیخ محمد ملک صاحب ۔ ״	عہ ر
بابو رسکندر خان صاحب ۔ ״	عہ ر
جعفر حسین صاحب ۔ ״	عہ ر
میاں رحیم بخش صاحب ״	عہ ر
میاں ابراہیم صاحب نیچہ بند ״	عہ ر
میاں عبداللہ صاحب نمدگر ״	عہ ر
میاں برکت اللہ صاحب خیاط ״	عہ ر
بھیکے خان صاحب ۔ ״	عہ ر
شیخ ستان علی صاحب ״	عہ ر
منشی تفضل حسین صاحب ״	عہ ر
میاں حسین بخش گاذر ״	عہ ر
میاں حسین بخش صاحب ״	عہ ر
اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار ״	عہ ر
غلام محمد صاحب ساکن تکیہ شوق الہی پٹیالہ	عہ ر
قیام الدین صاحب ۔ پٹیالہ	عہ ر
مولوی انوار احمد صاحب ״	عہ ر
میاں نجیو عبدالمجید صاحب ״	عہ ر
میاں احمد و رحمت اللہ صاحبان پٹیالہ	عہ ر
نور محمد صاحب تاجر چرم ״	عہ ر
میاں حکیم صاحب قصاب ״	عہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
میاں شادی کھٹیک صاحب پٹیالہ	عہ ر
میاں رحیم بخش صاحب میال والا ״	عہ ر
میاں غلام قادر قصاب ۔ ״	عہ ر
منشی غلام طاہر صاحب ۔ ״	عہ ر
غلام قادر خانصاحب بہادر نائب تحصیلدار جھنگ ۔	عہ ر
حاجی دین محمد صاحب شرف ضلع جھنگ	عہ ر
مولوی محمد عبدالرحمن صاحب مسلخوان جھنگ	عہ ر
ملک قطب الدین صاحب پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ ۔	عہ ر
پیر حسین دین صاحب ۔ جھنگ	عہ ر
مہر متعالی صاحب نمبردار چک نمبر ۱۸۱ جھنگ ۔	عہ ر
میاں جمال جیو صاحب فوگر امرتسر	عہ ر
چندہ متفرق از نابھ ۔	۱۰ ر
مولوی محمد اسحق صاحب قنوج ۔	۸ ر
منشی محمد رضا صاحب قنوج ۔	۸ ر
ایک صاحب ساکن بھٹنڈہ از نابھ	۸ ر
مسماۃ جھنڈو صاحبہ صوبہ داری نابھ	۸ ر
میاں رمضان صاحب حجام ״	۸ ر
میاں محمد سعید صاحب نوشہرہ	۸ ر
میاں علی بخش صاحب خیاط جالندھر	۸ ر

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
بابو نور الدین صاحب دفتر نویس -	۸ ر	مرزا جان صاحب پٹیالہ	۴ ر
غلام محمد صاحب عطار سیالکوٹ	۸ ر	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ ر
میاں جھنڈو صاحب شیر فروش ہوشیارپور	۸ ر	میاں محمد صاحب "	۴ ر
شیخ کمال الدین صاحب چاول فروش "	۸ ر	سید محمد صاحب - "	۴ ر
شیخ عبد الحمید صاحب پٹیالہ -	۸ ر	عبد الصمد صاحب "	۴ ر
میاں برکت اللہ چپراسی پٹیالہ -	۸ ر	میاں اسمٰعیل صاحب "	۴ ر
فتح محمد صاحب قصاب پٹیالہ -	۸ ر	امام بخش و نتھو صاحبان قصاب "	۴ ر
خدا بخش صاحب قصاب پٹیالہ -	۶ ر	میاں مولو صاحب "	۴ ر
نامعلوم الاسم در جلسہ امرتسر -	۶ ر	فتح محمد صاحب قصاب "	۴ ر
غدان صاحب خراسیہ - نابھہ	۴ ر	رحمت صاحب قصاب "	۴ ر
نانون صاحب راونت "	۴ ر	عظیم صاحب قصاب "	۴ ر
میاں صاحب معمار "	۴ ر	قادر صاحب قصاب "	۴ ر
بالم صاحب چودھری "	۴ ر	میاں نور محمد صاحب خرادی "	۴ ر
محمد یعقوب صاحب "	۴ ر	ماسٹر ہدایت اللہ صاحب بورڈ اسکول جہلم	۴ ر
عمر صاحب معمار "	۴ ر	بابو برکت محمد صاحب پٹیالہ	۴ ر
اسمٰعیل صاحب بنجارہ "	۴ ر	شیخ نور الدین صاحب "	۴ ر
غلام محمد صاحب مستری معماران "	۴ ر	صوفی محمد سعید صاحب پراچہ نوشہرہ	۴ ر
نذر محمد صاحب معمار "	۴ ر	غلام حیدر و علی محمد صاحب سیالکوٹ	۴ ر
کالو صاحب معمار "	۴ ر	پیر خان صاحب افغان نابھہ	۴ ر
کریم بخش صاحب نوربان "	۴ ر	زن بیوہ در جلسہ امرتسر -	۲ ر
مہتاب دین صاحب شیر فروش ہوشیارپور	۴ ر	میاں حبیب اللہ صاحب جہلم	۲
قاضی عالمگیر صاحب جفت فروش "	۴ ر	میاں محمد دین صاحب کمیدان جہلم	۲ ر

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میاں محمد علی صاحب امام مسجد	۲ر	میاں انگا قصاب پٹیالہ	۲ر
پٹھانان سیالکوٹ۔		میاں اللہ داد صاحب ״	۲ر
حافظ محمد عظیم صاحب۔	۲ر	حافظ غلام مصطفٰے صاحب ״	۲ر
دین محمد صاحب نومسلم۔ نابھ	۲ر	اکمان صاحب کوفت گر نابھ	۱ر
نانک صاحب گولہ والہ ״	۲ر	ماڑا صاحب راجپوت ״	۱ر
مولا بخش صاحب چپراسی ״	۲ر	ننھو خاں صاحب جمعدار نوبت نوازان	۱ر
غلام علی صاحب ״	۲ر	میاں خدا بخش صاحب پٹیالہ	۱ر
پنڈت گانبیا رام صاحب ہوشیارپور	۲ر	نامعلوم در جلسہ امرتسر۔	—ر

فہرست چندہ اعانت ندوۃ العلماء جلسہ نہم سالانہ

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ عبد الرحمن صاحب امرتسر	عہ ر	عبد السبحان صاحب وائین امرتسر	عہ ر
میاں اللہ دتا صاحب سکنہ اضلاع امرتسر	عہ ر	غلام رسول صاحب ولد احمد جیو صوفی ״	عہ ر
منشی علم دین صاحب امرتسر	عہ ر	میراں بخش صاحب ولد کریم اللہ صاحب	عہ ر
میاں اللہ دتا صاحب ڈبل روٹی والا ״	عہ ر	عطار امرتسر۔	
میاں شہاب الدین صاحب خیاط ״	عہ ر	میاں نور احمد صاحب امرتسر	عہ ر
منشی غلام قادر صاحب ״	عہ ر	معرفت ملک احمد اللہ صاحب سوداگر	عہ ر
احمد میر صاحب ״	عہ ر	پشمینہ امرتسر۔	
میاں ولی محمد صاحب ״	عہ ر	محمد حسن صاحب کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر	عہ ر
عبد الرحمن صاحب ״	عہ ر	نظام الدین صاحب نان بائی ״	عہ ر
خواجہ غلام مصطفٰے صاحب ״	عہ ر	مولوی کریم بخش صاحب ״	عہ ر
میر حسن شاہ صاحب ״	عہ ر	میاں عزیز الدین صاحب ״	عہ ر
ملک عبد العزیز صاحب ״	عہ ر	غلام قادر صاحب خوفی ״	عہ ر

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
نواب دین صاحب امرتسر	عہ ر	مولوی محمد عمر صاحب مدرس امرتسر	عہ ر
احمد اللہ صاحب کلاہ ساز 〃	عہ ر	محمد خلیل صاحب قلعی گر 〃	عہ ر
حکیم رحیم بخش صاحب 〃	عہ ر	رکن الدین صاحب اخبالہ 〃	عہ ر
مولوی خدا بخش صاحب 〃	عہ ر	محمد بخش صاحب 〃 〃	عہ ر
کالو صاحب 〃	عہ ر	شیخ محمد ہمایون صاحب نواسہ خان بہادر	عہ ر
بابو فتح الدین صاحب ٹیچر 〃	عہ ر	شیخ خدا بخش صاحب رئیس 〃	
بابو بشیر محمد صاحب 〃	عہ ر	مولوی فیض دین صاحب 〃	عہ ر
غلام محمد صاحب 〃	عہ ر	میران بخش ولد کریم اللہ صاحب عطار 〃	عہ ر
میاں تاج الدین صاحب خلف میاں	عہ ر	چودھری عبداللہ صاحب ترنتارن 〃	عہ ر
نظام الدین صاحب 〃		چراغ دین صاحب پٹواری نہر 〃	عہ ر
غلام محمد صاحب ترنتارن 〃	عہ ر	عبدالکریم صاحب 〃	عہ ر
ڈاکٹر سراج الدین صاحب ایم۔ڈی 〃	عہ ر	نورالدین صاحب 〃	عہ ر
فضل احمد صاحب طالب علم 〃	عہ ر	میاں جان محمد صاحب 〃	عہ ر
صدرالدین صاحب طالب علم 〃	عہ ر	غلام حسن صاحب کشمیری 〃	عہ ر
نبی بخش صاحب 〃	عہ ر	〃 علی و بشیر محمد صاحب ہوشیار پوری 〃	عہ ر
غلام نبی صاحب 〃	عہ ر	غلام رسول صاحب اپیل نویس 〃	عہ ر
احمد شیخ ولد عثمان شیخ صاحب 〃	عہ ر	〃 میران بخش صاحب 〃	عہ ر
علی محمد صاحب موضع تہل 〃	عہ ر	سید عبدالجلیل صاحب 〃	عہ ر
اللہ دتا صاحب 〃	عہ ر	خانصاحب سندھی خانصاحب 〃	عہ ر
فضل دین صاحب 〃	عہ ر	لطیف احمد صاحب 〃	عہ ر
نبی بخش صاحب اخبالہ 〃	عہ ر	محمد الدین صاحب 〃	عہ ر
ابراہیم صاحب اخبالہ 〃	عہ ر	فضل الٰہی صاحب 〃	عہ ر

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
فضل الدین صاحب امرتسر	عہ/	غلام محمد صاحب زرگر امرتسر	عہ/
غلام حسن صاحب "	عہ/	فضل الدین صاحب قصاب "	عہ/
امیرالدین صاحب "	عہ/	میاں احسن اللہ صاحب سوداگر "	عہ/
محمد دتہ شاہ صاحب "	عہ/	میاں اللہ دتا صاحب "	عہ/
گل محمد صاحب "	عہ/	میاں کریم بخش صاحب پشاوری "	عہ/
اللہ یار صاحب "	عہ/	میاں محمد رمضان صاحب "	عہ/
نواب حسین صاحب "	عہ/	غلام حیدر صاحب پشاوری "	عہ/
خیرالدین صاحب "	عہ/	خواجہ جمیل شاہ صاحب سوداگر "	عہ/
محمد حسین صاحب اخبار "	عہ/	میاں کرم الدین صاحب نجار "	عہ/
اللہ داد صاحب اخبار "	عہ/	میاں عمر بخش صاحب پہلوان "	عہ/
مولوی قائم الدین صاحب "	عہ/	میاں امام بخش صاحب " "	عہ/
رحیم بخش خان صاحب فتحپور راجپوتان "	عہ/	میاں پیر بخش صاحب "	عہ/
عبدالواحد صاحب ملازم دفتر نہر "	عہ/	حضور و امین صاحب "	عہ/
منشی تفخر احمد صاحب مدرس "	عہ/	کریم بخش صاحب درزی "	عہ/
ملک شمس الدین صاحب موری گنج "	عہ/	نواب علی خانصاحب "	عہ/
میاں غلام نبی صاحب " بائی بان "	عہ/	غلام محمد صاحب ولد صمد میر صاحب "	عہ/
میاں غلام حسن صاحب " "	عہ/	احمد بابا صاحب سوداگر "	عہ/
میاں عبدالعزیز صاحب خیاط " "	عہ/	منشی عبداللہ خانصاحب "	عہ/
پیر عبداللہ صاحب "	عہ/	منشی شمس الدین صاحب "	عہ/
میاں محمد رمضان صاحب سادہ بان "	عہ/	منگا گوجر صاحب ساکن ضلع "	عہ/
میاں عبدالغفار صاحب سوداگر "	عہ/	میاں محمد یعقوب صاحب گلی زنی کا امرتسر	عہ/
میاں احمد شاہ صاحب جلدساز "	عہ/	میاں احمد جیو صاحب "	عہ/

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میاں عبدالرحیم صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ ر	شیخ مولا بخش صاحب سوداگر امرتسر	عہ ر
میاں عزیزالدین صاحب "	عہ ر	شیخ فضل الٰہی صاحب چھرہ "	عہ ر
میاں عبدالرحمن صاحب رنگریز "	عہ ر	میاں عیسٰی صاحب چودھری "	عہ ر
عبداللہ والٰہی بخش صاحبان "	عہ ر	عبدالرزاق صاحب نقاش "	عہ ر
میاں خیر جیو صاحب حکاک "	عہ ر	میاں سراج الدین صاحب گوہر "	عہ ر
منشی غلام احمد صاحب ملازم عبدالغفار صاحب امرتسر	عہ ر	احمد اللہ صاحب قلعی گر تالاب ٹنڈہ "	عہ ر
		رسول میر صاحب دلال پشمینہ "	عہ ر
میاں بنیر جو صاحب قلعی گر امرتسر	عہ ر	میاں حیدر حسین صاحب گورنمنٹ اسکول امرتسر	عہ ر
میاں الٰہی بخش صاحب رنگریز "	عہ ر		
میاں غلام نبی صاحب حکاک "	عہ ر	میاں محمد خلیل صاحب سوداگر معرفت ملک احمد اللہ صاحب	عہ ر
میاں محمد اسمعیل صاحب "	عہ ر		
میاں دین محمد صاحب رفوگر "	عہ ر	میاں غلام محمد صاحب سوداگر "	عہ ر
میاں سکندر خان صاحب چکن ساز "	عہ ر	غلام محمد صاحب "	عہ ر
ولی محمد صاحب رفوگر "	عہ ر	میاں غلام شیخ صاحب ڈیوڑھی کرموں "	عہ ر
معرفت " "	عہ ر	پیرزادہ محمد علی صاحب ملازم جذام خانہ ترنتارن	عہ ر
حاجی محمد بخش صاحب "	عہ ر		
رسل شاہ صاحب "	عہ ر	غلام نبی صاحب دکان دار " ترنتارن	عہ ر
شیخ نتھو صاحب "	عہ ر	حاجی سفیرالدین خان صاحب پانی پت	عہ ر
معرفت حاجی غلام حسین خدا بخش شمس الدین صاحبان "		حافظ عبدالرحمن صاحب "	عہ ر
		حافظ خدا بخش صاحب "	عہ ر
شیخ عظیم بخش صاحب "	عہ ر	حاجی محمد ابراہیم صاحب "	عہ ر
میاں فتح محمد صاحب پراچہ "	عہ ر	قاضی عبدالخالق صاحب "	عہ ر

Marfat.com

نام ولقب		مقدار عطیہ
سید گوہر علی شاہ صاحب بہرام پور ضلع گرداسپور		عہ ر
محمد حسین صاحب	،،	عہ ر
نبی بخش صاحب	،،	عہ ر
شیخ نبی بخش صاحب	،،	عہ ر
الٰہ بخش صاحب	،،	عہ ر
مولوی عبداللہ شاہ صاحب	،،	عہ ر
نعمت اللہ صاحب	،،	عہ ر
علی احمد صاحب	،،	عہ ر
حافظ خدا بخش صاحب	بٹالہ	عہ ر
علی بخش صاحب لوہار	،،	عہ ر
محمد خیرات اللہ صاحب واعظ بٹالوی		عہ ر
عبدالحی صاحب خلف مولوی محمد حسین صاحب مسلخوان گرداسپور		عہ ر
محمد جان صاحب پٹواری موضع جوگر ضلع گرداسپور		عہ ر
عبدالعزیز خانصاحب	لاہور	عہ ر
عبدالکریم صاحب مختار	،،	عہ ر
محمد جمال صاحب سوداگر	،،	عہ ر
شیخ محمد شریف صاحب سوداگر ٹو	،،	عہ ر
عبدالحق صاحب		عہ ر
مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ایم او ایل	،،	عہ ر
مظفر الدین صاحب مظفر مزنگ	،،	عہ ر

نام ولقب		مقدار عطیہ
محمد سعید صاحب	لاہور	عہ ر
منشی کریم بخش صاحب	،،	عہ ر
منشی محمد حسین صاحب	،،	عہ ر
حامد علی صاحب چشتی ریلوی آفس	،،	عہ ر
مولوی جان محمد صاحب	،،	عہ ر
حافظ اللہ بخش صاحب	،،	عہ ر
محمد جلال الدین صاحب	،،	عہ ر
حاکم علی صاحب مطبع سول ملٹری گزٹ	،،	عہ ر
عبدالرحیم خانصاحب داروغہ صفائی	،،	عہ ر
علی محمد صاحب طویلہ شاہ نواز		عہ ر
محمد سعید صاحب طویلہ شاہ نواز	لاہور	عہ ر
مولا بخش صاحب		عہ ر
محمد الدین صاحب موچی دروازہ	،،	عہ ر
میاں اللہ بخش صاحب بازار سید مٹھا	،،	عہ
خواجہ خلیل شاہ صاحب رئیس لدھیانہ	،،	عہ ر
بابو محمد جعفر صاحب	،،	عہ ر
سلیم الدین صاحب ایم بی اسکول	،،	عہ ر
محمد مکرم صاحب	،،	عہ ر
رحیم بخش صاحب جلدساز	،،	عہ ر
حافظ محمد امین صاحب	پشاور	عہ ر
حافظ عبدالکریم صاحب	،،	عہ ر
فضل الرحمن صاحب	،،	عہ ر

Marfat.com

نام و لقب	مقدار عطیہ
غلام احمد صاحب پشاور	عہ/
حافظ خیر اللہ صاحب ”	عہ/
حافظ فضل رب صاحب ”	عہ/
حافظ بزرگ شاہ صاحب ”	عہ/
میر بادشاہ صاحب ”	عہ/
ولایت علی شاہ صاحب ”	عہ/
عبد الصمد صاحب ”	عہ/
عبد الرحیم صاحب ”	عہ/
شیر احمد صاحب ”	عہ/
مولوی عبد الاحد صاحب چارسدہ ”	عہ/
قاضی سید علی شاہ صاحب نوشہرہ	عہ/
محمد سعید صاحب ٹھیکہ دار ”	عہ/
عنایت علی خانصاحب رسالہ دار رسالہ نمبر ۱۰ نوشہرہ۔	عہ/
حاجی محمد خان صاحب نوشہرہ	عہ/
قاضی حسین دین صاحب ایم۔ بی اسکول سیالکوٹ۔	عہ/
علی بخش صاحب سیالکوٹ	عہ/
امانت علی شاہ صاحب ”	عہ/
رحمت اللہ صاحب چندر کی شہر ضلع ”	عہ/
بابو حبیب علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر جہلم۔	عہ/

نام و لقب	مقدار عطیہ
شیخ محمد الدین صاحب وکیل جہلم	عہ/
ملک محمد حیات صاحب ٹھیکہ دار ”	عہ/
مولوی فقیر محمد صاحب سرای اسد ”	عہ/
بابو غلام حسین صاحب سب اورسیر جہلم	عہ/
بابو میران بخش صاحب ٹھیکہ دار ”	عہ/
مستری عبد الکریم صاحب ”	عہ/
شیخ محمد الدین صاحب نومسلم ٹھیکہ دار ”	عہ/
مستری عمر بخش صاحب جالندھر	عہ/
محمد احمد خانصاحب ”	عہ/
سید رحمت اللہ شاہ صاحب ”	عہ/
مولوی غلام رسول صاحب مدرس مشن اسکول جالندھر	عہ/
علی بخش صاحب جالندھر	عہ/
خیر الدین صاحب کمہار پھڑی والا ”	عہ/
ماسٹر رحمت علی صاحب سمی پور ”	عہ/
حکیم سید عطا محمد شاہ صاحب علاول پور ”	عہ/
سید محمد شاہ صاحب انسپکٹر پولیس ”	عہ/
منشی جنگ باز خانصاحب بستی شیخ ”	عہ/
منشی نبی بخش صاحب مسلخوان جج ”	عہ/
منشی شمس الدین صاحب محرر معانہ مسل ”	عہ/
منشی مرزا عباد اللہ بیگ صاحب ”	[illegible]
منشی عطا محمد خانصاحب مسلخوان بستی دانشمندان ”	عہ/

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میر امام الدین صاحب بیرسٹر عالی جالندھر	عہ/	منشی فقیر احمد صاحب نقل نویس	عہ/
منشی محمد یامین صاحب ناظر تحصیل "	عہ/	محمد حسین صاحب سوداگر چرم	عہ/
میاں محمد بخش صاحب وکیل "	عہ/	علی بخش صاحب متعلم بی اے کلاس	عہ/
حاجی مراد بخش صاحب "	عہ/	غلام محمد صاحب	عہ/
منشی علی گوہر صاحب پنشنر انسپکٹر "	عہ/	میاں عبدالعزیز صاحب نمبردار موضع	عہ/
امین خان صاحب قصور	عہ/	غرب دیال ضلع ہوشیارپور	
حافظ حاجی محمد صاحب "	عہ/	محمد بخش صاحب مختار ملتان	عہ/
محمد شفیع صاحب خلف مولوی فضل الدین	عہ/	میاں کریم بخش ظروف فروش ملتان	عہ/
صاحب قصور	عہ/	محمد بخش صاحب خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ/
حافظ محمد عثمان صاحب "	عہ/	محمد سعید صاحب ملازم رئیس کھکین پور	عہ/
حافظ احمد صاحب "	عہ/	محمد بخش صاحب "	عہ/
حافظ محمد شریف صاحب "	عہ/	چودھری کالو خانصاحب راجپوت	عہ/
مولوی عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ	عہ/	نذیر احمد صاحب بانس بریلی	عہ/
میاں نبی بخش صاحب ہوشیارپور	عہ/	فدا حسین صاحب "	عہ/
معرفت میاں عبدالحمید صاحب خلف بابو		مصلح الدین صاحب "	عہ/
میران بخش صاحب مختار عدالت امرتسر		محمد اسمعیل صاحب "	عہ/
از ہوشیارپور حسب ذیل ۔		مولوی قمر الزمان صاحب "	عہ/
شیخ سلطان احمد و نور احمد سوداگران	عہ/	کبیر خانصاحب بہاولپور	عہ/
دبارچہ بالم پور ۔		مولوی عبدالولی صاحب لکھنؤ	عہ/
میاں نور الہی صاحب ساکن دوسوہہ	عہ/	حسین بخش ملازم شیخ عبداللہ صاحب رئیس	عہ/
امام دین صاحب سوداگر چرم	عہ/	چنددسی	
میاں نور الہی صاحب طالب العلم بی اے کلاس	عہ/	دین محمد صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ	عہ/

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
محمود شاہ صاحب سہارنپور	عہ	شمس الدین ملازم مولوی مسیح الزمان	عہ
قاضی خادم حسین صاحب ؍؍	عہ	خان صاحب رئیس شاہجہانپور	
علی محمد صاحب ملازم مولوی محمد یار خان	عہ	بشارت ملازم مولوی بدیع الزمان	عہ
صاحب وکیل المورڑہ		صاحب کیرانی	
نورماہی صاحب نائب مدرس اسکول	عہ	یار محمد خان صاحب گجرات	عہ
تلونڈی		حافظ عبد القدیر صاحب ایڈیٹر الکلمات پٹنہ	عہ
محمد صابر صاحب رنڈپڑہ	عہ	محمد اصغر صاحب پٹیالہ	عہ
جلال الدین صاحب ؍؍	عہ	سید عبد العلی صاحب رئیس نہسوہ	عہ
عبد الرشید صاحب چھاؤنی انبالہ	عہ	سید راحت علی صاحب امروہہ	عہ
لشکری اسلام صاحب ؍؍	عہ	شرافت اللہ خان صاحب شاہجہانپور	عہ
شبیر احمد صاحب سہارنپور	عہ	مظہر علی بیگ صاحب ؍؍	عہ
شیخ اللہ بخش ملازم حکیم عبد الحمید صاحب	عہ	رحمت حسین صاحب سہارنپور	عہ
لکھنؤ۔		نیاز محمد صاحب رائے پوری ؍؍	عہ
شیخ سالار بخش ملازم خان بہادر منشی	عہ	چودھری عبد الکریم صاحب علاقہ پٹیالہ	عہ
اطہر علی صاحب لکھنؤ۔		شیخ محمد حسین صاحب ملازم شیخ منیر الدین	عہ
شیخ رمضان علی۔ ؍؍	عہ	صاحب پٹیالہ۔	
شیخ محرم علی ملازم ناظم صاحب ندوۃ العلما	عہ	حکیم محمد اسمعیل صاحب دفتر قانونگویان مجنون	عہ

فہرست چندہ دار العلوم بابت سال نہم ۱۳۱۹ھ و ۱۳۲۰ھ

نام ولقب	مقدار عطیہ		
شیخ نظیر حسن صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	فہ	معرفت حافظ شیخ باقر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ	
منشی عبد الغفار صاحب رئیس شیخوپورہ ضلع بدایون	عہ	ومتولی وقف مذکور بحساب ۲ ماہوار من	
از جائداد وقف شیخ ولایت علی مرحوم رئیس نگرانہ	للعہ	ابتدای محرم سنہ ۱۳۱۸ لغایت شعبان سنہ ۱۳۲۰ بابت سال نہم	

Marfat.com

نام ولقب	مقدار عطیہ
منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپور محافظ دفتر ریاست ناگود بدفعات	سے/
مسماۃ معلوم الاسم صاحبہ از پانی پت	عا/
بقیہ چندہ علی گڈھ معرفت حافظ محمد صدیق صاحب	۵عہ
ملک میر خانصاحب پنشنر سوار قائم گنج	عہ/
سید حافظ اکبر صاحب مالک مڈیکل ہال بلند شہر	عہ/
میر محمود الحسن صاحب بی اے بی ایل فتح گڈھ	عہ/
بابو گلزار احمد صاحب سوداگر خیمہ "	عہ/
منشی عاشق علی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس	عہ/
مولوی لطف اللہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامی پانی پت	عہ/
سید علی حسین صاحب پانی پت	عہ/
قاضی محمد رزق اللہ صاحب علی نمبردار "	عہ/
نواب نذیر احمد خانصاحب رئیس "	عہ/
مولوی عبد السلام صاحب عباسی "	عہ/

فہرست وظیفہ دہندگان دار العلوم

نام ولقب	
امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی آئی ای وزیر ریاست جوناگڈھ	ماہ ۱۲/
خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد اودھ	ما/ ۱
مولوی سید عبد القدیر صاحب ایم اے	۵ہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ
مولوی محمد عمر خانصاحب رئیس پانی پت	عہ/
مولوی امام الدین صاحب فرخ آباد	۱۲/
متفرق چندہ معرفت پیر ظہور اللہ صاحب از پانی پت	۱۰/
قاضی ذکاء الاسلام صاحب پانی پت	۸/
حاجی محمد مستقیم صاحب "	۸/
منشی منور حسن صاحب متعلم بی اے کلاس "	۸/
حافظ نور محمد صاحب فرخ آباد	۸/
اہلیہ حاجی اکبر صاحب پانی پت	۴/
محمد حسین صاحب نورباف پانی پت	۴/
مسمات خیراتو خادمہ "	۴/
چندہ متفرق "	۳/۹ پائی
" " "	۳/۲ پائی
اکبر بیگ صاحب " رئیس بیلا ضلع گیا۔	۲/
مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی صوبہ اورنگ آباد (دکن) بدفعات	للعہ/
حاجی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج	عہ/
جناب مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	عہ/

فہرست خزانہ محمدیہ بابت سال نہم

نام ولقب	
منشی محبوب الہی صاحب سب انسپکٹر تھانہ کوہ خراج	عہ/

Marfat.com

نام و لقب	مقدار عطیہ
مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ	ست ر
منشی محمد احتشام علی صاحب کاکوری	[illegible]
منشی محمد اشرف علی صاحب "	[illegible]

فہرست عطیات بمد یتیم خانہ اسلامیہ بابت سال ہشتم و نہم

نام و لقب	مقدار عطیہ
موسیٰ حاجی اسمٰعیل صاحب معرفت محمد زکریا صاحب رحمت۔ الیمی مالک ملیبار۔	[illegible]
میمن حاجی شکور طاہر صاحب تاجر بنات بھاونگر کاٹھیاواڑ۔	عہ ر
منشی سید محمد سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	[illegible]
مولوی فدا حسین صاحب رئیس بستی ضلع گیا	[illegible]

فہرست آمدنی مدزکوۃ بابت سال ہشتم و نہم

نام و لقب	مقدار عطیہ
عبداللہ شاہ خانصاحب رئیس قائم گنج	[illegible]
منشی سید نصیر محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گورنگانوہ	[illegible]
مولوی عبد الغنی صاحب بہاری متوسل ریاست حیدر آباد دکن۔	[illegible]
سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس کرنال قیمت کھال قربانی معرفت سید صاحب ممدوح	[illegible]
منشی کرم عظیم صاحب مدرس اول بابوڑ	[illegible]
مرزا قاسم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ قیمت ۲ عدد کھال بھیڑ۔	[illegible]

نام و لقب	مقدار عطیہ
میر عثمان علی صاحب مختار عام مہاراجہ جودھپور	[illegible]
منشی عمران خانصاحب تھانہ دار سینگ ضلع کرنال	[illegible]
منشی محمد ثریا بخت صاحب سارجنٹ کرنال	[illegible]
حافظ محمد یعقوب صاحب پانی پتی	[illegible]
مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ ۲ عدد کھال بکری	[illegible]
مولوی سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ ۱ عدد کھال بکری	[illegible]
مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ قیمت کھال قربانی	[illegible]
معرفت منشی ظہیر الدین صاحب قیمت کھال قربانی	[illegible]
منشی علی احمد صاحب سب انسپکٹر لکھنؤ ایک کھال	عہ ر
حافظ محمد حسین صاحب فرخ آبادی قیمت کھال قربانی	۸ ر

فہرست عطیات اشیاء در جلسہ امرتسر

نام و لقب	مقدار عطیہ
ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی	کوٹ ۱
"	واسکٹ کوٹ
"	فلٹ ٹوپی
میاں عبد الصمد صاحب صوفی خلف ڈاکٹر صاحب موصوف	جیبی گھڑی
میاں مہر بخش صاحب خیاط امرتسر	"
مولوی نور احمد صاحب پسروری امرتسر	جبہ سفید
ہمراہی قاری عبد السلام صاحب پانی پتی	صدری ۱
داروغہ سید عبد الرحمن صاحب ساکن مونگیر	جیبی گھڑی مع چین
مولوی محمد اسرار الحق صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام مونگیر۔	"
محمد اسمٰعیل صاحب طالب علم مدرسۃ المسلمین امرتسر	ترکی ٹوپی مع ایک [illegible]

Marfat.com

قیمت فروخت اشیای عطیہ جلسہ وغیرہ	مقدار رقم		
قیمت زیورات طلائی و نقرئی آمدہ از پانی پت در امداد دار العلوم۔	[illegible]	قیمت گھڑی آمدہ در جلسہ امرتسر امداد ندوۃ العلما	[illegible]
قیمت فروخت گھڑی آمدہ جلسہ کلکتہ بمد دار العلوم ایک	عہ	قیمت گھڑی آمدہ جلسہ پٹنہ بمد دار العلوم یک	[illegible]
قیمت فروخت پارچہ جات عطیہ اصحاب راکین در جلسہ امرتسر معرفت بابو نظام الدین صاحب	[illegible]	قیمت گھڑی آمدہ جلسہ امرتسر بمد ندوۃ العلما	[illegible]
		قیمت گھڑی ریلوے رگیولیٹر آمدہ جلسہ پٹنہ	[illegible]
		قیمت زیورات نقرئی آمدہ جلسہ جامع مسجد شیخ خیر الدین مرحوم امرتسر۔	[illegible]

فہرست کتب عطیہ اصحاب بہم برای کتبخانہ ندوۃ العلما و دار العلوم بابت سال نہم

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
سید ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مراد آباد	افسون صغرا بیگم علی ثمرہ جذبہ دل سفرنامہ شاہ جرمنی سوانح عمری ہندا بانی ہو تشتی نگارخانہ منصور سوانح عمری حضرت سعدی رحمہ اللہ سوانح عمری مولوی غلام محمد سوانح جمشید القارون سوانح راجہ نرائن پرشاد بوستان غوثیہ وقائع نادری تاریخ بغداد محاربہ فرانس و رشیا تاریخ بابل و نینوی تریاق السم رسالہ کیمسٹری کنز الاسرار مرآت خیال دیوان دلدار علی مذاق دکھی کی پکار مناجات باسمای باری تعالی دار السلام فلاح دارین رسالہ النجم الغنی منتقی القواعد مناقب سلیمانی فوائد الفواد منہاج السالکین ذکر رحمانی تحفۃ المتقین تائید الاسلام حقیقت کتاب اسد کلام مجید معرب صلوۃ غوثیہ صلوۃ العزبیہ الغوثیہ شرح چہل کاف قاطع البدعات مجز الحسنات صلوۃ احمدیہ افسانہ قیس عامری جوشش رحمت حدو الثار مع زنبیل تاریخ آداب المریدین مجربات عیسی در طب تسہیل الدراسہ شرح دیوان الحماسہ التعلیقات علی السبع المعلقات خیابان آفرینش تذکرۃ المعین النور الحسنانی رد البدعات اختر اقبال تاریخ بھوپال	جملہ ایک سو دس نسخے قیمتی للعہ/ جلسہ میں وعدہ کیا تھا اور بعد میں بھیجدیے ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۲۲ھ کو داخل کتبخانہ ہوگئیں۔

Marfat.com

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
	فوائد السالکین ـ	
مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر اخبار وطن دھاڑوال ڈاکخانہ انعام آباد لاہور ـ	محاربات پلونا ہر سہ حصہ محاربات تھسلی ہر سہ حصہ تاریخ خاندان عثمانیہ ہر دو حصہ تاریخ مراکش اسلامی دنیا کا فوٹو معروضہ مظالم ارمینیہ ـ قسطنطنیہ واقعات روم سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت کوہ تاف کی پری مظالم انگریزی بست سالہ عہد حکومت نقشہ حجاز ریلوے ـ	ایک نقشہ از جملہ ۱۷ جلدیں قیمتی للعہ ۱۳/ جا بجا عطا کی تعین ـ
منشی محمد اختر صاحب منجھولی ڈاکخانہ ... ضلع پٹنہ ـ	پنج گنج زبدہ (کافیہ مجموعہ منطق مصدر فیوض) میر قطبی بالکل کرم خوردہ اخلاق محسنی سکندر نامہ بری مجلد شرح سکندر نامہ مجلد صفوۃ المصادر قواعد فارسی دیوان غنی مجلد (مراح الارواح فصول اکبری نزک سعدی) شرح ظہوری ـ رقعات عالمگیری ارژنگ فرہنگ شبنم شاداب قلمی نصاب مختلف مجموعہ خلاصۃ الفقہ خلاصۃ القراءت معرفۃ ... تہذیب ... نظم ... رقعات مرزا قتیل بہار دانش) رسالہ مناظرہ قلمی واقعۃ الفتوی مجموعہ نحو کافیہ مطبوعہ قدیم) گلستان ـ بوستان) میزان منشعب پنج گنج زبدہ صرف میر ہدایۃ النحو فصول اکبری) عمدۃ النصائح اخبر محمدی ـ شرح گلستان حدیقۃ الاولیا اردو تا تحمیل ریلوے	
مولوی احمد الدین صاحب ایف اے اہلمد ... ضلع سیالکوٹ	اسلامی طہارت اردو ۲ جلد	جلسہ امرتسر
منشی نیاز علی خان صاحب مالک مطبع افغانی امرتسر	کتاب تعلیم الدین (فارسی) مطبوعہ کے اسی نسخ قیمتی کمصد روپیہ	
منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ	انسان اور اسکی تقدیر پیارے نبی کے پیارے حالات قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونیکا ثبوت پچاس مذہبی سوالات کے جوابات ـ	...
سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی قادری نوشاہی ... اندھر	رسالہ کبریت احمر ۲۰۰ نسخے شرح انوار العاشقین ۱۰۰ نسخے	... امرتسر

Marfat.com

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد	کیفیت
مولوی محمد حسن صاحب پروفیسر ایم بی کالج امرتسر	انتزاع ریاضی ۴۸ نسخے (قیمتی مبلغ روپیہ کی)	جلسۂ امرتسر میں عطا کیں
خواجہ جلیل سعید صاحب ایم اے مدرس اسلامیہ اسکول امرتسر	انگلش ٹرانسلیشن برای دفعہ چہارم ۱ جلد انگلش ٹرانسلیشن برای دفعہ پنجم ۱ جلد انگریزی ترکیب ہینڈ بک ترجمہ اردو اور ہینڈ ریڈر نمبر ہفتم ۱ جلد	جلسہ منعقدہ بمقام امرتسر دار العلوم کے انگریزی خوان طلبہ کو عطا کیں ۴ شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ
مولوی حافظ حکیم ابو یحیی محمد صاحب شاہجہانپور	الارشاد ۱ جلد برای کتب خانہ یک جلد	
مولوی ظہیر حسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی	آثار السنن لامع الانوار یک یک	۱۰ جمادی الآخر
حکیم ڈاکٹر فضل حسین صاحب مظفر پور	الکحل (مؤلفہ خود) یک	״
مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانہ	قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ ۲۰ نسخے اردو کا قاعدہ طریقہ تعلیم قاعدہ قرآن مجید ۲ نسخے تحصیل المنال باصلاح ۱ جلد حسن المقال	جلسۂ امرتسر
حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی ضلع بدایون	ڈائجسٹ ویکلی نوٹ اردو پانزدہ سالہ من ابتدای ۱۸۸۶ لغایت ۱۹۰۰ء ۱۴ جلد	جلسۂ امرتسر
مولوی محمد عبد الحی صاحب وکیل چندوسی	خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام۔ ۴ جلد	״
مولوی غلام نبی صاحب حنفی قادری کلانوری امام مسجد کٹڑہ موتی رام امرتسر	اظہار کمال محمدی موسوم بہ گلزار احمدی نظم پنجابی میں معارج النبوۃ کا ترجمہ ہر دو حصہ یک یک	״ ״
نامعلوم الاسم حضرات بوقع جلسۂ امرتسر	جلد اول سراج منیر اردو ترجمہ تفسیر کبیر ۲ نسخے فتاوی علمای حنفیہ فی جواب استفتای ۲ نسخے شمسیہ شمس القصص ۵ نسخے مع خطبۃ الجمعہ تحقیق الاسلام یک از تورات وانجیل۔	״

Marfat.com

فہرست چندہ مرسلہ معین الندوہ شملہ بابت سال ہشتم گزشتہ سنہ ۱۳۱۸ و سنہ ۱۳۱۹ ہجری

قسم چندہ	پتہ نام اور لقب	تعداد چندہ
رکنیت	بابو عبد الکریم صاحب نقشہ نویس پبلک دفتر شملہ	۶ر
دار العلوم	"	۱۲ر
"	متفرق از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب و میر ہاشم علی صاحب و منشی محمد رمضان صاحب و منشی احمد حسین صاحب	[illegible]
"	منشی امیر احمد صاحب کمپازیٹر سکشن نمبر ۴ گورنمنٹ پریس	عہ ۴ر
دار العلوم تیامی وظیفہ و رکنیت	مولوی منعم الدین صاحب انگیز اسٹر گورنمنٹ پریس۔	۵ر
دار العلوم و تیامی	متفرق از گورنمنٹ پریس معرفت مولوی صاحب ممدوح	[illegible]
دار العلوم	" منشی حبیب اللہ صاحب	۱۱ر
"	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	عہ ۵ر
"	بابو عبد الغنی صاحب سب اوورسیر مینوسپل کمیٹی شملہ	۵ر
دار العلوم وظیفہ و رکنیت	مولوی غلام محمد صاحب۔ مدرس عربی۔ ایم۔ بی۔ اسکول	[illegible]
دار العلوم	متفرق در محافل میلاد واقع بوٹینیہ اسکول	۵ر [illegible]
"	منشی اعلم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس	عہ ۱۲ر

قسم چندہ	پتہ نام اور لقب	تعداد چندہ
دار العلوم	وتیامی چندہ متفرق روز عید الفطر از مساجد شملہ	[illegible]
"	چندہ " عید الضحیٰ	[illegible]
"	قیمت چرمہا قربانی عطیہ حضرات مندرجہ ذیل بحساب ۱۲ر فی چرم بابو عبد العزیز صاحب۔ یک بابو محمد جہانگیر صاحب۔ یک محمد صابر جیو صاحب۔ یک منشی حبیب اللہ صاحب۔ یک ڈاکٹر نظام الدین صاحب۔ یک بابو نور بخش صاحب۔ یک محمد خان صاحب رنگریز۔ یک مرزا عبد اللہ بیگ صاحب۔ یک چرم گاؤ ایک قیمتی ۸ر	[illegible] ۸ر
دار العلوم	معرفت میر ہاشم علی صاحب از گورنمنٹ پریس۔	۲ر
تیامی	منشی محمد بخش صاحب طالب العلم ایم۔ بی۔ اسکول	۸ر
رکنیت	مختار حسین صاحب خلف منشی امداد حسین صاحب انگریز	[illegible]
"	منشی عبد الغفار صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس۔	

Marfat.com

دارالعلوم	بابو نور محمد خان صاحب ریوائزر ”	۴/
رکنیت و دارالعلوم	سید فرزند علی شاہ صاحب بڈرہ	عہ ۸/
دارالعلوم	بابو حفیظ اللہ صاحب ”	۲/
”	ماسٹر سلطان خان صاحب ”	۲/
”	میر الطاف حسین صاحب ”	۴/
”	بابو کرم بخش صاحب ”	۸/
”	منشی محمد عظیم صاحب ”	۸/
”	منشی نور محمد صاحب ”	۸/
”	منشی خضر محمد صاحب ”	۸/
”	منشی دین محمد صاحب ”	۴/
”	منشی محمد اکبر صاحب ”	۴/
”	سید جلال الدین شاہ صاحب ”	۲/
”	سید محمد علی صاحب ”	۴/
”	میر ظہور احمد صاحب پریس ریوائزر ”	عہ/
رکنیت و دارالعلوم	منشی سید حاکم علی شاہ صاحب ”	عہ ۸/
دارالعلوم	منشی مخدوم احمد صاحب فورمین فارن سیکشن ”	عہ/
رکنیت	سید محمد عمر صاحب جنرل فورمین ”	۶/
دارالعلوم	منشی عبدالرزاق صاحب کمپازیٹر ”	۲/
”	نامعلوم الاسم صاحب ”	۳ پائی
دارالعلوم	منشی عبدالغنی صاحب سیکشن نمبر ا گورنمنٹ پریس	۸/
یتامیٰ	منشی خدا بخش صاحب اسسٹنٹ ”	۴/
دارالعلوم	منشی ولی محمد خان صاحب کمپازیٹر ”	۲/

دارالعلوم	منشی یعقوب علی صاحب ”	۴/
”	میر تقی الدین صاحب ”	۲/
”	منشی عبدالکریم صاحب اول ”	۲/
”	منشی عبدالکریم صاحب دوم ”	۲/
”	منشی وزیر خان صاحب ”	۴/
”	صوفی محمد شفیع صاحب ”	۱/
”	محمد وزیر صاحب ”	۱/
”	سید تجمل حسین صاحب ”	۴/
”	منشی بشیر احمد صاحب سیکشن نمبر ۲ ”	۲/
”	منشی غلام مصطفیٰ صاحب ”	۲/
”	منشی آلہ دین صاحب کمپازیٹر ”	۱/
”	منشی الٰہی بخش صاحب ”	۱/
”	منشی پیر بخش صاحب ”	۴/
”	منشی محمد دین صاحب سیکشن نمبر ۲	۲/
”	منشی سید ولایت شاہ صاحب ”	۲/
”	منشی سید اکبر علی صاحب ”	۱/
”	منشی روشن علی صاحب سیکشن نمبر ۳	۲/
رکنیت	منشی محمد رمضان صاحب ”	عـ۶/
دارالعلوم	منشی محمد ابراہیم صاحب ”	۴/
”	منشی حشمت اللہ صاحب ”	۲/
”	منشی عبدالغنی صاحب	۲/
دارالعلوم	منشی عمر دین صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳ گورنمنٹ پریس	۲/
”	منشی عبدالشکور صاحب ”	۸/
”	منشی کلو میاں صاحب ”	۲/

Marfat.com

دارالعلوم	منشی سراج الدین صاحب دوم "	۴/	دارالعلوم	میاں جھجو صاحب "	۴/
رکنیت	منشی الٰہ بخش صاحب کمپازیٹر "	ع/	"	منشی عبدالرحمٰن صاحب "	۲/
دارالعلوم	صوفی کرم الٰہی صاحب سیکشن نمبر ۶	۲/	"	سائیں خدا بخش صاحب "	۴/
"	منشی جلال الدین صاحب "	۱/	"	منشی سراج دین صاحب "	۲/
"	منشی محمد بشیر صاحب "	۲/	"	منشی قطب علی صاحب	۲/
"	منشی سعید الدین صاحب "	۲/	"	منشی محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ	
"	منشی محمد حسین صاحب " سیکشن نمبر ۶	۴/		" سیکشن نمبر ۹	عہ/
"	منشی حبیب اللہ صاحب سوم	۲/	رکنیت	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر	ع/
"	منشی نور احمد صاحب "	۲/	دارالعلوم	منشی ابراہیم خان صاحب "	۸/
"	منشی سراج الدین صاحب "	۲/	"	منشی محمد عثمان صاحب "	۸/
"	منشی کفایت اللہ صاحب "	۱/	"	منشی اکبر علی صاحب "	۴/
"	منشی وزیر بیگ صاحب "	۱/	"	منشی محمد یوسف صاحب "	۲/
"	منشی شیخ الٰہ دین صاحب "	۴/	"	منشی محمد اسمٰعیل صاحب "	۲/
"	منشی نبی بخش صاحب سوم	۴/	"	منشی محمد دین صاحب "	۲/
"	منشی عطا محمد صاحب "	۲/	"	منشی حبیب اللہ صاحب "	۴/
"	منشی محبوب احمد صاحب "	۱/	"	منشی میاں صاحب "	۲/
"	منشی مولا بخش صاحب "	۱/	"	منشی سید محمد حسین صاحب "	۱/
"	منشی غلام حسن صاحب "	۲/	"	منشی چمن خان صاحب "	۲/
"	منشی شیخ گلن صاحب "	۴/	"	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۳/
"	منشی محمد اسحٰق صاحب "	۱/	"	از یونینیہ اسکول امرتسر	
"	منشی خدا بخش صاحب سیکشن نمبر ۶	۲/		خاندان صاحبان "	ع/
دارالعلوم	منشی عبدالکریم صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۶ گورنمنٹ پریس	۴/	رکنیت و دارالعلوم	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکیدار [illegible] متصل مارکیٹ	لاعہ
"	منشی معراج دین صاحب "	۴/	تیامی	بابو غلام محی الدین صاحب	
"	میاں ملک صاحب "	۱/		کمپ کلرک گورنمنٹ پنجاب شملہ	ع/

Marfat.com

دارالعلوم	محمد صدیق صاحب ملازم پوٹینیہ اسکول	عہ/
رکنیت	میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	ے/
″	مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین	ے/
دارالعلوم	سید لطف علی شاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا	۴/
رکنیت	کرنل راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب رئیس اعظم وزیرآباد	ے/
″	منشی عبدالرحمن خان صاحب کمپاونڈر گورنمنٹ پریس	ے/
دارالعلوم	منشی محمد حسین صاحب ″	۲/
تیامیٰ	لالہ رلا رام صاحب ″	۴/
″	بابو چراغ دین صاحب سکشن نمبر ۸	۸/
رکنیت	منشی عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب شملہ	ے/
″	منشی عبدالقادر صاحب نائب	ے/
دارالعلوم	مسٹر محمد اکبر نظر علی صاحب حیدری انگزامنر گورنمنٹ پریس اکاونٹ	صہ/
″	بابو عابد شاہ صاحب ڈرافٹس مین شملہ کالکا ریلوے	۴/
رکنیت	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا	ے/
دارالعلوم	منشی فخرالدین خان صاحب رئیس وائس پریسیڈنٹ میونسپلٹی	عـــہ
رکنیت	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سینیٹری کمشنر	ے/
″	منشی محمد حسین صاحب کلرک اگزمنر آفس	ے/
″	حافظ محی الدین صاحب مدرس فارسی ایم۔ بی اسکول	ے/
رکنیت و دارالعلوم	مستری وزیر خان صاحب دکاندار روئی گودام ″	صہ/
رکنیت	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شملہ	ے/
″	بابو عبداللہ بیگ صاحب کلرک پراونشیل ڈویژن	ے/
یتیم خانہ کانپور مخصوص	منشی محمد صابر جیو صاحب امین معین الندوہ شملہ	عـــہ
″	حاجی شہاب الدین صاحب ″	عہ/
رکنیت	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیپر میونسپل کمیٹی ″	ے/
″	بابو تاج الدین صاحب ″	ے/
دارالعلوم	سارجنٹ نجف خان صاحب	۸/
″	محمد اسمٰعیل صاحب ″	۴/
رکنیت وعطیہ	بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری معین الندوہ شملہ ″	صہ/
رکنیت	بابو نور الدین صاحب ″	ے/
دارالعلوم	قیمت فروخت کتب آگرہ ایجنسی	۱۱/ عہ
رکنیت	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب و ہوا	ے/
″	منشی عبدالغفار صاحب اکسیمنٹ متعلقہ	ے/
″	حسین بخش صاحب مدرس ایم۔ بی اسکول	ے/
	از دفتر ندوۃ العلماء بابت اجرت طبع اشتہارات	ے/

میزان کل آمدنی سال ۳۲۹ عـــہ ۱/

؎ یہ روپیہ دفتر ندوہ نے اپنے یہان سے خرچ کیا لہذا یہان آمدنی مین لیکر حساب خرچ مین بھی دکھانا پڑا۔

فہرست چندہ مرسلہ معین الندوہ شملہ بابتہ سال نہم سنہ ۱۳۲۰ و ۲۱ھ مطابق سنہ ۱۹۰۲ع

نمبر	نام ولقب مع پتہ	مقدار چندہ
	رکنیت	
	گورنمنٹ اوف انڈیا پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ۔۔	
۱	منشی فضل رحمٰن صاحب نقشہ نویس بابتہ سنہ ۱۹۰۱ع و سنہ ۱۹۰۲ع	للعہ/
۲	منشی میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس	عہ/
۳	منشی مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین	عہ/
۴	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس	عہ/
۵	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس	عہ/
۶	بابو محمد حسین خان صاحب کلرک	عہ/
۷	بابو محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ رکارڈ برانچ	عہ/
	دفتر گورنمنٹ پریس شملہ	
۸	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر	عہ/
۹	مولوی منعم الدین صاحب اگزیمنر	عہ/
۱۰	بابو سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	عہ/
۱۱	بابو سید حاکم علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	عہ/
۱۲	منشی عبدالغنی صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳	عہ/
۱۳	منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹر	عہ/
۱۴	پیر ظہور احمد صاحب سپروائزر	عہ/
۱۵	منشی عبدالرحمٰن صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب	عہ/

نمبر	نام ولقب مع پتہ	مقدار چندہ
۱۶	منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر	عہ/
۱۷	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر	عہ/
۱۸	میر ہاشم علی صاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
	دفتر آب و ہوا شملہ	
۱۹	بابو سید لطف علی شاہ صاحب گیلانی کلرک	عہ/
۲۰	بابو خواجہ احمد شاہ صاحب کلرک	عہ
	گورنمنٹ اوف انڈیا ملیٹری ڈیپارٹمنٹ شملہ	
۲۱	مولوی ابوالمعالی حماد صاحب کلرک	عہ/
۲۲	بابو محمد حسین خان صاحب اسسٹنٹ مترجم ”تاریخ جنگ روم و یونان“ ”دیباچہ“ و ”توزک عبدالرحمانی“ وغیرہ	عہ/
۲۳	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر اگزیمنر ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۲۴	بابو عبدالغنی صاحب ریزیڈینسی شملہ	عہ
۲۵	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سینیٹری کمشنر گورنمنٹ اوف انڈیا شملہ	عہ
۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب بالن لو ریٹ شملہ	عہ
۲۷	مسٹر مرزا کاظم حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا شملہ	عہ
۲۸	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ریپن ہاسپٹل شملہ	عہ/

۲۹	خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس شملہ "	عکر
۳۰	خواجہ عبدالغفار صاحب رئیس "	عکر
۳۱	منشی عبدالقادر صاحب تائب مالک آرمی پریس شملہ "	عکر
۳۲	مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک دفتر ریوونیشیل ڈویژن شملہ	عکر
۳۳	بابو عبدالاحد صاحب سب ڈویزنل افسر نمبر ۲ سب ڈویژن شملہ	عکر
	میزان	[illegible]

چندہ دارالعلوم

متفرق از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی بورڈ اسکول میر ہاشم علی صاحب و منشی احمد حسین صاحب و منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹران گورنمنٹ پریس۔	[illegible] ۴ر
بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس ڈپو شملہ۔	عہر
چندہ بروز عید الفطر از مساجد شملہ	[illegible]
منشی عبدالقادر صاحب تائب مالک آرمی پریس شملہ۔	۱۳ر
معرفت مولوی منعم الدین صاحب از گورنمنٹ پریس۔	[illegible]
اہلیہ محمد صدیق صاحب مرحوم شملہ	۳ر
چندہ بروز عید الضحیٰ از عیدگاہ شملہ	[illegible]
مولوی منعم الدین صاحب اگیزامنر گورنمنٹ پریس۔	[illegible]

بابو عبدالغنی صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۴ر
خواجہ احسن شاہ صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہر
منشی محرم علی صاحب دفتری ہوم ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہر
منشی محمد حسین صاحب سائن بٹینیہ اسکول شملہ	عہر
بابو پیر محمد صاحب شملہ ایکس ٹینشن ڈویژن	عہر
میاں الٰہ بخش صاحب	۴ر
نامعلوم الاسم	۲ر
دراز خان صاحب ملازم روٹی گودام شملہ	عہر
بابو سید سلطان علی شاہ صاحب گیلانی کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	عہر ۴ر
بابو خضر محمد صاحب اگیزامنر گورنمنٹ پریس	عہر
خواجہ حفیظ اللہ صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہر
منشی امداد حسین صاحب ناظر ریڈر گورنمنٹ پریس	عہر
بابو نور محمد خان صاحب نبی ریڈر گورنمنٹ پریس	عہر
ماسٹر سلطان خان صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴ر
بابو نانک چند صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴ر
بابو شیخ محمد اکبر صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہر
میاں نبی بخش صاحب خیاط نور بازار شملہ	عکر
بابو محمد عظیم صاحب اگزیمنر گورنمنٹ پریس	عہر
سید محمد علی صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴ر
سید امجد حسین صاحب ریڈر	۸ر
بابو امبکا چرن صاحب سوراگزیمنر	۸ر
سید مجید حسین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر
سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر گورنمنٹ پریس	۸ر

Marfat.com

منشی مخدوم احمد صاحب سیکشن ہولڈر گورنمنٹ پریس عمہ/
بابو نور محمد صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس ۸/
حافظ محمد یوسف صاحب آنریری سکرٹری
انجمن حامی نومسلمانان، امرتسر عمہ/
بابو کرم بخش صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ ۴/
ولایت خانصاحب آبدار یونائیٹڈ سروس کلب شملہ عہ
محمد صابر جیو صاحب سوداگر پشمینہ شملہ ۸/
منشی محمد اسحق صاحب کمپازیٹر سکشن نمبر ۶
گورنمنٹ پریس ۸/
مسماۃ کریمن صاحبہ خانساماں شملہ عمہ/
معلوم الاسم صاحب از شملہ عمہ/
خواجہ غلام حسین صاحب کمپازیٹر سکشن
نمبر ۶ گورنمنٹ پریس ۲/
منشی احمد حسین صاحب ۲/
منشی عبد الرحیم صاحب کمپازیٹر سکشن
نمبر ۶ گورنمنٹ پریس ۸/
محمد حسین صاحب خیام کیمپ متھگڈہ[1] للعہ
بابو عبد اللہ صاحب ڈارکلرک ملیٹری ورکس ڈپو عہ/
مرزا عبد اللہ بیگ صاحب کلارک دفتر پروونشل ڈویژن عمہ/
بابو عبد القادر صاحب اسٹور کیپر آنریری
سکرٹری معین الندوہ شملہ عمہ/

قیمت چرمہای قربانی باعدد و تفصیل ذیل ۱۹ عدد
از خانہ بابو عبد القادر صاحب سکرٹری یک
بابو محمد جہانگیر صاحب کلرک یک
منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر یک
منشی محی الدین صاحب یک
مرزا مستقیم محمد صاحب یک
محمد صابر جیو صاحب سوداگر یک
از خانہ گاڈری در شملہ یک
خواجہ عبد الاحد صاحب رئیس یک
نامعلوم یک
محمد خانصاحب ننگسانہ یک
منشی عبد الرحیم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ
پریس سیکشن نمبر ۱ عمہ/
منشی یعقوب علی صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ
پریس سیکشن نمبر ۱ ۴/
سید تجمل حسین صاحب ،، ،، ۱/۴
منشی ... خانصاحب ،، ،، ۲/
صوفی محمد شفیع صاحب ،، ،، ۲/
مرزا کفایت اللہ بیگ صاحب ،، ۱/
منشی نواب حسین صاحب ،، ،، ۱/
میر تقی الدین صاحب ،، ،، ۱/
منشی رحیم الدین صاحب کمپازیٹر
گورنمنٹ پریس شملہ سیکشن نمبر ۲ ۴/
منشی عبد اللہ جو صاحب ۲/
منشی ... صاحب ،، ،، ۲/

[1] یہ رقم محمد حسین صاحب تاجر خیمہ متھگڈہ نے ندوہ کو اس وجہ سے عطا فرمائی کہ ندوۃ العلما کے بعض دلسوز ارکان مثل منشی احمد حسن خانصاحب فرخ آبادی وغیرہ سے اونکے کارخانہ کی امداد و حصول زر کے بارہ میں کی تھی

Marfat.com

سید ولایت شاہ صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۷	۴/
منشی غلام رسول صاحب	۲/
منشی سعادت خان صاحب	۲/
منشی عبدالرزاق صاحب	۱/
منشی میران بخش صاحب	۱/
میر حسن علی صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۸	۸/
منشی عمر دین صاحب	۸/
منشی محمد طفیل صاحب	۸/
منشی چراغ الدین صاحب	۴/
منشی حشمت اللہ صاحب	۴/
منشی عبدالشکور صاحب	۲/
منشی امیر بخش صاحب	۲/
منشی مبارک اللہ صاحب	۲/
منشی نظام الدین صاحب	۶ پائی
منشی سلطان حسین صاحب سیکشن ہولڈر	--
سیکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس	۸/
منشی لیاقت حسین صاحب کمپازیٹر	۸/
منشی ولایت علی صاحب کمپازیٹر	--
سیکشن نمبر ۴	۱۲/
منشی غلام کبریا خان صاحب	۲/
منشی عطا محمد صاحب	۲/
منشی قدرت اللہ صاحب	۲/
منشی عبدالغفار خان صاحب	۱/
منشی سید اکبر علی صاحب کمپازیٹر	--
گورنمنٹ پریس شملہ سیکشن نمبر ۴	۲/

منشی وزیر خان صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۵	۴/
صوفی کرم الٰہی صاحب	۲/
منشی وزیر محمد صاحب	۲/
منشی عبدالرزاق صاحب	۱/
منشی عبدالرحمٰن صاحب	۲/
منشی بشیر الدین صاحب	۴/
مولوی عبدالکریم صاحب سیکشن نمبر ۶	۸/
منشی شیخ کلن صاحب کمپازیٹر	۸/
منشی معراج الدین صاحب	۹/
منشی سراج الدین صاحب	۲/
منشی خدا بخش صاحب	۲/
سائیں خدا بخش صاحب	۴/
منشی عبدالکریم صاحب	۲/
منشی عبدالغفور صاحب	۲/
منشی مولا بخش صاحب	۲/
منشی دین محمد صاحب	۲/
منشی شیخ آکہ دین صاحب	۴/
منشی نور احمد صاحب	۴/
قاضی قطب علی صاحب سیکشن نمبر ۷	۴/
منشی نبی بخش صاحب	۲/
منشی الٰہی بخش صاحب	۲/
میاں چھجو صاحب	۲/
منشی جلال الدین صاحب	۱/
مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اسسٹنٹ سیکشن	--
ہولڈر سیکشن نمبر ۸ گورنمنٹ پریس شملہ	۱عہ/

Marfat.com

منشی عبدالرحمن صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۷ ۱ر
مسٹر بنجمن صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ
پریس سیکشن نمبر ۸ " " " " ۴ر
منشی محمد عثمان صاحب " " " ۸ر
منشی حیدر رضا خانصاحب " " " ۴ر
مولوی میر محمد صاحب " " " ۴ر
مولوی حبیب اللہ صاحب " " " ۴ر
منشی عبدالستار صاحب " " " ۲ر
منشی میاں صاحب " " " ۲ر
منشی افضل حسین صاحب " " ۱ر
منشی حبیب اللہ صاحب نمبر ۳ " " ۴ر
منشی عبدالکریم صاحب " " " ۹ پائی
منشی عبدالعزیز صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ
پریس شملہ سیکشن نمبر ۸ " " " ۴ر
منشی محمد دین صاحب " " ۲ر
منشی غلام محمد صاحب " " ۸ر

بابو عبداللطیف صاحب کلرک
آرڈیننس ڈپو شملہ " " " ۸ر
سید محمد عمر صاحب فورمین گورنمنٹ
پریس شملہ " " " عہ
عابد خان صاحب خانساماں شملہ عہ
معرفت منشی حبیب اللہ صاحب
از گورنمنٹ پریس [illegible]
محمد حسین صاحب ملازم پونیٹیو اسکول شملہ ۸ر
میزان کل [illegible]

چندہ کا پتا

مولوی واحد علی صاحب ساکن گونڈی ضلع
پرتاب گڈھ ملازم گورنمنٹ پریس شملہ عہ
مسٹر کوانڈو صاحب ہیڈ انگریزی
گورنمنٹ پریس شملہ
" " " ار
میزان [illegible]

میزان کل آمدنی معین الندوہ شملہ [illegible]

ان رقموں کی فہرستیں جو بوجہ بدیر آنے کے فہرست ترتیب وار میں درج نہو سکیں

نام ولقب	چندہ	کیفیت	نام ولقب	چندہ
زر چندہ فرخ آباد و فتحگڈھ بابت سال نہم مرسلہ نواب اصغر حسین صاحب رئیس فرخ آباد	للعہ ۹	۸ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو آئے [illegible]	مولوی رستم علی خانصاحب ادیب	۶ر
تفصیل چندہ مذکورہ بالا مرسلہ حافظ نذیر حسین صاحب فرخ آبادی			شیخ امین الدین صاحب مختار عدالت	۶ر
چندہ رکنیت ۱۳۱۹ھ کی بابت			منشی عبدالغفار خانصاحب [illegible]	۶ر
قاضی سید مراد علی صاحب سب جج فرخ آباد	۶ر		حکیم عشرت حسین صاحب "	۶ر
			اشرف نور خان صاحب [illegible]	۶ر
			منشی احمد حسین صاحب فرخ آباد	
			ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	۶ر

Marfat.com

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل
فرخ آباد ״ ״ ״ [illegible]
حافظ فضل حق صاحب ناظر عدالت [illegible]
میزان [illegible]

چندۂ امداد دار العلوم

متفرق چندہ عیدگاہ محلہ ٹھہ [illegible]
متفرق چندہ عیدگاہ فرخ آباد [illegible]
متفرق چندہ جسکی تفصیل نہیں ہوئی ہے [illegible]
عبد الغفار خان صاحب ڈپٹی کلکٹر
فرخ آباد ״ ״ ״ [illegible]
متفرق چندہ جامع مسجد
فرخ آباد ״ ״ ״ [illegible]

سعادت یار خان صاحب فرخ آباد [illegible]
میزان [illegible]
میزان کل [illegible]
منشی محمد سلیم اللہ خان صاحب ریکوسرویر بریلی [illegible]
بابو محمد احمد صاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی [illegible]
مولوی محمد رضی الدین احمد خان صاحب
ڈپٹی کلکٹر ساکن بریلی - [illegible]
بابو مقبول الرحمن صاحب کلرک ریلوے بریلی [illegible]
مولوی محمد صدر الدین احمد خان صاحب
رئیس بیلی بھیت ״ ״ ״ [illegible]
منشی محمد نعیم اللہ خان صاحب
ہیڈ ماسٹر ڈاکخانہ بریلی ״ ״ ״ [illegible]

یہ چندہ بہت بعد آیا اسلیے بلا ترتیب درج ہوا

فہرست چندۂ میزبانی جلسۂ امرتسر

چندہ شہر امرتسر

شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر پشمینہ سلطان الشہر [illegible]
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ
ناظم معین الندوہ ״ ״ ״ [illegible]
حاجی غلام حسین خدا بخش شمس الدین صاحبان [illegible]
میاں غلام قادر صاحب آنریری مجسٹریٹ [illegible]
میاں غلام نبی میاں حبیب اللہ صاحبان مع دیگراں [illegible]
حاجی پیر محمد احمد دین محمد دین صاحبان [illegible]
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ [illegible]
خواجہ محمد غلام صادق صاحب آنریری
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ״ ״ [illegible]
میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ [illegible]

میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار [illegible]
میر محمد جلال الدین صاحب ״ ״ [illegible]
میاں شمس الدین و چراغ الدین صاحبان [illegible]
میاں غلام رسول صاحب سوداگر قسط [illegible]
شیخ محمد دین بابو علی بخش صاحبان [illegible]
ملک میران بخش صاحب ״ ״ [illegible]
میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ
نائب ناظم معین الندوہ ״ [illegible]
شیخ محمد و دوست محمد صاحبان [illegible]
حاجی محمد جو میاں حبیب اللہ صاحبان [illegible]
میاں محمد سلطان صاحب سوداگر [illegible]
میر امان اللہ صاحب سوداگر ״ [illegible]

Marfat.com

میاں عزیز الدین و غلام محمد صاحبان سوداگر صہ/
میاں محمد عمر صاحب سوداگر ،، ،، سے
میاں خدا بخش صاحب رفوگر ،، ،، ۶ر
میاں عبد الغنی ثنا واللہ صاحبان سوداگر سے
میاں صدر دین غلام نبی صاحبان سوداگر لعہ
میاں ولی جو صاحب رنگریز ،، ،، ۶ر
میاں نور الٰہی صاحب ،، ،، عصر
چودھری عیدا صاحب حلوائی ،، عہ
میاں عبد الاحد و غلام محمد صاحبان سوداگر عہ
میاں جمال الدین صاحب سوداگر ،، صہ/
میاں محمد میر صاحب سوداگر ،، ،، ۶ر
چودھری صمد شیخ صاحب سوداگر عصر
میاں عبد الفتح صاحب رنگریز ،، عصر
میاں غفار جو صاحب ،، ،، عصر
میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر ،، ،، عصر
میاں غلام مصطفٰی صاحب سوداگر ،، عہ
میاں احد قاضی صاحب ،، ،، ۶ر
میاں محمد رمضان صاحب سوداگر ،، عصر
میاں محمد رمضان صاحب کٹڑہ رانگڑیاں ۶ر
میاں محمد خلیل صاحب سوداگر ،، ،، ۶ر
میاں وزیر شیخ صاحب سوداگر ،، سے
میاں محمد صدیق صاحب سوداگر ،، عصر
مفتی دولت علی صاحب معرفت شیخ دوست محمد صاحب صہ
خواجہ عبد الصمد صاحب ،، ،، صہ/
میاں عبد السبحان خان صاحب ،، عہ

شیخ دین محمد صاحب سوداگر ،، ،، ،، صہ/
میاں عبد اللہ صاحب متو سوداگر ،، لعہ
خواجہ عبد الصمد صاحب سوداگر ،، ،، صہ/
منشی فتح بابا صاحب ،، ،، ،، صہ/
میاں عبد الصمد و تاج الدین صاحبان صہ/
میاں غلام محمد صاحب مالک معرفت
میر امیر شاہ صاحب۔ عہ
میاں احمد اللہ صاحب ،، ،، ۶ر
میاں کریم بخش صاحب ،، ،، ۶ر
خواجہ غلام قادر صاحب ،، ،، سے
میاں حبیب اللہ صاحب ،، ،، سے
میاں منور شاہ صاحب ،، ،، ۶ر
میاں محمد مختار صاحب ،، ،، ۶ر
میاں محمد سلطان صاحب ،، ،، عہ
میر محمد شاہ و عبد اللہ شاہ صاحبان للعہ
مستری عیدا صاحب ،، ،، صہ/
میاں غلام محمد و غلام رسول صاحبان صہ/
میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر عہ
میاں عبد الرحمٰن و محمد شاہ صاحبان عہ

میزان اعہ

از تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر
معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری
چودھری ہیرا خان صاحب عطار ،، عہ
چودھری بھولا صاحب ،، ،، عہ
مسماۃ مائی جیو ،، ،، عہ

Marfat.com

منشی دل محمد صاحب " " " ۴/

منشی دھرتا رام صاحب " " " ۴/

چودھری رحمت علی صاحب " " " ۴/

چودھر رام صاحب کنسٹبل " " ۴/

میاں اللہ دتا صاحب نانبائی " " ۸/

منشی کرم دین صاحب " " " ۴/

بھائی دیال سنگھ صاحب " " " ۸/

منشی مظفر الدین صاحب " " " ۸/

میاں جیون صاحب باغبان " " ۴/

میاں میران بخش صاحب " " ۴/

میاں محمد بخش صاحب " " ۴/

میاں نہرو صاحب " " ۴/

میاں جھنڈو ماشکی " " ۴/

میاں ارڑو ماشکی " " ۴/

بخشی ملازم حمام خانہ " " ۴/

میاں نور الدین صاحب " " ۴/

میزان معہ ۱۲/

از شہر لاہور معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری " " "

خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب عہ/

حاجی محمد وزیر خان صاحب " " عہ/

میاں سراج الدین صاحب میونسپل کمشنر عہ/

حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء عہ/

سید حیدر علی شاہ صاحب ڈپٹی کمشنر عہ/

خواجہ یوسف حسین صاحب میر منشی گورنمنٹ پنجاب عہ/

شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر " سے/

میزان للعہ

از شہر قصور معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

مولوی عبد القادر صاحب وکیل میونسپل کمشنر للعہ/

شیخ دین محمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے/

شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمشنر صہ/

حافظ حاجی سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین سے/

حاجی امان اللہ صاحب رئیس " عہ/

شیخ کامل الدین صاحب " " سے/

حاجی محمد فرید صاحب " " صہ/

میاں عظیم الدین صاحب " " سے/

میاں محمد عظیم خان صاحب آنریری مجسٹریٹ صہ/

میاں غلام حسین خان صاحب میونسپل کمشنر صہ/

میاں شہباز خان صاحب رئیس " عہ/

چودھری گھسیٹا صاحب " " عہ/

میزان للعہ

از شہر گوجرانوالہ معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

مولوی عبد الحق صاحب وکیل " صہ/

شیخ فضل کریم صاحب سوداگر " سے/

میاں کرم دین صاحب ٹھیکہ دار " عہ/

شیخ مولا بخش صاحب سوداگر " عہ/

چودھری کرم الٰہی صاحب " عہ/

میاں جیون صاحب عطار " عہ/

Marfat.com

مرزا فوجدار بیگ صاحب " " عصہ
میاں نظام الدین صاحب بزاز " " عصہ
مولوی غلام حسین صاحب " " عصہ
مولوی محمد اشرف صاحب آنریری مجسٹریٹ عصہ
مولوی غلام قادر صاحب " " عصہ
قاضی غلام غوث صاحب " " عصہ
شیخ عیسیٰ صاحب سوداگر " " عصہ
شیخ چراغ الدین صاحب سوداگر " عصہ
شیخ میران بخش صاحب سوداگر " عصہ
شیخ سکندر صاحب سوداگر " عصہ
چودھری امام الدین صاحب گنگو " عصہ
مولوی احمد علی صاحب " " عصہ
میاں امام الدین صاحب خیاط " عصہ
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب " " عصہ
شیخ عیسیٰ صاحب گرجاکھ " " عصہ
میاں غلام محمد صاحب سارجنٹ " ۸ر
میاں فضل صاحب عطار " ۴ر
مولوی عبد العزیز صاحب مدرس " ۴ر
شیخ بدھو صاحب سوداگر " " عصہ

میزان لعہ

از شہر کرنال معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی "

مولوی عبد الغنی صاحب وکیل " مار
شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے
منشی نذر محمد خان صاحب " " عہ

بابو سید علی احمد صاحب " " للعہ
معرفت منشی حبیب اللہ صاحب " عہ

میزان [illegible]

از شہر جہلم معرفت مولوی عبد الرحمن صاحب " ا

قاضی محمد اسلم خان صاحب بہادر ڈویزنل جج [illegible]
چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا [illegible]

میزان [illegible]

از شہر گجرات معرفت میاں نظام الدین خان صاحب "

میاں نظام الدین خان صاحب ٹھیکہ دار [illegible]
ڈاکٹر پیر بخش خان صاحب " " [illegible]
منشی شیخ فضل الدین صاحب " " عہ

میزان [illegible]

از شہر شاہ پور

حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا [illegible]

از کوہ شملہ معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی "

مولوی غلام محمد صاحب منیر مدرسہ " عہ
شیخ رحمت اللہ صاحب " " عہ
مستری وزیر خان صاحب " " عہ
بابو نور الدین صاحب " " سے
منشی محمد شعبان صاحب " " [illegible]

میزان لوعہ

Marfat.com

از شہر راولپنڈی۔ معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

سید مہدی شاہ صاحب رئیس براڑ [illegible]

سیٹھ آدم جی صاحب سوداگر ″ [illegible]

میزان [illegible]

از حضرو۔ معرفت مولوی صدرالدین صاحب

میاں فضل خان صاحب ″ [illegible]

میاں بوستان خان صاحب ″ ″ [illegible]

معرفت میاں فضل الٰہی صاحب ″ [illegible]

میاں سراج الدین صاحب ″ [illegible]

میاں محمد گل صاحب ″ [illegible]

میرداد خان صاحب ″ [illegible]

معرفت میاں سراج الدین صاحب [illegible]

میاں محمد عظیم خان صاحب ″ [illegible]

شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر ″ [illegible]

میاں محمد خان صاحب ″ [illegible]

میزان [illegible]

از شہر جالندھر۔ معرفت حکیم فضل محمد صاحب

سید احمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر [illegible]

ڈاکٹر کمال الدین صاحب ″ [illegible]

میزان [illegible]

از شہر بھاگلپور [illegible]

قاضی محمد عمر صاحب موضع سمریا ([illegible])

خرچ میزبانی جلسہ امرتسر

کاغذات و چھپائی اشتہارات و سرٹیفکٹ ہا وغیرہ [illegible]

محصول ڈاک و خرچ تار ہا [illegible]

کرایہ کرسی ہا و چارپائی ہا و تنبو و دیگر اخراجات سامان فرنیچر [illegible]

کل خرچ [illegible] — منہائی بابت فروختگی لٹھ وغیرہ [illegible]

باقی [illegible]

تنخواہ ملازمان [illegible]

خرچ تیاری پنڈال حسب ذیل [illegible]

کل خرچ [illegible] — منہائی بابت فروختگی ولہا و چوب بانس وغیرہ [illegible]

باقی [illegible]

خرچ طعام مہمانان حسب ذیل [illegible]

کل خرچ [illegible] — منہائی بابت فروختگی شامیانہ شدہ [illegible] — قیمت طعام فروخت شدہ [illegible]

باقی [illegible]

کرایہ گاڑی ہا [illegible]

خرید سامان گلی مشکہ صراحی وغیرہ [illegible]

کل قیمت [illegible] — منہائی قیمت بچت شدہ اشیاء [illegible]

باقی [illegible]

گوشوارہ آمد و خرچ میزبانی

میزان کل آمدنی
۲۶۹۷ روپیہ ۱۲ آنہ ۹ پائی

میزان کل خرچ
۱۵۷۳ روپیہ ۶ آنہ ۹ پائی

باقی بعد وضع کل اخراجات
۱۱۲۴ روپیہ

منجملہ اسکے ہیں صاحب معین اکندوہ امرتسر کے پاس واسطے اخراجات آیندہ رکھے گئے ۔ ۵۰ روپیہ

نقد بطور عطیہ ندوۃ العلما کو دیے گئے
۱۰۰۰ روپیہ ۱۰ آنہ

لٹھ سفید چہ تھان خرید کردہ بابت فرش علما ندوۃ العلما حوالہ ندوۃ العلما
۷۴ روپیہ ۱۴ آنہ

متفرقات
۶/۳ پائی

پولیس
۹/۳ پائی

خرچ تیاری تمغہ ہاے والنٹران
۶/۹ پائی

تیل لیمپ براے روشنی
۴/۳ پائی

خرید تیل | منہائی فروخت باقی ماندہ
۹/۲ پائی | ۶/۴ پائی

باقی
۳/۱۴ پائی

میزان کل خرچ
۱۵۷۳ روپیہ ۶ آنہ ۹ پائی

چندہ مونگیر مرسلہ ناظم معین الصدر مونگیر جو بلا تفصیل ہیں ۔
۹/۰ پائی

فہرست اخبارات و رسائل

نمبر	نام اخبار		مقام اشاعت	نمبر	نام اخبار		مقام اشاعت
۱	اودھ اخبار	روزانہ	لکھنؤ	۱۵	مسلم کرانیکل	ہفتہ وار	کلکتہ
۲	وطن	ہفتہ وار	لاہور	۱۶	ریاض الاخبار	ہفتہ میں دوبار	گورکھپور
۳	وکیل	″	امرتسر	۱۷	علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ	ہفتہ وار	علی گڑھ
۴	پنجۂ فولاد	″	لاہور	۱۸	چودھویں صدی	″	راولپنڈی
۵	گلزار ہند	″	″	۱۹	نیر اعظم	″	مرادآباد
۶	مشیر ہند	″	″	۲۰	ایڈورڈ گزٹ	″	شاہجہانپور
۷	صیکری ہند	″	″	۲۱	روہیلکھنڈ گزٹ	″	[illegible]
۸	رفیق ہند	″	″	۲۲	صادق الاخبار	″	[illegible]
۹	بیسویں صدی	″	″	۲۳	[illegible]		
۱۰	آئینہ رودر	″	″	۲۴	عروج [illegible]	″	بجنور
۱۱	رسالہ انجمن ہدایت اسلام لاہور	بائی ویکلی	″	۲۵	الـ[illegible]	″	بانکی پور
۱۲	نعمانیہ	″	″	۲۶	البیان عربی	ماہوار	لکھنؤ
۱۳	شمس الاخبار	ہفتہ وار	مدراس	۲۷	[illegible]ان	ہفتہ وار	مدراس
۱۴	احسن الاخبار	ہفتہ وار	کلکتہ	۲۸	[illegible]س	″	لکھنؤ

نوٹ ۔ یہ اخبارات و رسائل دفتر ندوۃ العلما میں آتے ہیں

Marfat.com

بقایاے فہرست

رقم	نام و پتہ
عار	منشی عبدالغفار صاحب ساکن کلکتہ چندۂ رکنیت سال نہم
للعہ ر	منشی میر محمد علی صاحب ساکن پھلت ضلع مظفر نگر. بمد وضائف دارالعلوم
۹ ہے ر	منشی حبیب اللہ صاحب پیرو کار عام خیراتی کام در جلسۂ امرتسر آمدنی جلسۂ کلکتہ ذریعۂ منی آرڈر نمبر ۱۰۳ اہر منشی حبیب اللہ صاحب
سے ر	خلف پیر محمد صاحب۔ امانت بوجہ عدم تفصیل۔
لعسہ ۵ ر	بقیۂ چندۂ میزبانی وفد الہ آباد معرفت مولوی احمد حسن صاحب از دولت خانۂ مولوی غلام مجتبیٰ صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد
عہ ر	ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر بابت قیمت رسالہ

مولوی سعید عبدالحمید صاحب ... کلکتہ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیدۂ مولوی شیخ محمد عبد اللہ صاحب جنتکیر زمین بمبئی

هو الموفق

يا شوق بلغ اذى ساداتي العلما — سلام عبد كئيب ما بكى الا لهما
والثم ثراهم واخبرهم بحالته — عسى يزيلون عنه ما به كرما
قد زاد عود سربعي في لواعجه — وشق عن قلبه زهرا اذا ابتسما
ابكاه حزنا غناء العندليب على — ورد الرياض وقد سال النعمان دما
شدا المطوق فوق البان هيجه — شجوا على الفه قد بان مذ [illegible]
الفا به كان يجلو الانس متصلا — فراغم الدهر حتى [illegible]
والدهر يحجز بين اثنين ما اجتمعا — ولا يزال بحار في [illegible]
حتى ترى ما مضى كالحلم من سنة — اذا لم يكن ثم قط الشخص ملتزما
قد ضاع من يده الدر النفيس [illegible] — ما [illegible] منه بني الانام [illegible]
وما له احد يشفيه من كرب — الا اساكين نادي ندوة العلما
لله ناد سماء الفضل محفله — وكل ركن لهم فوق السماء سما
قاموا به شكر المولى مساعيهم — جنابه واشدنا امرهم في القدما
ولا يزالوا يشدون العزائم في — تنسيق احوال قوم [illegible] والعلما
ماذا يقال ولطف الله يشملهم — وكان اصل [illegible] بالدين [illegible]
كم قد جرى فيكم من بين الانام — قد اصلحوا من فساد [illegible]
يا اخلاء خلوا عنكم حسدا — ماذا التعصب منكم [illegible]
الم تروا فات عنكم من تشاجركم — فوائد واشتداد [illegible]
قد حيرتني امور منكم صدرت — وقد تركتم [illegible]
كان اختلافكم للقوم رحمتهم — وصحفت لنزاع بينكم دهما
اما لديكم كتاب جل منزله — هدى ونور وتفصيل حوى حكما
كم اية خاطبتكم في اقامتها — اتى البشير وقد اتى به امما
والصلح خير وبالاصلاح امرة — ايات حق لمن يعمل بها سلما

Marfat.com

وأصلحوا ما استطعتم ذات بينكم — وارعوا حقوق إخاء واحفظوا الذمما
ألم يذق الخصام ولم ذا الخلف بينكم — لقد فشلتم وريح فيكم عظما
ألم ترى في القنا وكم تكفير بعضكم — بعضا وكيف إذا اشتدتم الرحما
قوموا فكونوا كنفس وهي واحدة — إن التفرق منكم ضيع الحرما
أما رأيتم كبنيان نفوسكم — يشد بعضكم بعضا إذا التزما
أم قد نسيتم بدا الرحمن خالقنا — فرق الجماعة ولم يكلفكم حكما
دعا جميعكم الله إنا باتفاقكم — ترجوا انكشاف الذي بالقوم قد ازما
بئس ذلكم إلا صلاح عزمكم — ما أحسن الحزم من شيم إذا عزما
وإن أريد سوى الإصلاح متكلا — على العزيز وتوفيقي به اتما

من نظم الأقل عبد الله الجنيكري عفي عنه

قصیدہ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب راولپنڈی

قصيدة من الطويل

نسيم الصبا مرت على قبر أحمد — بأبهى صلوة والسلام الممجد
من الدرة أزكى من رضاب فوائح — وأطيب من ريحان حور معسد
وأعذب من خد العذارى بقبل — وأحسن من سلك اللآلي المنضد
من الآس والنسرين ثم البنفسج — ومن ورد جوري البين المسربله
على سيد الكونين ينبوع رحمة — ومعدن ألطاف يسمى بأحمد
عليك سلام الله يا روح مجتبى — سلاما مدى الدوام جاريا غير نافد
كذلك كانت من إله سلامه — على آله والصحب صحب محمد
أرحب ثم بعد إلى البشر — جماعة إصلاح لدين ممهد
بلطف إله كان سدا مكرما — عليهم وفضل الله منه المؤبد
لإعلاء دين الله بعد انهدامه — وتنوير قرآن كشمس مشهد
جماعة فضل قد حوت كل محسن — أديب وقارئ ثم شيخ مجاهد
فصيح بليغ شاعر ومناظر — مسيح أصيل لا مثيل مجدد
وفيها غلام للرسول محمد — على وجهه نوره وسم السجد
وسيدنا ذو الرشد فيها محمد — عليا أتاه الرشد من فيض مرشد
فسبحان ربي الحي أحيى بعبده — لتشييد دين الله بعد التبدد
وحقق عبد الحق أمرا محققا — بتفسير قرآن وفك مستمد

وفیہا غلام صادق لمحمد — کریم شریف ذو دماغ مسہد
ہمو اہل فضل ہم ینابیع حکمۃ — مصابیح علم فی شریعۃ احمد
فو اللہ ہذی جلسۃ نور ربنا — یحیط بہا من کل طرف و مورد
لہا کل رکن مثل شمس تلألأت — وجوہہم وافی امر دین مشید
ہم السابقون الاولون اولئکا — مدا ارجہم عند الالہ الموحد
جنان وحور مثل مکنون لؤلؤ — من التبر بیت و قصر من زبرجد
و یسقون کاسا زنجبیل مزاجہا — یطاف علیہم سلسبیل مبرد
لباسہم فیہا حریر و سندس — و استبرق تخفر لسلیم من الند
ادام لہم رب بخیر و تکرمۃ — معینین فی دین الرسول المعبد
علی اہل اسلام من اللہ ... — لاعانتہم بالمال و الرجل و الید
و ... و کل من ای العشیرۃ — ان احمد الا الالہ الموحد

قومی مسدس مصنفہ ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر امرتسری

اے خوشا اسلام کیا کرنا ہوں کیا کہنا ترا — ہر اک کے قلب پر بیٹھا ہوا ہے سکہ ترا
ربع مسکون میں تری شہرت ہے اور چرچا ترا — ہاں سے جاری ہے ... ایک ہی جادو ترا

سب سے پہلے مجھ میں ... ہے تیرا نزول
فی الحقیقت تجھ سے انوار آ... کا نزول

ہو سکیں کس سے بیان اسلام تیری خوبیاں — ہاں سے بتاتا ہی تیرا نام تیری خوبیاں
جانتے ہیں دل سے خاص و عام تیری خوبیاں — کر نہیں سکتا قلم ارقام تیری خوبیاں

دین کی دولت تری ... ہاتھ آئی ہمیں
معرفت کی راہ سیدھی تو نے دکھلائی ہمیں

تو نے اسلامی اخوت کا سبق سکھلا دیا — تو نے ... و الفت کا سبق سکھلا دیا
تو نے ہی قانون قدرت کا سبق سکھلا دیا — تو نے ہی مہر و محبت کا سبق سکھلا دیا

تو نے ... اسلام اخلاق سے دیا ... بولا
سچ تو یہ ہے تیرے باعث سے خدا ہم کو ملا

جب سے ... اسلام آیا ہند میں تیرا قدم — وسعت عالم میں تیرا ...
شان و شوکت ہیں رہا ... راجاؤں و حشم — تو نے ... شاہی کا علم

تو نے لے اسلام اک ... جہان کو دی جلا
تو نے لیکن ... ہندوستان کو دی جلا

وہ حجازی شان وہ ملکی حمیت واہ وا — وہ رسالت کی نیابت وہ خلافت واہ وا

وہ مسلمانون کی ہمت و جرات واہ وا — ہند پر نازل ہوئی یون حق کی رحمت واہ وا

ورنہ اے اسلام سچ ہے تو کہان اور ہم کہان
آج جو کچھ ہو رہا ہے بس یہ کل عالم کہان

تجھکو تیرہ سو برس گذرے ہین اے اسلام آج — ملک ہندستان مین جب سے ہوا تیرا رواج
تو نے اگر غیر قومون سے لیا دین کا خراج — تو نے ہی کفر و جہالت کا کیا اچھا علاج

تو نے ڈالی ہند مین قومی مجالس کی بنا
سارے عالم مین ترے ہی نام کا ڈنکا بجا

جا بجا تیری ترقی کے وسائل ہین عیان — مہربان تجھ پر رہا ہر دم خدائے مہربان
ہر جگہ ہر شہر مین ہے مجمع اسلامیان — ہر طرف برپا ہین قومی مجلسین فیض نشان

ہر جگہ ہر ملک مین ہے دھوم تیرے نام کی
ہر طرف قائم ہوئی ہے انجمن اسلام کی

کر رہی ہین اپنا اپنا کام با جاہ و جلال — ہے انہین ہر وقت اخلاقی ترقی کا خیال
ہم سے لاکھون کو لیا قعر جہالت سے نکال — ہے بجائے دیندار و شکر رب ذو الجلال

جس نے ہمکو دولت ایمان سے شادان کیا
کفر سے ہمکو بچایا صاحب ایمان کیا

اے عزیزو یہ خدا کی مہربانی ہے سوا — جس نے ہم سبکو فقط اسلام پر پیدا کیا
ہے ہمین لازم کہ ہون اسلام کے اوپر فدا — جب تلک جیتے رہین ہم دم بھرین اسلام کا

جان و دین اسلام گر ہم چھڑکین اسلام پر
دولت و دین ہین جو سب صدقے کرین اسلام پر

ہے خدا کا اک یہ احسان ہم پہ جو احسان کا — حافظ و ناصر ہے جو اسلام کا بے انتہا
ندوۃ العلما ہمارے واسطے قائم ہوا — شہر امرتسر مین ہے جس نے قدم رنجہ کیا

اسکی خاطر مین ہمارے دیدہ و دل فرش راہ
مدتون سے منتظر تھے اسکے ہم حق ہے گواہ

اپنی تشریف آوری سے کر دیا ہمکو نہال — جلوہ روئے خدا ہے سر بسر اُس کا جمال
آج ہین پیش نظر وہ جملہ ارباب کمال — جنکو کہتا ہے جہان خاصان رب ذو الجلال

لمعۂ انوار ربانی ہین اُنکی صورتین
حبذا کیا خوب نورانی ہین اُنکی صورتین

فاضل فضل و فضیلت عالم علم خدا — واقف راز و رموز حضرت رب العلا
حامی دین محمدؐ پادشاہ انبیا — ہین ہمارے واسطے یہ دین حق کے پیشوا

جانتے ہو یا نہین کس کام کو آئے ہین یہ
ہم بتائین۔ دعوت اسلام کو آئے ہین یہ

Marfat.com

انکا مقصد بس ہی ربطِ و اتحادِ عالمان
باہمی جھگڑون کو کھونے آئے ہین یہ یکسان

کرنے آئے ہین بلند اسلام کا نام و نشان
مدتون سے پڑے ہین جو ہمارے درمیان

ہین یہ شوکت دین کی یہ شان ہین اسلام کی
جان ہین اسلام کی یہ جان ہین اسلام کی

تھی تنزل کی گھٹا مدت سے جو چھائی ہوئی
تھی نفاق و بغض کی آفت بلا آئی ہوئی

کشت اسلامی جو تھی عرصہ سے کملائی ہوئی
تھی خصومت باہمی ادبار جو لائی ہوئی

ندوۃ العلماء نے سیکو کردیا کم آن مین
روشنی پھیلائی اپنی سارے ہندستان مین

ہان مسلمانون کرو کچھ قدر اُسکے کام کی
دھوم ہوجاے زمانے مین تمھارے نام کی

ہی ترقی گر تمھین منظور اسلام کی
دیکھتے بھی ہو کچھ حالت کیا ہی غیر اقوام کی

تم سے سو درجہ ترقی کرکے آگے بڑھ گئین
متفق ہوکر وہ اسے بھر کے آگے بڑھ گئین

اتفاق باہمی سب نے کیا اپنا اصول
آج وہ شادان ہین اور تم اے مسلمانون ملول

چھا رہا تھا مدتون سے جن پہ ادبار و ذہول
ملت اسلام کو لیے گئے افسوس بھول

اپنے ہاتھون ہی تمھاری آہ یہ حالت ہوئی
بغض نخوت سے تمھاری آہ کیسی گت ہوئی

ہم عرب سے ہند مین کیا جانے کیا لائے تھے ساتھ
اک نمونہ آسمانی علم کا لائے تھے ساتھ

پیروی مصطفےٰ حکم خدا لائے تھے ساتھ
سب کمال و فضل و زہد و اتقا لائے تھے ساتھ

ہند مین آسکے ہی ہم کھو دیے سبکے نشان
بے نشان اُنکو کیا ہم ہوگئے خود بے نشان

آج ہمپر غیر قومین خندہ زن ہین برملا
سب سے بڑھکر اور یہ آئی تباہی برملا

علم بھی جاتا رہا ہم سے ہنر بھی کھو گیا
بدگمانی بڑھ گئی اور بغض و حسد پیدا ہوا

قوم مین نا اتفاقی نے تباہی ڈالدی
دلمین ہر اک کے کدورت کی سیاہی ڈالدی

ایک کا ہر ایک دشمن ایک سے اک بدگمان
غیر قومین کس لیے ہم پر نہون خندہ زنان

انکا و شوہر کا دشمن ہین سبکے دلکے درمیان
باہمی نا اتفاقیات ہین سب نیم جان

درہم و برہم ہوگئین ساری ہماری کوششین
ہوگئین بیفائدہ بے سود ساری کوششین

جانفشانی سے جو کوئی کام اب کرتے ہین ہم
گو سمجھ کر اک رفاہ عام اب کرتے ہین ہم

اپنی ہی تعریف اپنا نام اب کرتے ہین ہم
سربراہی گو پئے اسلام اب کرتے ہین ہم

ہم مین ہی ایسے مین جو ہوتے ہین ہمسے بدگمان

Marfat.com

ہو جو یہ حالت تو کیا کام آئین خیر اندیشیان

ہاے سخت افسوس ہی بھولی ہین ہم قرآن کو
رکھدیا بالاے طاق اللہ کے فرمان کو
خود ہی سوچو تقویت ہو کس طرح ایمان کو
ہو خیال عاقبت لازم ہر اک انسان کو

حب دنیا حب زر مین کھو دیا ایمان بھی
ہاے اس غفلت مین ہم دیدینگے اکدن جان بھی

جان سے بڑھکر جو ہی اے دوستو ایمان ہی
کچھ سنا بھی تم نے کیا اللہ کا فرمان ہے
برخلاف دین جو انسان ہی شیطان ہے
جو نہین ہو عاقبت اندیش وہ نادان ہے

ہی اگر خواہش تمھین تکمیل ہو ایمان کی
تو کرو تم دل سے عزت دوستو قرآن کی

ہر طرف لازم ہی ہو علم الٰہی کا رواج
ملکے آپس مین کرو نا اتفاقی کا علاج
ہر طرح علمی ترقی سے کرو ہے یہ کاج
پاسداری دین کی لازم ہی گر رکھتے ہو لاج

ہمتون سے کام لو کچھ ہمتون سے کام لو
آؤ اپنی ڈوبتی کشتی کو پار و تھام لو

ناخدا ہی ندوۃ العلماء تمھارا ناخدا
خوبی قسمت سے ہاتھ آیا ہی کیسا ناخدا
آج دنیا مین نہین ہی اس سے اچھا ناخدا
اسکے سلما تو اس سے تو نہ ہی تمہارا ناخدا

اب تمھین ہر حالت سے کیا لینا ہی
اب تمھین اس پست حالت سے اچھا لینا ہی

متفق ہو کر کرو اسکی اعانت دوستو
جو تمہارے کام آ ہمت دکھاؤ دوستو
اپنی یہ بگڑی ہوئی حالت بناؤ دوستو
جو تمہارے پاس ہو اسوقت لاؤ دوستو

اب ذرا جیبین ٹٹولو پاکٹون کو کھول لو
نصرت دین الٰہی آؤ دوڑ و مول لو

منہ بگڑون دنیا کے کامون مین نہ لیے ہونگے کبھی
دین کے بھی کام مین ہمت دکھاؤ اب ذرا
پاس ہو جو کچھ وہ دو گر پاس ہو اسلام کا
سہل ہوتا ہی تمہارا دین و دنیا مین بھلا

روشنی ہوگی تمھارے ہی دئیے کی جان لو
عاقبت سوچو مآل کار کو پہچان لو

کسلیے خاموش تم بیٹھے ہو کیون سرشار ہو
خواب غفلت سے اٹھو اے دوستو ہشیار ہو
جنھین دکھلاؤ اپنی جیب سے بیڑا پار ہو
آؤ اسلامی ترقی کے لیے تیار ہو

اب بھی گر سوچو تو بگڑا یہ کام کچھ مشکل نہین
ہو وہی تم اور وہی اسلام کچھ مشکل نہین

یاد آیا مسلک دنیا میں کا اسلام ایک
ابتدا تھی ایک اسکی اسکا تھا انجام ایک
اصل اسکی ایک تھی اچھا تھا اسکا نام ایک
فی الحقیقت جانتے تھے اسکو خاص و عام ایک

Marfat.com

آج اُس اسلام کے فرقے بہتر ہو گئے
باہمی نااتفاقی سے سب ابتر ہو گئے

یہ گروہ بندی باہمی اچھی نہیں
یہ عداوت یہ عناد باطنی اچھی نہیں
یہ کپٹ نااتفاقی خودسری اچھی نہیں
روشنی اچھی دلوں میں تیرگی اچھی نہیں

خبر اب بھی مرتے ہو گر آبرو پر نام پر
ایک ہو جاؤ اگر ایمان ہے اسلام پر

یوں ملو جیسے کہ ملتے بھائی بھائی پیار سے
ہو عیاں یکجہتی دینِ نبی رفتار سے
خائن کیا دشمنی سے کام کیا تکرار سے
ہو نمایاں وحدتِ حق قول سے گفتار سے

ہو طریقہ ایک سب کا ایک سب کی چال ہو
ایک ہی اقوال ہوں اور ایک ہی افعال ہو

صورتِ شیر و شکر مل کر بڑھاؤ اتفاق
کیا تعجب ہے کہ ایسا پھر نہ پاؤ اتفاق
چھوڑ دو نااتفاقی اب دکھاؤ اتفاق
اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا بتاؤ اتفاق

جمع ہیں دنیا کے عالم پاسدارِ دینِ حق
آئے ہیں یہ ملکے سب یاں بہرِ کارِ دینِ حق

دیکھئے ہو چیونٹی کی کیسی ننھی جان ہے
کیا بساط اُسکی ہے کیا جرأت خدا کی شان ہے
رات دن بس اپنی آسایش کا اُسکو دھیان ہے
اسکی ہمت پر بشر کی عقل بھی حیران ہے

کھینچ کر اک ایک دانہ کرتی ہے خرمن بہم
آدمی سے بڑھ کے سچ پوچھو تو ہے عالی ہمم

جسجگہ دانہ نظر آئے پہنچتی ہے وہاں
گرتی پڑتی ٹھوکریں کھاتی ہوئی وہ بیگمان
جھیلتی ہے اونچے نیچے راستے کی سختیاں
اپنے استقلال اور ہمت سے ہو کر کامران

کھینچ کر لیجاتی ہے اپنے سے بھاری جنس کو
الغرض پہنچاتی ہے بل میں بیا ہی جنس کو

کیا مآل اندیش ہے کیا اُسکی ہمت دیکھئے
اسکی طاقت دیکھئے اسکی فراست دیکھئے
کیا جفاکش ہے یہ کیا ہے اسکی جرأت دیکھئے
یہ تگ و دو اور کوشش یہ فراغت دیکھئے

ایک اک دانہ بہم کرتی ہے ننھی چیونٹی
واہ ری ہمت ستم کرتی ہے ننھی چیونٹی

ہم بشر ہیں اشرف المخلوق کہلاتے ہیں ہم
جہل و نادانی سے پیہم ٹھوکریں کھاتے ہیں ہم
رات دن ادبار کے نیچے دبے جاتے ہیں ہم
چیونٹی کے بھی برابر ہیں نہیں آتے ہیں ہم

ہے ہمارا ایک ساں ہونا نمونہ دوستو!
اس ہمارے حال پر آتا ہے رونا دوستو

حیف ہے انسان ہو کر ہم نہ سمجھیں کچھ مآل
حیف ہے ہمکو نہ ہو کچھ اپنی نیکی کا خیال

Marfat.com

حیف ہی ہم آپ ہون اپنے سیلیے ملال — حیف ہی ہم پر پڑے آہی ہاتھون سے بال

کچھ سمجھ ہمکو نہین انجام کیا ہے دیکھیے
دین کہتے ہین کسے اسلام کیا ہے دیکھیے

ہو گئی سب عمر دنیا ہی کے دھندون بسر — ہاے ہمکو کچھ نہ سوجھا نفع کیا ہی کیا ضرر
اب بھی کچھ بگڑا نہین ہی کچھ بھی سوچین ہم اگر — ہو ہمین لازم کرین اس اپنی پستی پر نظر

گر کے اُٹھین اُٹھ کے سنبھلین ملکے ہمت کرین
دولت دنیا سے حاصل دین کی دولت کرین

کچھ نہین مشکل اگر سب متفق ہو جائین ہم — غیر قومون کی ترقی دیکھ کر شرمائین ہم
عاقبت سوچین مآل کار پلٹا کھائین ہم — احمدی ہین اسطرح شان احمدی دکھلائین ہم

ایک ہو جائین یہ نخوت یہ جہالت چھوڑ دین
چھوڑ دین بالاے کفر و شرک و بدعت چھوڑ دین

جان سے دل سے کرین ہر دم حمایت قوم کی — سب کے دلمین ایک ہو باہم محبت قوم کی
ہی ہمارے ہاتھ مین سب شان و شوکت قوم کی — قوم ہو ہمت ہماری ہم بنین ہمت قوم کی

ہی بجا گر ہم کرین قائم اصول سلطنت طلب
ہی ہمارے واسطے لازم اصول سلطنت طلب

ہی رحیم و مہربان ہم پر ہماری گورنمنٹ — ظل سبحانی ہی ہو سر پر ہماری گورنمنٹ
ہی خدا کی رحمت سایہ جو ہماری گورنمنٹ — ہی حق آگاہ و مہربان ہماری گورنمنٹ

اُسکے سایہ مین رہین ہم [illegible]
اے خدا ہر دم بلند اُسکا رہے جاہ و جلال

جو حبیب ایسا محمد ایسا و رہ ور ایسا مہربان — ہی کمال افسوس پھر سوچین نہ ہم سود و زیان
[illegible] در کار بس فضل خداوند جہان — اسکی رحمت ہی سے ہونگی دور [illegible] مشکلیان

ہو توجہ شرط ہمت شرط استقلال شرط
ہر مآل کار جو ہی خوبی اعمال شرط

اپنی دلسوزی سے لکھے ہین یہ مین نے چند بند — خادم اسلام ہون مین قوم کا ہون دردمند
سب سے بڑھکر ہے مجھے بس قوم کی خدمت پسند — اے خداے دوجہان اے خالق پست و بلند

ہر طرح ہر حال ہمکو تیری رحمت چاہیے
پیروی حضرت سردار امت چاہیے

تمام شد

Marfat.com

قصیدۂ مولوی عبد العلی صاحب مدراسی پروفیسر عربی مدرسۂ رامپور

سلامی علیکم و قلبی لدیکم
و دستے چھے الیکم که گویم سخن را

سخن آن که بینید اگر شوخی او
فرامش کنید آهوانِ ختن را

ز گلبانگ خوش نغمۂ جوشِ قومی
بشور آورم بلبلانِ چمن را

هم از مشعل افروزی بزم ندوه
فروزان کنم انجم انجمن را

درین جلسه هر عالم از نورِ علمی
زند چشمک از ضوء سهیل یمن را

درامرت سر از سرفرازانِ ندوه
سرافرازی آمد سرِ علم و فن را

درین سال فرخ چه خوش نوبت آمد
نهم جلسۂ ندوۂ موتمن را

چه ندوه که از وعظ و پند و نصیحت
باصلاح آورده هر مرد و زن را

چه مرد و زنے کاندرا فساد بودند
به صلح آمده ترک کرده فتن را

زهے سرفرازانِ این تازه گلشن
سرافراز کردند سرو و سمن را

چه سرو و سمن نونهالان ندوه
چه ندوه که دارد چراغ حسن را

چراغ آنکه سر در چراغان روشن
چه روشن که برگرد شمع و لگن را

چه شمع و لگن کان دین را دو جوهر
چه جوهر که گوهر کند جان و تن را

چه جان آنکه جسمی ست از جانِ جانان
چه تن آنکه جانے ست سرو علن را

چه سر و علن جذبۂ ذوق و شوقے
چه شوقے که ذوقے ست قند و لبن را

چه قند و لبن لفظ و معنے ندوه
چه ندوه که آمد بهار این چمن را

بهار آنکه ناظم ز سادات آمد
چمن آن که گوئی تو این انجمن را

زهے انجمن کانجم آسمانش
دهد گل ز انجم (نباتات) زمین دمن را

محمد علی ناظم ندوه آمد
مشرف نمود آمدش آمدن را

به ندوه بده یارب از جام عرفان
مے چار یار و ملِ پنجتن را

همین ست و بس مدعاے دعایم
پس آسی برین ختم گردان سخن را

Marfat.com

مقاصد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور طے شدہ امر ہی کہ اسکو امور سیاست سے تعلق نہوگا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہین جن کا اجرا مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور انکی دینی و دنیوی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے کافی ہین اگر فضل ایزدی انکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین موئد ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجۂ ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) بربادکن نزاعون اور جھگڑون کا موقوف ہوجانا اور مسلمانونکا معاش اور معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا

ندوۃ العلما کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجۂ ذیل ہین

(۱) علماے کرام جنکو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد دیسکتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوۃ العلما کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلما کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم ۶ عام مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہو (۳) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب مندرجۂ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑہانا (ج) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلاقیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر راے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کیواسطے منتخب ہوسکین گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) اراکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثناے روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی۔

Marfat.com